# نعلین کی خوشبو

نعت اور نقابت کا روح پرور مجموعہ

مصنف

اشفاق احمد شیرازی

قادری رضوی کتب خانہ گنج بخش روڈ لاہور

Marfat.com

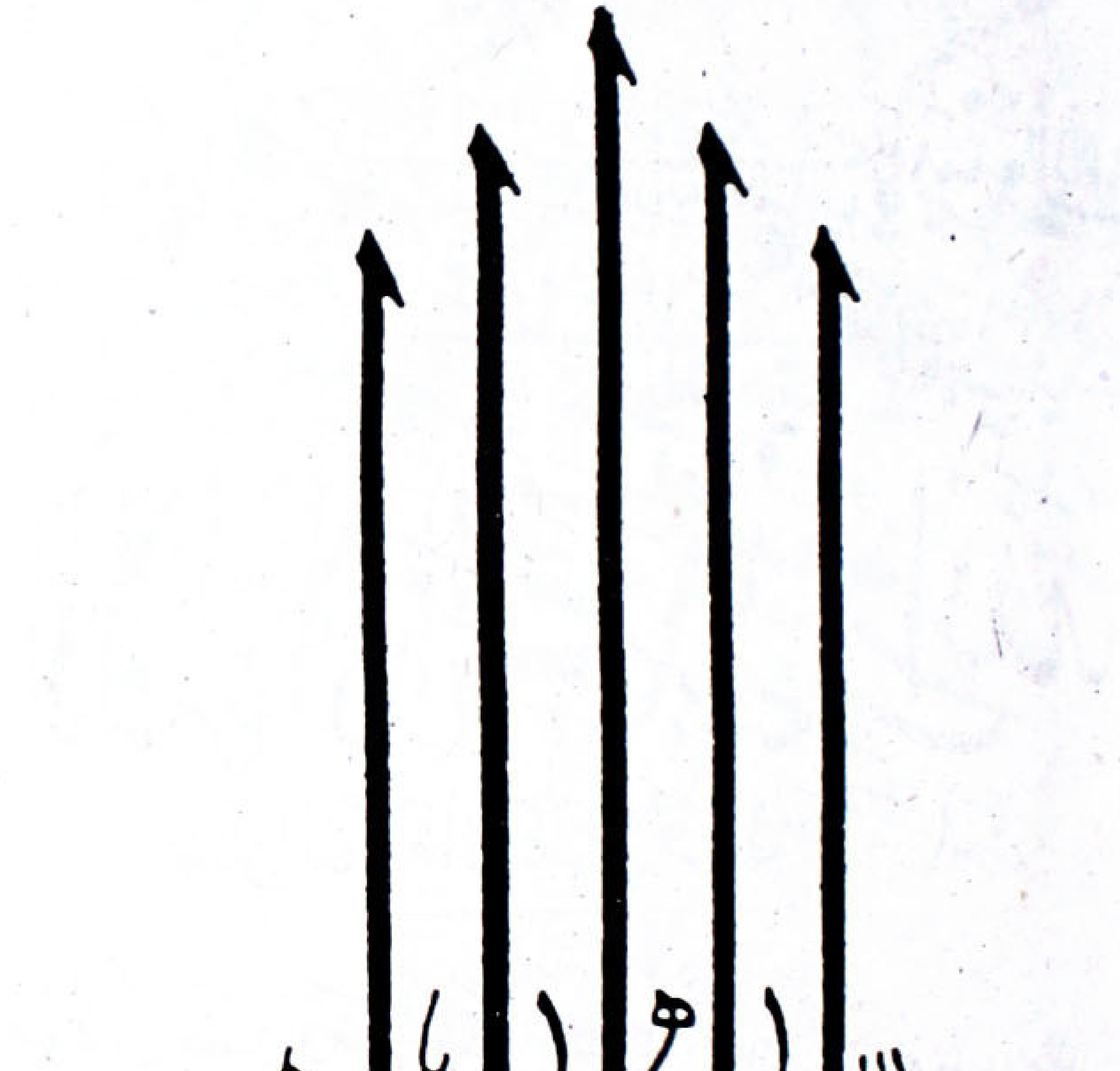


Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ
# وعلیٰ اٰلک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ

# لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

---

مولای صلِ وسلم دائماً ابداً
علیٰ حبیبک خیر الخلق کلهمِ

هو الحبیب الذی ترجیٰ شفاعته
لکل هولٍ من الاهوال مقتحمِ

محمد سید الکونین والثقلین
والفریقین من عربٍ ومن عجمِ

فان من جودک الدنیا وضرتها
ومن علومک علم اللوح والقلمِ

Marfat.com

# نعلین کی خوشبو

مصنف
اشفاق احمد شیرازی

قادری رضوی کتب خانہ ۰ گنج بخش روڈ ۰ لاہور

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

﴿جملہ حقوق محفوظ ہیں﴾

| | | |
|---|---|---|
| نام کتاب | ــــــــ | نعلین کی خوشبو |
| مصنف | ــــــــ | اشفاق احمد شیرازی |
| پروف ریڈنگ | ــــــــ | حافظ عبدالقادر |
| کمپیوزنگ | ــــــــ | ملک اشفاق |
| زیرنگرانی | ــــــــ | چوہدری محمد خلیل قادری |
| تحریک | ــــــــ | چوہدری محمد ممتاز احمد قادری |
| ناشر | ــــــــ | چوہدری عبدالمجید قادری |
| تعداد | ــــــــ | 1100 |
| اشاعت اول | ــــــــ | مارچ 2009ء |
| صفحات | ــــــــ | 288 |
| قیمت | ــــــــ | 165 روپے |

ملنے کے پتے

مکتبہ حنفیہ گنج بخش روڈ لاہور

قادری رضوی کتب خانہ۔ گنج بخش روڈ لاہور

Hello: 042-7213575, 0333-4383766

Marfat.com

# فہرست


| عنوان | صفحہ نمبر |
| --- | --- |
| پیش لفظ | 8 |
| تاثرات | |
| **حصہ اردو کلام** | 29 |
| (حمد) یارب دوجہاں | 30 |
| نہیں میں کہتا کہ مولا | 33 |
| کہنے والا نبی یا نبی عشق آقا میں ڈھل جائیگا | 34 |
| اللہ کے جلووں کی ضیاء گنبد خضریٰ | 36 |
| محشر میں فرشتوں نے مجھے ایسے صدا دی | 38 |
| اُن کی ہر اک ادا معجزہ بن گئی | 40 |
| قطعہ | 42 |
| دل مرا نور محمد سے اُجاگر کردے | 43 |
| کرم بانٹتے ہیں عطا بانٹتے ہیں | 44 |
| کبھی انکی چوکھٹ کا دیدار ہوتا | 46 |
| ہستی جو میری قابل دید نظر ہے | 48 |
| پُرنور زمانے میں مدینے کی زمین ہے | 50 |
| تم جو ملے نہ ہوتے میرا کیا حال ہوتا | 52 |
| جنت سے بڑھ کر سماں ہے | 54 |
| سنا ہے شہر مدینہ بڑا سہانا ہے | 56 |
| ہستی میری محترم ہوگئی ہے | 58 |
| میں سرکار کی بس نگاہ چاہتا ہوں | 60 |
| مدینے سے ٹھنڈی ہوا آرہی ہے | 62 |
| افزائش کونین کی تکمیل تمہی ہو | 63 |

| عنوان | صفحہ نمبر |
| --- | --- |
| سارا جہاں کھاتا ہے سرکار کا صدقہ | 65 |
| اپنی ہو جو اوقات اسی میں رہا کرو | 67 |
| صدا دینے سے پہلے ہی عطا | 69 |
| اے میرے غریب پرور | 71 |
| یادیں ہیں تیری ساتھ مدینے | 73 |
| محسنِ انسانیت کا جانشین شبیرؓ ہے | 75 |
| لے لے کہ نام آپ کا | 76 |
| اکبار شہر طیبہ جانا ملے حضور | 78 |
| صلِ الہ وظیفہ صبح وشام ہوگیا | 80 |
| ہر موڑ پہ سرکار کی رحمت نے سنبھالا | 82 |
| چلتے چلتے یونہی رہنما مل گئے | 84 |
| بادشاہوں سے بڑھ کر گدا آپکے | 86 |
| تیرے ملنے سے میں خدا سے ملا | 88 |
| تیرا در ہی تو غریبوں کا ٹھکانہ آقا | 90 |
| مل گیا سب کو سہارا آگئے سرکار | 92 |
| خوب آستانہ آپ کا | 94 |
| ہم کو آقا سنبھال رکھتے ہیں | 96 |
| عاشقوں کی ہے صدا صلِ الہ | 98 |
| سب کو آقا نواز دیتے ہیں | 101 |
| یانبی تیرے دیوانے آگئے | 102 |
| بگڑی کو بناتے ہیں سرکار مدینے میں | 104 |
| الفاظ میں خوشبو ہے تیرے نام سے آقا | 106 |


Marfat.com

| عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|
| جو بھی ان کا میلاد کرتے ہیں | 107 |
| کیا ستارا ہے چمکدار میرا | 108 |
| رُباعی | 109 |
| یا نبی ہو کرم کی نجریا | 110 |
| ہو گئی مجھ پر عطا سرکار کی | 112 |
| جو بھی انکا غلام ہوتا ہے | 114 |
| جو درِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا گدا ہو گیا | 116 |
| بخشش کا پیغام لے کر ماہ صیام | 118 |
| میرے سرکار آ گئے | 120 |
| میں رہتا ہوں یہاں لیکن | 122 |
| لب پر انکی نعت سج گئی | 124 |
| انکی چوکھٹ پہ سر کو جھکا کر چلو | 125 |
| مدینہ ایسی بستی ہے | 127 |
| جو بھی سرکار کا دیوانہ ہے | 129 |
| ہرگز نہ بجھ سکے گی دل میں لگی ہوئی | 131 |
| **حصہ پنجابی کلام** | 133 |
| صبح و شام تیری زیارت کریناں | 134 |
| سوائے اُن کے زمانے میں کون میرا ہے | 136 |
| مدنی دا جھولا | 138 |
| رُباعی | 141 |
| میرے پیر دیاں کیا باتاں نیں | 142 |
| مک گئی جہان توں رات کالی | 144 |
| کرم سارے دا سارا آپ دا اے | 147 |
| رحمت دا فیضان مدینہ | 149 |

| عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|
| آقا میں تینوں یاد کراں | 151 |
| بن گئیاں گولیاں جو مدنی سرکار دیاں | 153 |
| کوئی نئیں ثانی اوہدے کردار دا | 155 |
| مکھڑا میرے سرکار دا | 157 |
| حُسین وانگوں کوئی | 159 |
| رحمتاں ورتان آقا آ گئے | 161 |
| سوچاں دے وچ شہر مدینہ | 163 |
| سوہنے مدینے والیا کر کرم | 165 |
| کرم دی نگاہ | 166 |
| جپدا رہو جپدا رہو | 168 |
| نام جپدا زمانہ سرکار دا | 170 |
| سرکار دیاں شاناں | 171 |
| قسمت نوں سنوار دے نیں | 173 |
| میں کی آں سرکار دا | 175 |
| رُباعی | 177 |
| پیارا لگدا مدینہ پیارا لگدا | 178 |
| دکھڑے مٹاون والی | 180 |
| مینوں آقا دے روزے دے | 182 |
| جنے وی سرکار نوں عرض سنائی اے | 184 |
| ہر اک ادا حضور دی | 186 |
| عرشاں دا ویکھو مہمان چلیا | 188 |
| لجپال نبی میرا سوہنا نبی | 190 |
| کربلا وچ ڈیرے لائے | 192 |
| لگی رہندی کرم دی جھڑی | 194 |


Marfat.com

| عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|
| لے جاویں ہوائے نی | 195 |
| بن گیا جیہڑا وی غلام سرکار دا | 197 |
| مدینے والیا سائیاں | 199 |
| میرے آقا دا ہر اک گدا بادشاہ | 200 |
| سوہنے غوث الاعظم میراں | 202 |
| **حصہ نقابت** | 204 |
| (حمد) ہے اس حقیقت کا نام اللہ | 205 |
| رُباعی | 209 |
| چوکھٹ پہ تری آؤں | 210 |
| قطعہ | 212 |
| قرآن پرنور روشن کتاب اے | 213 |
| نعت ہی تو آپکے اوصاف کا | 215 |
| گلزار بھی ہے خار تیرے حسن کے آگے | 216 |
| یہ جو کچھ ہے انکی عطا کا صلہ ہے | 218 |
| رُباعی | 219 |
| خدا دیاں گلاں | 220 |
| اللہ کے انوار سے سرشار ہے کعبہ | 222 |
| گنبد خضریٰ | 224 |
| دنیا اتے جنت وانگوں یارو اک محلہ | 226 |
| کعبے کو جبینوں سے بسانے کے لیے | 228 |
| صدیق تیرے جیسا ہوگا نہ ہوا ہے | 231 |
| کافی اے سرکار دا لنگر | 233 |
| قطعہ | 235 |
| آقا تیرے وجود ہر تار معجزہ | 236 |

| عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|
| زہرا کے جاؤں پسر پر فدا | 238 |
| بوتراب بے مثال لاجواب یا علی | 240 |
| کوئی لاؤ میرے سامنے حیدر کے برابر | 242 |
| سادات میں ہر فرد کا انداز جدا ہے | 244 |
| شبیر سا کوئی | 246 |
| یہ کلمہ حق لوح پہ تحریر نہ ہوتا | 248 |
| اللہ کی رحمتوں کا اثاثہ ہے فاطمہ | 250 |
| ارشادات مصطفےٰ کی ہے تحریر فاطمہ | 252 |
| نظام سارا زمانے بھر کا | 254 |
| سگ بتول | 256 |
| نبی کی بیٹی ہے پاک زہرا | 258 |
| حیادی ملکہ بتول زہرا | 261 |
| خدا جے نہ ہوندا | 263 |
| سکون کتنا ہے اس بزم میں | 266 |
| سرکار کا چہرہ | 270 |
| قرآن جس کو کہیے | 272 |
| شفاء ای شفاء اے | 274 |
| رُخ مصطفےٰ | 276 |
| میں صاف گو ہوں | 278 |
| (حمد) مولا میرا | 280 |
| عباس تیرا نام | 287 |
| محسنِ انسانیت | 289 |
| خون کی گردش | 290 |


☆☆☆☆☆

Marfat.com

# پیشِ لفظ

الحمدللہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا بے پناہ پایا لطف وکرم کہ اس نے ہمیں اپنے پیارے محبوب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تعریف وتوصیف کے قابل بنا کر نعت خوانی کے ساتھ نعت گوئی کا فن عطا کیا حقیقت تو یہ ہے کہ میں اس کے قابل نہیں تھا۔ حرفِ اوّل یہ ہے کہ میری سات آٹھ سال کی عمر تھی بچپن میں چیدہ چیدہ محفلوں میں جا کر حضور کی بارگاہ میں نعت پڑھا کرتا تھا اور شوق حد سے کہیں بڑھ کر تھا میں ایک چھوٹے سے گھرانے سے تعلق رکھتا ہوں میرے والد صاحب پرنٹنگ انجینئر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک اچھے انسان اللہ اور اس کے محبوب سے محبت کرنے والے شخص ہیں انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر محفلوں میں لیکر جانا اپنا فرض سمجھا ایک باپ ہونے کے ناطے میری بہتری کے اسباب پیدا کیے اس دور میں حضور کی محفلیں ہر گلی ہر کوچے ہر محلے میں کچھ الگ انداز سے ہوتیں تھیں محفل نعت کی جگہ مقابلہ حسن نعت کا انعقاد ہوا کرتا تھا میں مقابلہ میں جا کر حصہ لینا بہت اچھا لگتا تھا اور اس کو پیڈیشن کے دور میں مجھ سے کہیں بہتر انداز سے پڑھنے والے نعت خواں موجود تھے لیکن میری باریک سی اور جان دار آواز لوگوں کو بھاتی تھی آہستہ آہستہ میرا نام علاقہ کے اچھے نعت خوانوں میں شامل ہونا شروع ہو گیا ہر مقابلہ میں میرا دوسرے نعت خوان حضرات کے درمیان نعت پڑھنا قابلِ دید منظر ہوتا تھا اپنے علاقے اور علاقہ سے باہر جا کر اپنا نام پیدا کرنے کے بعد میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں کسی اچھے نعت خوان کی شاگردی اختیار کروں۔

دنیا نعت میں مجھے ایک ہی نام نظر آیا جو نام حضور کی بارگاہ میں امر ہو جانے

Marfat.com

والے لوگوں میں شامل ہوتا ہے ویسے تو اور بھی بڑے بڑے نام تھے لیکن مجھ کو الحاج قبلہ محمد علی ظہوریؒ کا انداز بیاں اور اندازِ قلم زمانے سے جُدا نظر آیا میں نے اپنے والد گرامی سے اپنی خواہش ظاہر کی تو انہوں نے خوش اسلوبی کے ساتھ خوش دلی سے میرے ارادے کو سراہا اور اس کو عملی جامہ پہنانے کے لیے میرا ہاتھ قبلہ ظہوری صاحب کو بطور شاگرد پیش کیا آپ نے بہت شفقت فرمائی حسب معمول ہفتہ وار کلاس جمعۃ المبارک کو صبح 10 بجے شروع ہوتی تھی اور نماز جمعہ سے پہلے ختم ہوتی تھی اس میں آج کے معروف نعت خواں جناب سرور حسین نقشبندی، سید آصف علی ظہوری صاحب، اختر حسین قریشی صاحب اور دیگر اَن گنت ثناء خواں قبلہ کے پاس حاضر ہوتے تھے سب کے ساتھ بڑھی محبت کرتے اور عاشق رسولؐ ہونے کی وجہ سے وہ بہت مہمان نواز اور اخلاقیات کے پیکر تھے باری باری سب کو سماعت فرماتے اور کہتے کہ قاری زبیدالرسول کی مثال بنو یہی فرض وفا ہے میں نے ایک مرتبہ جناب ظہوری صاحب کو الحاج یوسف میمن صاحب کے انداز میں نعت سنائی آپ سن کر خوش تو بہت ہوئے اور کہا اچھی کاپی کرتے ہو اور خوب ڈانٹا اور فرمایا بیٹا کیا اچھا ہو کہ لوگ تمہارے انداز میں پڑھیں اور میں کلاس کے علاوہ بھی جناب ظہوری صاحب کے پاس ہر دل عزیز شاگرد جناب ریاض شاہد مغل صاحب کے ساتھ جاتا تھا۔

ظہوری صاحب اُن سے بڑی شدید محبت کرتے تھے۔ بیماری کی حالت میں جب کبھی ظہوری صاحب کوئی راز و نیاز کی باتیں کرتے تو ریاض شاہد صاحب کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے تھے اگر ظہوری صاحب کی زندگی جامعہ تبصرہ کیا جائے تو انسان ساری زندگی لکھ سکتا ہے آخری واقع پیش کرتا ہوں قبلہ ظہوری صاحب کو ایک مرتبہ وقت خدمت دباتے دباتے میں عرض کی جناب میرا دل کرتا ہے کہ میں آپ کی طرح نعت لکھا کروں اور خود پڑھا کروں۔ آپ نے مسکراتے ہوئے کہا بہت اچھی بات ہے اور اسی وقت اُٹھ کر میرے لیے خاص دعا فرمائی اور میں سمجھتا ہوں یہ عاشقِ رسول کی کرامت

Marfat.com

ہے قبلہ کے پردہ فرمانے کے دو سال بعد میں نے اپنا کلام لکھنا شروع کر دیا حالانکہ میری تعلیم اتنی خاص نہیں اب یہ عالم ہے کہ میرا کلام مستند سمجھا جاتا ہے۔ زندگی کے دن گزارتے گزارتے بچپن کی منزلیں طے کرتا ہوا اپنی ذمہ داریاں سمجھالنا شروع کر دیں اور پھر مجھ پر ایک ولی کامل کی نگاہ پڑھی بلاشک وشبہ وہ ایک حضور کے نوکر حضور کے گدا اور وہ رنگ ساز جن کی مثل کوئی نہیں۔ سرکار مدینہ راحت وقلب سینہ والئے کائنات جناب محمد مصطفیٰؐ کے سبز سبز گنبد کو رنگ کرنے والے ہاتھوں نے مجھ کو گرتے گرتے تھام لیا میں غیر ارادی طور پر آپ کی محفل میں گیا اور یقین ہوا کہ یہی ہیں الحاج پیر خواجہ صوفی محمد انور مدنی دامت برکاتم القدسیہ آپ کی نظر شفقت پڑی اور آپ نے فرمایا نعت سناؤ میں نے اپنا معروف کلام سنایا عرض کرتا چلوں اس سے پہلے غائبانہ میرا تعارف نعت گو شاعر الحاج محمد رفیق ضیاء قادری صاحب اور جناب حافظ ڈاکٹر چمن اعجاز نقشبندی صاحب میرا کلام بابا جانی محفل میں پڑھ کر کروا چکے تھے اور انہیں کی وساطت کے ساتھ میں آپ کے پاس حاضر ہوا آپ نے میرا کلام سنا اور پھر میرے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے اور کہا اب سناؤ۔

کیا بگاڑے گی یہ بے بسی کر شیرازؔی ثنائے نبی
جب لکھوں گا میں نعت نبی پھر مقدر بدل جائے گا

اور حسب معمول خدمت کے ساتھ ساتھ مجھے ایک عدد حضور کی بارگاہ کا ٹکٹ عنایت فرماتے ہوئے کہا مدینے والے کسی سے اُدھار نہیں کرتے اور پھر ایسا نقد ملا کہ اشفاق احمد شیرازؔی پر حضور کا خاص کرم ہوتا چلا گیا اسی لطف وکرم کی تھوڑی سی جھلک آپ اپنے ہاتھ میں ایک خوبصورت نعتیہ مجموعہ ”نعلین کی خوشبو“ پڑھ رہے ہیں۔ آپ سے گذارش ہے کہ بندہ ناچیز کے لیے خاص دعا فرمائیں کہ حضور میرا یہ کلام لکھنا پڑھنا اور پڑھ کر عمل کرنا اپنی بارگاہ میں قبول فرمائیں۔

آمین بجایارب العالمین

(از خود مصنف اشفاق احمد شیرازؔی)

Marfat.com

# اچھے دوستوں کے نام

محبت ایک پاکیزہ سفر ہے اس کے درمیان ملنے والے تمام دوست ہوتے ہیں ہر دوست اپنی ہی شخصیت کا حامل ہوتا ہے اور اس کا اچھا پن اس کے ساتھ دوستی کرنے پر مجبور کر دیتا ہے اور جب دوستی ہو جاتی ہے پھر اُن کو محبوب بنا لیا جاتا ہے اس کٹھن راستے میں بہت سارے نشیب و فراز آتے ہیں جس بنا پر پیار محبت دوستی کا دعوہ کرنے والے اکثر جھوٹے ثابت ہوتے ہیں میں سمجھتا ہوں وہ آدمی دنیا میں سب سے زیادہ خوش قسمت ہوتا ہے جس کے دوست اچھے ہوں میری زندگی کا سفر بہت سے حصوں میں بٹا ہوا ہے جس کا اصل باب محبت محبوب کائنات ہے۔ تقریباً میرا ہر دوست میرے ساتھ سرکار مدینہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے منسلک ہے۔ بچپن میں اگر چہ جاؤں مدرسے کے دور میں تو اَن گنت نام میرے سامنے آئیں گے جن میں سرفہرست حافظ قربان حافظ نعیم، عدیل شہزاد، وسیم بھائی ان کے ساتھ میرا ایک زندگی کا سنہرا وقت گزرہ جہاں تک میرا خیال ہے الحمد للہ آج یہ دوست اعلیٰ تعلیم کے ساتھ ساتھ اچھے مقام پر فائز ہیں۔ اللہ تعالیٰ اِن سب کو زندگی دے۔ مجھے حضور کا ثنا خواں ہونے کے ناطے سے ہر کوئی پیار کرتا ہے ہر آنکھ نثار ہوتی ہے سفر مدحتِ رسول میں بہت سارے لوگ میری آنکھ کا محور ہیں جن میں خالصتاً ایک نام شامل ہے جس کا ذکر کرنا میں بہت ضروری سمجھتا ہوں۔ بے باق دل کے صاف دل میں پیار کا احساس رکھنے والے جناب محترم المقام

Marfat.com

نعت گو شاعر امین فدا بھٹی صاحب جن کے مجھ پر بہت احسانات ہیں جو کہ بیان سے باہر ہیں۔ یہ کاروباری سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ نعت خوانی اور نعت گوئی سے منسلک ہیں۔ اللہ تعالیٰ اِن کی عمر دراز کرے ان کے علاوہ خوبصورت مسکراہٹ کا حامل ہر کسی کے محبوب خوبصورت قد و قامت کے مالک نفیس عمدہ گیٹ اَپ کے حامل پیاری اور دل موہ لینے والی آواز کے مالک جناب محمد آصف چشتی صاحب جو کہ ایک اچھے گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں ان کی تمام فیملی جن میں شامل سب بھائی اور اِن کے والد محترم بہت اعلیٰ معیار کے لوگ ہیں اور سب اچھے مقام پر فائز ہیں یہ کاروبار کے ساتھ ساتھ سفیر مدحت رسول ہے ان کے بعد بے باق لہجہ بلند اور جان دار آواز لیے ہر ادا چنچل ہر دل عزیز دنیا نعت کا سرمایہ میرے قابل احترام جناب ڈاکٹر حافظ چمن اعجاز نقشبندی صاحب جو کہ ثناء خوان ہونے کے ساتھ ساتھ میڈیکل کے ساتھ ریلیٹڈ ہیں اور اِن کے علاوہ جناب یاسر امجد ضیائی، اظہر ضیائی، نوید ضیائی، مرزا منور مدنی، محمد قادر چشتی، افتخار بٹ، علی رضا بھائی، موسی قادری بھائی، ہارون بھائی، نقیب محفل قاری حیدر علی نقشبندی، شیخ محمد صابر علی، واجد قادری، سیّد سلطان شاہ، ڈاکٹر سلطان صاحب، ارشد چوراہی صاحب، آفتاب صاحب، جیلانی صاحب اور میرے ہر دلعزیز سینئر ثانئ قاری زبید الرسول، جناب غلام مرتضیٰ چوراہی صاحب شامل ہیں۔ اسی طرح ایک لمبی فہرست دوستوں کی ہے۔ اگر میں ان سب کو لکھنا چاہوں ایک نیا مجموعہ بن سکتا ہے۔ اگر کسی دوست کا نام یاد نا رہا ہوں وہ مجھے نبی پاک کے صدقے میں معاف فرما دے۔ آپ کی نیک دعاؤں کا طلبگار راز خود مصنف۔

☆……☆……☆

Marfat.com

# قابل احترام ہستیاں

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت پیر خواجہ صوفی محمد انور مدنی صاحب المعروف مدینہ شریف والے یہ میری زندگی کو بدل دینے والی ہستی ہیں جن کی وجہ سے آج مجھے سب جانتے ہیں ان کے لیے یہ کہنا کافی ہوگا۔

ہر کوئی مجھے دیکھ کہ پہچان رہا ہے
یہ شاہ مدینہ کے گداؤں کا گدا ہے

☆......☆......☆

آل نبی اولاد علی حضرت پیر سید گلزار حسین شاہ ہاشمی رضوی صاحب یہ وہ نام ہے جنہوں نے مجھے بچپن سے لیکر آج تک شفقت فرمائی۔ سر پر باپ جیسا ہاتھ رکھا۔ ماں جیسی محبت کی بیٹوں کی طرح خیال رکھا۔ اللہ تعالیٰ ان کا سایہ مجھ پر تا قیامت قائم رکھے۔

☆......☆......☆

اُستاد محترم جناب محترم المقام حُسان پاکستان سپہ سالارِ غلامانِ حسانؓ رب الفیضان الحاج قبلہ محمد علی ظہوری قصوری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اللہ تعالیٰ ان کی قبر پر رحمت کی برسات رکھے۔ شہزادۂ ظہوری عکس ظہوری صورتِ ظہوری صاجزادہ قبلہ محمد نعیم علی ظہوری قصوری صاحب جو کہ قبلہ کے بعد میرے ساتھ اُن جیسی شفقت فرماتے ہیں۔

☆......☆......☆

نعت گو شاعر نفیس اللقب مقبول عرب و عجم ضیائے مدحت رسول ثناء خوان رسول

Marfat.com

گدائے درِ بتول جناب الحاج محمد رفیق ضیاءؔ قادری صاحب جو کہ میرے لیے آج اس دور میں میرے بزرگوں کی جگہ ہیں۔ جن سے مجھے بہت کچھ سیکھنے کو ملا اللہ تعالیٰ ان کی عمر دراز فرمائے آمین۔

☆......☆......☆

جناب محترم المقام ثناء خانِ رسول بلبل باغِ مدینہ سفیر مدحت رسول غلام مرتضیٰ چوراہی صاحب جو کہ میرے بڑے بھائی میرے سینئر ثناء خوان بچپن سے لیکر جنہوں نے آج تک میرے ساتھ انتہائی محبت بھرا رویہ اختیار کیا اللہ تعالیٰ ان کے علم میں برکت عطا فرمائے۔ آمین ثمہ آمین

☆......☆......☆

Marfat.com

بسمِ اللہ الرحمن الرحیم

الصلوہ والسلام و علیک یا رسول اللہ و آلک و اصحابہ یا حبیب اللہ

سرکار مدینہ ﷺ نے ہر انسان کی ایک ڈیوٹی لگائی ہوتی ہے کوئی سرکار کی محفل سجاتا ہے کوئی سرکار کی نعت پڑھتا ہے کوئی سرکار کی ثناء گوئی کرتا ہے۔ سرکار دو عالم ؐ کی رضا شامل حال ہوتی ہے جہاں تک شیرازی کے کلام کا تعلق ہے اس میں خاص بات ہے جو کہ عام شاعری میں کم دیکھنے میں آتی ہیں کلام کو مختصر اور جامعہ لکھتا ہے جو ہر شخص کی سمجھ میں باآسانی آجاتا ہے ویسے تو ضیاء صاحب بھی اچھا لکھتے ہیں لیکن ہر آدمی اپنے شعور کے مطابق لکھتا ہے۔ کامیابی کا پہلا قدم ادب ہوتا ہے جو کہ اس بچے میں پایا جاتا ہے۔ میں خدا کے حضور دعا گو ہوں کہ اللہ پاک اس کے لکھنے اور پڑھنے میں برکتیں عطا فرمائے اور اس اسے بار بار حضور کے در کی حاضری نصیب فرمائے۔

آمین یارب العلمین

دعا گو

سگ مدینہ شریف

**صوفی خواجہ محمد انور مدنی صاحب**

Marfat.com

اشفاق احمد شیرازی جو نعت لکھنے کے ساتھ ساتھ بہت اچھی نعت پڑھتے ہیں۔
میرے پیر و مُرشدِ پیرِ طریقت رہبرِ شریعت سفیرِ مدینہ جناب الحاج حضرت خواجہ صوفی محمد انور مدنی صاحب (مدینہ شریف والے) اشفاق احمد شیرازی سے نہایت پیار اور شفقت فرماتے ہیں۔ شیرازی بھائی ہر چھوٹے بڑے سے بے لوث پیار، محبت اور عقیدت رکھتے ہیں۔ دن رات سرکار ﷺ کی یاد میں ثناء لکھنے اور پڑھنے میں مصروف رہتے ہیں۔

سرکارِ دو عالم ﷺ کے فضل و کرم سے اور میرے پیر و مرشد کے فیضانِ نظر سے جس مقام پر پہنچے ہیں۔ وہ مقام (نعلین کی خوشبو) کے ثبوت کے طور پر آپ کے سامنے پیشِ خدمت ہے۔ اپنے بھائی کے لیے یہ خصوصی دعا کرتا ہوں کہ اللہ پاک اس پر اپنا فضل و کرم تاحیات رکھے۔ کامیابی کی منزل پر پہنچنے کا سب سے بڑا عمل یہ ہے کہ

آپ ﷺ سے ناطہ ہے جوڑا جس نے دنیا چھوڑ کر
اپنی قسمت ہے سنواری آپ ﷺ پر لاکھوں درود

دعا گو

معروف نعت گو شاعر

**محمد ندیم غازی**

(نقشبندی)

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سرکار مدینہ راحت قلب سینہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسم کے وضو فرمانے کے لیے پانی کے لوٹے بھرا کرتے تھے اور سرکار کے نعلین (جوتے) مبارک اپنے سر پر اٹھاتے تھے۔ ایک مرتبہ سرکار نے دریافت کیا کہ میرے پانی کے لوٹے کون بھرتا ہے اور میرے جوتے کون اُٹھاتا ہے تو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم میرے نعلین اُٹھاتے ہو میرے پانی کے لوٹے بھرتے ہو اللہ تبارک وتعالیٰ تیرے سینے میں نور بھر دے آمین۔ سبحان اللہ۔ کیا خوب اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔

جو سر پہ رکھنے کو مل جائے نعل پاک حضور ﷺ
تو پھر کہیں گے کہ ہاں تاجدار ہم بھی ہیں

میرے چھوٹے بھائی قابل احترام قابل شفقت دنیائے نعت کا اُبھرتا ہوا نام سپہ سالار غلامان حسان جناب محترم المقام نعت گو شاعر اشفاق احمد شیرازی صاحب کو میں بڑا قریب سے جانتا ہوں۔ الحمد اللہ۔ بڑی مدت سے سرکار کی بارگاہ میں ڈیوٹی دے رہے ہیں۔ سرکار ﷺ کے کرم سے ملک بھر میں محفلوں میں جانے کا اتفاق ہوتا ہے ہر محفل میں ہر نعت خواں کی زبان پر شیرازی صاحب کا کلام ہوتا ہے اور بڑی چھوٹی عمر میں مقام حاصل کیا اور عاشقان رسول اللہ ﷺ کی دھڑکن بنے ہوئے ہیں۔ حضرت پیر خواجہ صوفی محمد انور مدنی دامت برکات مقدسیہ کے منظور نظر ہونے کی وجہ سے عجز وانکساری کے پیکر ہیں۔ میں سمجھتا ہوں ان کا مجموعہ نعت ونقابت تمام نقیب حضرات تمام ثناء خوان حضرات کے لیے بہت بڑا کلام کا خزانہ ہے۔ میں یہ بات فخر سے کہتا ہوں کہ تمام پاکستان اور دنیائے نعت میں کوئی ایسا نام نہیں جو گہ ایک وقت میں اتنے کام کرتا ہو کیونکہ شاعر ادیب ثناء خوان مصور آرٹسٹ سب خداداد صلاحیات ان میں پائی جاتی ہیں۔ شان مصطفیٰ ﷺ شان صحابہ شان اہلبیت شان اولیاء ان کے سخن کا زیور ہیں۔ ان کے کلام پورے پاکستان کے علاوہ مدینہ شریف کی فضاؤں میں بھی گونجتے ہیں۔ ملک کے تمام نامور ثناء خوان ان میں شامل حافظ نور سلطان صدیقی صاحب، قاری شاہد محمود صاحب، حافظ چمن اعجاز صاحب، آصف چشتی صاحب، سید فرقان رضا قادری صاحب، اور دیگر ثنا خوان ان کے کلاموں کی مزید خوبصورتی کا باعث بنتے ہیں۔ ان کی کتاب کی نسبت سرکار کے نعلین سے ہے۔ جس کا نام نعلین کی خوشبو

Marfat.com

ہے۔ اصل بادشاہ وہ ہوتا ہے جو سرکار مدینہ کے قدمین شریفین میں بیٹھتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اس سخن کے دریا کو ہمیشہ اور تاحیات رواں رکھے اور اسی طرح عاشقان رسول ﷺ کے دلوں کی دھڑکن بنا رہے۔

شہنشائے نقابت سرمایہ اہلسنت

**حافظ القاری محمد یونس قادری صاحب**

☆......☆......☆

ماضی کے زندہ رہنے والے نعت گوشعراء میں عبدالستار نیازی، محمد علی ظہوری، نذیر حسین نظامی اور دیگر جو خاص و عام کے لیے کلام لکھتے رہے۔ آج بھی اُن کے کلام دنیا میں ہر جگہ پڑھے جاتے ہیں۔ ان ہستیوں کے فیض یافتہ نوجوان نعت گوشاعران بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خوبصورت اور اثر انگیز کلام لکھ کر اپنے اساتذہ اور ملک کا نام روشن کر رہے ہیں۔ باادب اپنے اندر ایک گہری سوچ لیے ہوئے چھوٹی عمر میں ہی توحید و معرفت کے مٹے پٹے ہوئے صوفی انور مدنی صاحب سے فیض یافتہ اشفاق احمد شیرازی نام کی طرح گہرے شاعر ہیں جو عشق مجازی سے عشق حقیقی یعنی فنافی الرسول ﷺ ہوئے۔ جس طرح نعت گوئی اور نعت خوانی کی اصلاح مجھ سے لیتے رہتے ہیں میں نے بھی ان سے شاعری کے معاملے میں کافی دفعہ اصلاح لی بلکہ بعض دفعہ میں کئی نعتوں کے اشعار اُن سے لیے عجز و انکساری ان کا زیور ہے۔ جو کبھی اُتارتے نہیں کافی عرصہ سے اس میدان میں کوشاں تھے لیکن......غم سبھی راحت و تسکین میں ڈھل جاتے ہیں۔

جب کرم ہوتا ہے حالات بدل جاتے ہیں

میرے سمیت پاکستان کے نامور نعت خواں پوری دنیا میں ان کا کلام پڑھ رہے ہیں جس طرح میں نے لکیاں نے موجاں سے شہرت حاصل کی اللہ رب العزت ان کو اس سے کہیں زیادہ عزت وشہرت سے نوازے۔

جس سے محبوب خدا راضی ہے

وہ اشفاق احمد شیرازی ہے

آپ کا بڑا بھائی **محمد رفیق ضیاء قادری**

☆......☆......☆

Marfat.com

نعت کہنا، غزل کہنا یا شاعری کی دیگر اصناف میں طبع آزمائی بدرجہا مشکل ہے۔ شاعری میں مبالغہ آرائی سے بھی کام لیا جاتا ہے اور کسر بھی ممکن ہے۔ مگر نعت میں ادب ہر طور ملحوظ خاطر رکھنا پڑتا ہے۔ گویا نعت کہنا دودھاری تلوار پر چلنے کے مترادف ہے کہ ذراسی چوک بھی کسرشان کے زمرے میں آسکتی ہے۔

نعت کہنے کیلیئے بھی الفاظ کے ساتھ ساتھ شاعری کی تکنیک اور جملہ فنی تراکیب سے واقفیت از حد ضروری ہے مگر جو سرمایہ کاروبار نعت گوئی میں بنیادی حیثیت رکھتا ہے وہ ہے عشق رسول ﷺ کہ اس کے بغیر نعت محض کاغذی پھول کی طرح ہے جس کی شکل وشباہت تو پھول جیسی ہوتی ہے مگر خوشبو سے عاری ہوتا ہے۔ یہ ممکن ہے کہ شہرت عشق رسول ﷺ کے بغیر کہی ہوئی نعت فنی لحاظ سے مضبوط تر ہوسکتی۔ ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ ایسی نعت یا شاعری کا اثر براہ راست ذہنوں پر ہوتا ہے۔ سامع یا قاری واہ واہ پکار اٹھتا ہے مگر عشق نبیؐ میں غرق ہو کر کہی جانے والی نعت کی چوٹ دل پر پڑتی ہے جو روح تک کو حُبِ مصطفیٰ ﷺ میں تڑپا کر رکھ دیتی ہے۔ یہ نعت درحقیقت نعت ہے۔

اشفاق احمد شیرازی نے جو بھی نعتیں کہیں ہیں۔ وہ بحرعشق حضور ﷺ میں غوطہ زن ہو کر کہیں ہیں۔ جب بات عشق کی ہو تو ہجر ووصال کی کیفیات اس دشت کی سیاحت میں نکلنے والے خوب جانتے ہیں۔ شیرازی صاحب نے بھی اپنے کلام میں اس ہجر کا تذکرہ جابہ جا کیا ہے اور خواہش اصل میں شاعرانہ تخیل کے ذریعے اس مقام تک جا پہنچتے ہیں کہ جہاں پر مومنوں سے دیدار مصطفےٰ ﷺ کا وعدہ ہے۔

جلوہء مصطفےٰ اب نگاہوں میں ہے
اُن کے روضے پر نظریں جما کر چلو

صبح و شام تیری زیارت کریناں
ترا مکھڑہ تک کہ عبادت کریناں

Marfat.com

## سُبحان اللہ:

ہم لوگ جچسانِ پاکستان الحاج محمد علی ظہوری قصوریؒ کے ہاں پر جمعۃ المبارک کو نعت کی کلاس میں حاضر ہوتے تو ایک جمعہ کو اپنے والد کی اُنگلی تھامے ہوئے ریاض شاھد مغل کے ہمراہ ایک بچہ کلاس میں داخل ہوتا ہے جس کو دیکھ کر کوئی یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ آنے والے وقت میں یہ ایک بہت بڑا نعت خواں بن کر اُبھرے گا اور وقت گزرتا رہا شب و روز کی انتھک محنت اور مشقِ نعت نے اس بچے کو پاکستان کا ایک نامور نعت خواں بنا دیا کیونکہ اس کی لگن سچی تھی پیار سچا تھا جذبہ سچا تھا محبت کی وارفتگی اپنے آقاؐ سے سچی تھی تو بارگاہِ ناز تو ہے ہی کریمانہ بارگاہ کہ جس نے مانگا جب جب مانگا عطا کر دیا گیا جہاں اپنے پرائے کی کوئی تمیز نہیں تو پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک بچہ جو عشق الٰہی عشقِ مصطفیٰ ﷺ اور آلؑ پاک کی محبت میں گرفتار ہو اس کو خیرات نہ ملے کافی عرصہ گزرنے کے بعد ایک محفل میں ایک نوجواں ملتا ہے نحیف سا کمزور سا ناتواں سا مگر آواز کی پختگی واہ واہ جو کمزوری جسمانی تھی وہی پختگی رُوحانی تھی جب اس کا اعلان ہوتا ہے تو وہ فقیر کے گھٹنوں کو چھوتا ہوا ہاتھوں کو چُومتا ہوا اجازت لیکر نعت پڑھتا ہے دل بے اختیار دادِ تحسین دینے کیلیئے تڑپ جاتا ہے کہ یہ اس کے ادب کا صلہ ہے آقاؐ سے محبت کا صلہ ہے آقاؐ کی آل سے وفا کا صلہ ہے کہ بڑے بڑے نامور نعت خواں بھی اس کا کلام سُن کر جھوم جاتے ہیں اُستادِ محترم کے کلام کو پڑھتا جا رہا ہے اور میں سوچوں میں گُم ہوں کہ یار یہ وہی بچہ ہے ابھی میں انہیں سوچوں میں گم ہوں کہ ایک اور سوچ آتی ہے کہ اللہ کرے کہ یہ اپنا کلام بھی لکھے اُسے بھی پڑھے تو ایسے میں حاظرین میں سے ایک فرمائش آتی ہے کہ شیرازی بھائی اپنا معروف کلام کہنے والا نبی یا نبی عشق آقا (ﷺ) میں ڈھل جائے گا سنا دیں تو میں حیرت زدہ رہ جاتا ہوں کہ ابھی سوچ دل میں اُٹھی کریم آقا نے اپنے کسی عاشق سے فرمائش کروا دی اور شیرازی کا کلام بھی سُننے کو مل گیا ماشاء اللہ شیرازی نعت پڑھ کر واپس آتا ہے وہی انداز انکساری اور عاجزی والا اختیار کیئے ہوئے گھٹنوں کو چھوتا ہوا ہاتھوں کو چُومتا ہوا تو میں خطِ جذبات سے اُس کے ماتھے پر بوسہ لیتے ہوئے اسے مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آقا کریم ﷺ نے آپ کو

Marfat.com

اپنی مدح سرائی کیلیئے چُن لیا ہے تو شیرازی کہتا ہے یہ بھی ظہوریؒ صاحب کی دُعا کا نتیجہ ہے انہوں نے دُعا فرمائی آپ کے وصال کے دو سال بعد میں نے پہلی نعت کہی اور یہ سلسلہ تا حال جاری وساری ہے میری دُعا ہے اللہ اسے جاری وساری رکھے آمین۔

ابھی تو شیرازی کی ابتداء ہے تو الحمد اللہ اتنی خوبصورت بعد مناقب پر مبنی کتاب نعلین کی خوشبو جو زیرِ طباعت کہ بعد آپ کے ہاتھ میں ہوگی تو آپ بھی شیرازی کی دادِ تحسین دیئے بغیر نہیں رہیں گے اس کے ساتھ ساتھ میں تمام پڑھنے والے عالم وقاری حضرات سے یہ درخواست بھی کرونگا کہ اگر کہیں فنی پختگی کی کمی نظر آئے تو اس کے مشق کو ملحوظ خاطر رکھیں اور کم عمری بھی پیش نظر ہو اور دُعا کریں کہ فنی پختگی مزید پختہ ہوتی جائے آمین۔

آخر میں شیرازی کے والدین کو اور حضرت خواجہ قبلہ صوفی پیر محمد انور مدنی صاحب جو کہ شیرازی کے شیخ طریقت بھی ہیں اور سب سے بڑھ کر کہ آقا کریمؐ کے گُنبد خضریٰ کو رنگ کرنے کی سعادت بھی انہیں نصیب ہوتی ہے اور پھر سرکارؐ نے ایک عرصے سے اپنے مداحوں میں رکھا ہے وہاں سے فیض حاصل کر کے ساری دنیا میں بانٹ رہے ہیں اور اللہ ھُو کی ضرب سے مُردہ قلوب کو جلا بخشتے ہیں کو مُبارک باد پیش کرتا ہوں کہ انہیں کہ گلشن کے ایک پھول نے ایک کارہائے نمایاں انجام دیا ہے اللہ تعالی اپنے حبیب حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ اور آپ کی آل کے صدقے سے نظر بد سے محفوظ رکھے آمین۔

گر قبول اُفتد زہے عز و شرف

ثناء خواں رسول ﷺ۔

**سید آصف علی ظہوری**

پرنسپل۔ کنز الایمان نعت اکیڈمی

دھنی روڈ صدر بازار لاہور پاکستان

☆......☆......☆

Marfat.com

الحمد وللہ بہت ساری محفلوں میں جانے کا اتفاق ہوتا ہے۔ جہاں پر اکثر اوقات شیرازی صاحب کے کلام کی فرمائش اہل بیت کے حوالے سے ہوتی ہے جن کے الفاظ یہ ہیں:

نبی دی بیٹی ہے پاک زہراؑ ہے نام عزت مآب زہراؑ

اسی طرح بے شمار شیرازی صاحب کے کلام محفلوں میں پڑھتا ہوں۔ عاشقان رسول سے بہت داد وصول ہوتی ہے اِن کے تمام کلام ہمارے لیے باعث عزت ہیں۔ یہ ایک مکمل نعت گو شاعر ہیں اللہ تعالیٰ ان کی قلم میں مزید نکھار پیدا فرمائے اور وہ یونہی آقا کریم کی مدح سرائی کرتے رہیں آمین ثم آمین۔

معروف نقیب محفل

**عابد حسین خیال قادری**

☆......☆......☆

اشفاق احمد شیرازی ثناء خوانوں میں ایک علیحدہ مقام کا حامل ہے۔ اس کی شخصیت تمام لوگوں سے مختلف ہے۔ نہایت عاجزی پسند انکساری کو زیادہ ترجیح دیتے ہیں ان کی یہی ادا عاشقان رسول ﷺ کے دل کو بھاتی ہے۔ ان کی کلام کے پذیرائی کی وجہ محمد و آل محمد سے محبت پنجتن پاک کی نسبت صحابہ کی عقیدت اولیاء کرام سے عشق ہے۔ ان کو میرے پیر و مرشد حضرت پیر محمد انور مدنی صاحب دام برکات المقدسیہ خاص محبت سے نوازتے ہیں۔ اسی وجہ سے میں بھی ان سے نہایت پیار کرتا ہوں اور ایک سیدزادہ ہونے کی وجہ سے دُعا دیتا ہوں شہزادی کائنات جناب اماں فاطمۃ الزہرہ سلام اللہ علیہ کے تصدق سے سرکار اپنے نعلین کا سایہ ان کے سر پر رکھیں یہ تا عمر اسی طرح حضور ﷺ سے محبت اور حضور ﷺ کی آل سے محبت کرتے رہیں۔ اور اسی وسیلے سے اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی دنیا کی اور آخرت کی منزلیں آسان فرمائے۔ آمین۔

نقیب محفل **سید ضمیر حسین زیدی**

☆......☆......☆

Marfat.com

شاعر جو بھی لکھتا ہے۔ جو قدرت نے اُس کو عطا کیا ہوتا ہے یا جتنا اُس کے اندر علم ہوتا ہے اُس کی بنا پر لکھتا ہے۔ لیکن خاص کر جو حضور ﷺ کی بارگاہ میں نعت کے حوالے سے شاعر لکھتے ہیں اُن پر سرکار مدینہ ﷺ کی خاص نظر عنایت ہوتی ہے اور اُن کے حکم کے بغیر ایک لفظ بھی نہیں لکھا جا سکتا جہاں تک اشفاق شیرازی کا تعلق ہے یہ پنجابی کے ساتھ اُردو کو نہایت مہارت کے ساتھ کاغذ کے سینے پر لفظ اُتارتا ہے۔ جو کہ قابل تعریف ہے۔ ویسے تو میں بھی شاعر ہوں جتنا مجھے سرکار کی بارگاہ سے حکم تھا اُتنا لکھا اور لکھ رہا ہوں میں دُعا کرتا ہوں اللہ تبارک وتعالیٰ حضور ﷺ کے کمالات کو بیان کرنے والے سرکار کی تعریف کو لکھ کر اُس کا پرچار کرنے والے شاعروں پر اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی خاص نظر عنایت فرمائے۔ آمین۔

نقیب محفل **شوکت جمیل مستانہ**

☆......☆......☆

میں نے اس کو بچپن میں چھوٹی چھوٹی گھریلو محفلوں میں دیکھا مجھے یقین نہیں تھا کہ یہ بچہ ایک دن دنیا میں اپنا نام پیدا کرے گا اور نعت پڑھنے کے ساتھ ساتھ نعت لکھے گا۔ اس کی لگن بچپن میں بھی تعریف کے لائق تھی اس کا دبلا پن اس کی باریک آواز اور اسی کا جنون اس چیز کی گواہی دیتا تھا کہ یہ اپنے فن کا لوہا منوائے گا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ علاقہ اور علاقہ کے باہر مقابلہ حسن نعت میں جا کر اول پوزیشن حاصل کرنے والا آج کا نعت گو شاعر اشفاق احمد شیرازی ہے۔ اس بچے نے شروع سے ہی ہمارا بہت ادب کیا شاگردوں کی طرح اصلاح لی ہم نے بھی اس کی بڑی حوصلہ افزائی کی اور سرکار ﷺ کی نظر عنایت ہوئی تو یہ اس معاشرے میں اپنا نام پیدا کرنے میں کامیاب ہوا میں دُعا گو ہوں کہ الحاج محمد علی ظہوری صاحب کے اس شاگرد کو اللہ تبارک وتعالیٰ دن دگنا رات چوگنا ترقی عطا فرمائے اور ثناء خوان رسول ﷺ میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

ممبر اے این آئی

**محمد امین قادری صاحب**

☆......☆......☆

Marfat.com

## نعلین کی خوشبو

اچھے دوست کی پہچان ہے نعلین کی خوشبو
جذبہ محبت رسول ہے نعلین کی خوشبو

ذکر رسول خدا ہے اور عطا ہے نعلین کی خوشبو
ہر دل دھڑکن کی ضیا ہے نعلین کی خوشبو

راضی ہے رضا اس کی جو لکھی ہے نعلین کی خوشبو
شیرازی کی اہلِ بیت سے وفا ہے نعلین کی خوشبو

احساس اور پیار کی ادا ہے نعلین کی خوشبو
دعا ہے معطر ہو فضا نعلین کی خوشبو

دیدار حقیقت ہے ثاقب نعلین کی خوشبو
راضی ہو شیرازی پہ نعلین کی خوشبو

**شیخ ثاقب شہزاد**
(غلام داتا حضور)

☆......☆

Marfat.com

سبحان اللہ کتنی خوبصورت کتاب جس کا نام بھی بے مثال ہے نعلین کی خوشبو۔ یہ خوشبو ان لوگوں کو ہی نصیب ہوتی ہے جو بارگاہِ مصطفےٰ ﷺ میں امر ہو جایا کرتے ہیں میرے چھوٹے بھائی اشفاق احمد شیرازی جنہوں نے کم عمر میں بہت بڑا کام کیا بلکہ سرکار ﷺ نے خود کروایا، چھوٹی سی عمر میں نعت خوانی کے ساتھ ساتھ نعت گوئی کے فن کو انجام دیتے ہیں جو ہمارے لیے باعث فخر ہے اللہ تعالیٰ اس سپہ سالار غلامانِ حسانؓ کی عمر دراز فرمائے۔

معروف نقیب محفل

## الحاج سلیم رضا قادری صاحب

☆......☆......☆

اگر تاریخ میں نظر دوڑائی جائے تو شروع سے ہی پنجاب کو یہ اعزاز حاصل ہوتا ہے کہ اس میں بڑے بڑے نعت خوان اور نعت گو شاعروں نے جنم لیا ہے اور وہی روایت آج بھی قائم ہے پیارے بھائی اشفاق احمد شیرازی نے اپنے بزرگوں کی سنت ادا کرتے ہوئے دنیائے نعت میں بلند مقام حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ نعت گوئی کا اہم فرض ادا کیا۔ شیرازی بھائی ایسا پختہ کلام لکھتے ہیں کہ دوسرے شاعر بھی ان کو داد دیتے ہیں۔ میں اکثر محفلوں میں ان کا کلام پڑھتا ہوں جو میری پذیرائی کا باعث بنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا اس نیرّ تاباں کو ہمیشہ چمکتا رکھے آمین۔

معروف نقیب محفل

**افتخار احمد رضوی** (شاہ کوٹ)

☆......☆......☆

ممتاز نعت خواں نعت گو جناب محمد اشفاق احمد شیرازی صاحب کو میں اُن کے بچپن سے ہی جانتا ہوں۔ اُن کی نعت سے محبت اور آقا سے محبت کا چشمہ دید گواہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کے گلے میں جو آواز جو سوز و گداز رکھا ہے۔ بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتا ہے ایک شاعر گھرانے سے تعلق نہ ہونے کے باوجود بھی اُن کا کلام مسجع مقفع ہوتا ہے انھیں نعت گو شعراء

Marfat.com

میں بھی ایک بلند مقام دیتا ہے۔اس کتاب میں آپ کو جگہ جگہ اُن کی عاجزی کا اظہار ملے گا حضورﷺ سے محبت کی چاشنی ملے گی فراق میں تڑپ ملے گی اہلبیت اطہار کی خوشبو ملے گی اور صحابہ کرام سے تعلق خاطر ملے گا الغرض آپ نے اپنی پہلی کاوش میں مختلف پھولوں سے جو گلدستہ مرتب کیا ہے وہ یقیناً قابل تعریف ہے۔ اللہ تعالی اپنے محبوبﷺ کے نعلین کے صدقے میں ان کی یہ کاوش اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔آمین۔

## حافظ محمد اکرم طیب فریدی صاحب

خطیب جامعہ مسجد حنفیہ لاہور

☆......☆......☆

محمد اشفاق شیرازی بچپن سے ہی حضور نبی کریمﷺ سے عقیدت کی شمع دل میں جلائے ہوئے ہیں۔ نبیﷺ سے محبت کی تڑپ اور آل نبیﷺ کے ساتھ ساتھ صحابہ کرامؓ اور اولیاء اللہ سے عشق ان کی شخصیت کا خاص وصف ہے۔ ان کا نعتیہ کلام شان رسالت مابﷺ میں تازہ ہوا کا خوبصورت جھونکا ہے۔نعلین کی خوشبو کی چند نعتیں پڑھنے کا شرف حاصل ہوا بلاشبہ ہر لفظ اپنی اپنی جگہ پر ایک مکمل درس دیتا ہے۔اور سارا کلام ایک جامع اور پر اثر روحانی پیغام ہے۔اور تمام نعتیں اپنے اپنے مقام پر ایسے فٹ ہیں جیسے انگوٹھی میں نگینہ۔اللہ تعالیٰ ان کے جذبے میں استقامت اور برکت عطا فرمائے۔آمین۔

دیرینہ دوست **شیخ محمد صابر علی۔**

صدر انجمن تحفظ حقوق تاجران شمالی لاہور زون نمبر 3

صدر انجمن فکر اسلام لاہور۔

اسلام آباد کالونی لاہور

☆......☆......☆

کراچی سے معروف ثناءخوان جناب سید فرقان رضا قادری صاحب کہتے ہیں کہ شیرازی صاحب کلام کو مختصر جامعہ اور مضبوط لکھتے ہیں۔اور اس کے ساتھ اہلبیت کے متعلق جو الفاظ استعمال کرتے ہیں وہ قابل تحسین ہیں اور اہلبیت کی نسبت ان کی ذاتی شخصیت کی خوب

Marfat.com

عکاسی کرتی ہے۔شیرازی صاحب بے لوث اور سچے شاعر ہیں ان کے کلام میں ایک ردھم نظر آتا ہے جو کہ کلام کی خوبیوں میں اضافہ کرتا ہے اصل بات یہ ہے کہ یہ ایک اچھے اُستاد کے شاگرد ہیں۔

☆......☆......☆

یہ میرے بچپن کے بہت اچھے دوست ہیں میں نے ان کو زندگی کے مختلف مراحل میں دیکھا سرکار مدینہ کی تعریف وتوصیف ان کی زندگی کا اہم حصہ ہے۔شروع سے ہی کامیابیوں کی سیڑھیاں چڑھتے دیکھتا آرہا ہوں۔الحمد اللہ آج ان کا دنیائے نعت میں ایک اعلیٰ مقام ہے۔کلام کے اعتبار سے بلاشک وشبہ جناب قبلہ محمد علی ظہوری صاحب کے فیض یافتہ شاگرد ہونے کے ساتھ ان میں ظہوری صاحب کا رنگ دکھائی دیتا ہے۔اگر ظہوری صاحب اس دنیا میں ہوتے حفیظ تائب ہوتے ،احمد ندیم قاسمی ہوتے تو یقیناً شیرازی صاحب کو داد سے نوازتے۔

معروف نقیب محفل **امتیاز احمد چشتی**

☆......☆......☆

شیرازی صاحب شروع سے ہی مجھ سے بڑا پیار کرتے ہیں۔اور نعت خوان ہونے کے علاوہ وہ ایک بہت اچھے انسان ہیں۔میں نے حال ہی میں ان کے کلام پر مشتمل سی ڈیز اور آڈیو کیسٹ البم ریلیز کیا جو پوری دنیا میں دیکھا اور سنا جارہا ہے۔جس کا نام کرلو آقا نال پیار ہے۔مجھے بہت پذیرائی ملی جس کا اصل کریڈٹ شیرازی صاحب کے کلام کو جاتا ہے۔میں عرض کرنا چاہوں گا تمام ثناء خوان حضرات اس قیمتی سرمائے سے استفادہ حاصل کریں۔

معروف ثناء خوان ڈاکٹر ضیاء الرحمٰن بیگ

☆......☆......☆

یوں تو گلستان نعت میں کئی گل کھلے ہیں۔لیکن اشفاق احمد شیرازی صاحب اس چمن میں وہ پھول ہیں جن کی خوشبو سے عاشقان رسول ﷺ کی قلب وروح معطر ہے۔ اشفاق احمد شیرازی کو یہ مقام صدق عشق نبی اور اپنے منفرد اسلوب اور طرز تحریر کی بدولت عطا ہوا ہے جو آپکو اپنے ہمعصر شعراء میں امتیازی مقام عطا کرتا ہے اور الحاج حضرت پیر خواجہ صوفی محمد انور مدنی صاحب کی نظر شفقت اور تربیت کی وجہ سے اشفاق احمد شیرازی عجز و

Marfat.com

انکساری کے پیکر ہیں۔ میں دعا گو ہوں کہ اللہ تبارک تعالیٰ اس سخن کے دریا کو ہمیشہ بہتا رکھے۔

معروف نعت گو شاعر **بابر حسین چشتی**

☆......☆......☆

## محبت کا ثمر

آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ طیبہ کے ساتھ محبت کا ثمر آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قربت میں فیض پانے والوں کی نسبت کے سبب کبھی ایسے بھی ہو جاتا ہے کہ اشفاق احمد شیرازی صاحب جیسے حضور ﷺ کے غلام میں دو خوبیاں ایک ہی وقت اکٹھی ہو جاتی ہیں بلاشبہ کسی شخصیت کے اندر نعت خواں اور نعت گوئی کی خوبیاں اکٹھی ہونا آقا ﷺ کی بارگاہ سے خاص تحفہ ہے اور وہ شخص اس کا نمونہ اشفاق احمد شیرازی صاحب ہیں۔ اللہ رب العزت ان کے حُسنِ سیرت اور حُسنِ سخن میں کمال عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

(ٹیکسٹائل انجینئر معروف نعت خواں حسانِ منہاج)

**الحاج محمد افضل نوشاهی**

(ادارہ منہاج القران پاکستان)

☆......☆......☆

اشفاق احمد شیرازی علاقہ اور علاقہ سے باہر کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ نبی پاک ﷺ کے گلی گلی چرچے کرنے والے ہر وقت محو خیال رسول ﷺ گدائے در بتولؓ ممتاز نعت گو شاعر جس عشق و محبت سے آقا کریم کی بارہ گاہ میں نعت پڑھتے ہیں اس سے بڑھ کر لکھتے ہیں۔ یہ سرکار ﷺ کا خاص کرم ہے اس وقت الحمد للہ تمام ثنا خواں اور تمام نقیب حضرات ان کے کلام پر اتفاق کرتے ہیں۔ میں ان کے حق میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کے علم اور سخن میں وسعت عطا فرمائے، آمین۔

**قاری حیدر علی** نقشبندی

☆......☆......☆

Marfat.com

# ﴿حصہ اُردو﴾

Marfat.com

# حمد باری تعالیٰ

یا رب دو جہاں یا رب دو جہاں
ہر سمت تیرے جلوے ہر چیز تیری پہچاں
پتھر میں کیڑوں کو رزق کھلائے تو
دل میں آس اُمید کے دیپ جلائے تو
بچھڑے ہوؤں کو اک مرکز پہ لائے تو
اپنے کرم کے کیا کیا رنگ دیکھائے تو
میں بندا تیرا مولا تیرے نام پہ میں قرباں
بلبل طوطی پروانے کی یہی صدا اے خدا
مشکل میں کام آیا مولا نام تیرا
ذرّہ ذرّہ کرتا ہے تیری حمد و ثناء
تیرے دم سے شام وسحرا اے مالک انس وجاں

Marfat.com

گلشن خوشبو نور اُجالے تیرے ہیں
چاند کے گرد یہ نور کے ہالے تیرے ہیں
عزت دولت رزق نوالے تیرے ہیں
سب سے مولا کام نرالے تیرے ہیں
میرے واسطے ہے ایماں اللہ تیرا قرآں

تیرے کرم کی مولا بات نرالی ہے
تیرا ذاکر یہ غنچہ ہر ڈالی ہے
کوئی نہیں جس کا تو اس کا والی ہے
شیرازیؔ تیرا ادنیٰ ایک سوالی ہے
پیدا کر دے مولا میری بخشش کا ساماں

یا رب دو جہاں یا رب دو جہاں
ہر سمت تیرے جلوے ہر چیز تیری پہچاں

☆......☆......☆

Marfat.com

# نہیں میں کہتا

نہیں میں کہتا کہ مولا سکندری دے دے
درِ رسول کی بس مجھ کو نوکری دے دے

تمام عمر گزاروں گا اُن کے قدموں میں
مدینے پاک میں چھوٹی سی جھونپڑی دے دے

چمک اٹھوں گا زمانے میں چاند کی مانند
نبی ﷺ کے عشق کی تھوڑی سی روشنی دے دے

بہاری دونگا مدینے میں اپنی پلکوں سے
نبی ﷺ کے شہر کی گلیوں کی چاکری دے دے

غلام شاہ مدینہ کے قدموں کو چوموں
جُھکا رہوں میں یونہی ایسی عاجزی دے

Marfat.com

نبی ﷺ کے عشق میں مر کہ امر میں ہو جاؤں
میرے خدا تو مجھے ایسی زندگی دے دے

دیکھائیں جلوہَ تو گر جاؤں گا اُن کے قدموں میں
میرے نصیب میں اک ایسی بھی گھڑی دے دے

نبی ﷺ کے پیار کی دولت کو ہر طرف بانٹوں
سخاوتوں کی مجھے ایسی سروری دے دے

نکال دے میرے دل سے زمانے کی چاہت
بس اپنے پیارے محمد ﷺ کی دلبری دے دے

رسول پاک کی مدحت سناؤں روز و شب
میری زبان میں مولا وہ چاشنی دے دے

شیرازؔی کہتا ہے آلِ نبی ﷺ کے صدقے سے
میرے سخن میں تو کچھ اور بہتری دے دے

☆......☆......☆

Marfat.com

## کہنے والا

کہنے والا نبی یا نبی ﷺ عشقِ آقا میں ڈھل جائے گا
تھام لے دامنِ مصطفےٰ ﷺ گرتا گرتا سنبھل جائے گا

جان کنی کا ہے لمحہ کٹھن ہو کرم صدقہٗ پنجتن
آپ سرکار ﷺ آجائیو دم مزے سے نکل جائے گا

جو بھی ہو گا سگ مصطفےٰ ﷺ اس کے بارے کہے گا خدا
نہ نکیر و حساب اس کا لو یہ دیوانہ مچل جائے گا

موت ہو جائے گی پھر امر زندگی کا ملے گا ثمر
آقا ﷺ در پہ بلا لیجیے میرا ارماں نکل جائے گا

Marfat.com

جس پہ فرمائیں گے وہ کرم پاس بلائیں گے محترم
وہ بنے گا مسافرِ حرم سمجھے آج کل جائے گا

آقا ﷺ فرمائیں گے جب کرم پھر مقدر سے نکلیں گے خم
جس کو بلائیں گے مصطفےٰ ﷺ وہ تو آنکھوں کے بل جائے گا

کیا بگاڑے گی یہ بے بسی کر شیرازی ثنائے نبی ﷺ
جب لکھوں گا میں نعت نبی ﷺ پھر مقدر بدل جائے گا

☆......☆......☆

Marfat.com

# گنبد خضریٰ

اللہ کے جلوؤں کی ضیاء گنبد خضریٰ
رکھتا ہے مقام اپنا وراء گنبد خضریٰ

اک بار ہی تک لینے سے مل جاتیں ہیں آنکھیں
دیتا ہے نابینوں کو نگاہ گنبد خضریٰ

دھندلے سے مجھے لگتے ہیں یہ شمس و قمر بھی
جب سے میری آنکھوں میں بسا گنبد خضریٰ

سرکار ﷺ کی چوکھٹ کے جو لیتے ہیں بوسے
ان لوگوں کو دیتا ہے دعا گنبد خضریٰ

ہر شے کے فنا ہونے میں شک کوئی نہیں ہے
آباد فقط ہو گا صدا گنبد خضریٰ

آجاؤ میرے سائے میں آرام سے بیٹھو
دیتا ہے غریبوں کو صدا گنبد خضریٰ

Marfat.com

ہر شے میرے سرکار ﷺ کی دیتی ہے گواہی
ہر وقت ہے مصروف ثناء گنبد خضریٰ

اللہ بھی ملائک بھی مخلوق خدا بھی
ہر آنکھ کا محور ہے بنا گنبد خضریٰ

انوار کا مرکز ہے میرے آقا ﷺ کی چوکھٹ
چھائی ہوئی رحمت کی گھٹا گنبد خضریٰ

عشاق تیرے جیتے ہوئے مر جائینگے آقا ﷺ
آنکھوں سے اگر دور ہوا گنبد خضریٰ

سرکار ﷺ کے اُن یاروں پہ کتنا کرم ہے
مدفن کے لیے جن کو ملا گنبد خضریٰ

سرکار ﷺ کی چوکھٹ پہ تو سایہ بنا ہے
خوش بخت ہے تو کتنا بتا گنبد خضریٰ

سرکار ﷺ کے منگتوں پہ کیسا کرم ہے
بیٹھے ہیں نگاہوں میں بسا گنبد خضریٰ

وابستہ ہیں ان آنکھوں سے سرکار ﷺ کی یادیں
ہر لمحہ تصور میں رہا گنبد خضریٰ

شیرازی عقیدہ ہے اور بخشش کی سند ہے
جن لوگوں کی قسمت میں لکھا گنبد خضریٰ

Marfat.com

# محشر

محشر میں فرشتوں نے مجھے ایسے صدا دی
پڑھتا تھا جو میں نعت وہی مجھ کو ثناء دی

اعمال سیاہ دیکھ کر گھبرایا تھا میں بھی
اک پل میں میرے آقا ﷺ نے سب بگڑی بنا دی

افسردہ زمانہ تھا سبھی اپنے کیے پر
سرکار ﷺ جو آئے تو سبھی بزم سجا دی

روئے جو گنہگار تو سرکار ﷺ نے دیکھا
سرکار ﷺ جو روئے تو جہنم ہی بجھا دی

Marfat.com

میرے امتی یہ نوکر دیوانے بری ہیں
آباد رہو خلد میں آقا ﷺ نے دعا دی

شیرازی یہ سرکار ﷺ کی مدحت کا صلہ ہے
میری فرد جرم آقا ﷺ نے کملی میں چھپا دی

☆......☆......☆

Marfat.com

# معجزہ

اُن کی ہر اک ادا معجزہ بن گئی
اُن کے لب سے جو آئی دعا بن گئی

آپ آئے بوصیری کی لینے خبر
دستِ رحمت لگا اور شفاء بن گئی

انگلیوں سے رواں آب ہونے لگا
جب خدا کی رضا ہیں رضا بن گئی

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا کو دیا واسطہ
آدم کی دعا بھی عطا بن گئی

Marfat.com

ایک بکری کا بچہ جو کا آٹا ذرہ
سارے اصحاب کی وہ غذا بن گئی

آنکھ دی مصطفےٰ ﷺ نے قتادہ تجھے
اور جنت بھی تیری جگہ بن گئی

ہے اندھیرہ بڑا کہا اصحابی ہیں
سُو کی ٹکری بھی نوری شعاع بن گئی

ہے گلابوں میں جن کے پسینے کی بو
اُن سے ہی تو معطر فضاء بن گئی

ہے شیرازی بڑا اس سے کیا معجزہ
سارے الفاظ اُن کی ثناء بن گئی

☆......☆......☆

Marfat.com

## قطعہ

لگ جائے پار مولا امید کا سفینہ
قسمت میں میری لکھدے سرکار ﷺ کا مدینہ

دن رات تڑپتا رہوں سرکار ﷺ کے ہجر میں
مل جائے کاش مجھ کو عشاق کا قرینہ

شیرازؔی موت آئے تو بس آئے اس طرح
میرے دل میں ہو مدینہ میرے لب پہ مدینہ

☆......☆......☆

Marfat.com

# مدینے والے

دل میرا نور محمد ﷺ سے اُجاگر کر دے
اے خدا مجھ کو مدینے کا گدا کر دے

لائیں تشریف میرے گھر بھی مدینے والے
اپنے جلوؤں سے منور میرا گھر کر دے

دھوپ دنیا کی جلائے گی نہ میری ہستی کو
اپنی رحمت کی میرے سر پہ بھی چادر کر دے

ہر لمحہ میری آنکھ میں تصویر تیری ہو
اے خدا دل کو میرے آئینہ گر کر دے

بخش دے حضرت بلال کا سوز مجھے
اس شیرازی کو محمد ﷺ کا ثنا گر کر دے

Marfat.com

# کرم

کرم بانٹتے ہیں عطا بانٹتے ہیں
بیماروں کو آقا ﷺ شفاء بانٹتے ہیں

وہ لجپال آقا ﷺ کرم کے ہیں داتا
وہ بن مانگے بے انتہا بانٹتے ہیں

اے جنت کے طالب ہے کیا چیز جنت
جنت تو اُن کے گدا بانٹتے ہیں

زہراؓ کی تطہیر چادر کا صدقہ
میرے آقا ﷺ سب کو حیا بانٹتے ہیں

Marfat.com

خدا کے خزانوں کے قاسم ہیں آقا ﷺ
خدا کی قسم مصطفےٰ ﷺ بانٹتے ہیں

ہے محتاج ان کا یہ سارا زمانہ
محمد ﷺ خدا کی رضا بانٹتے ہیں

شیرازیؔ نبی ﷺ کے غلاموں کو دیکھو
یہ صدقہ خیرالوریٰ بانٹتے ہیں

☆......☆......☆

Marfat.com

## دیدار ہوتا

کبھی ان کی چوکھٹ کا دیدار ہوتا
پھر روبرو اُن کا دربار ہوتا
کبھی دیکھتا سبز گنبد کے جلوے
کبھی سامنے ان کا دربار ہوتا

میں کھوہ جاتا دنیائے انوار میں
میرا لوٹنا وہاں سے دشوار ہوتا
مزا زندگی کا یقین اٹھاتا
جو مجھ جیسا وہاں پر خطا کار ہوتا

بادل برستے میرے آنسوؤں کے
محبت کا آنکھوں سے اظہار ہوتا
میں سر پر سجا لیتا خاک مدینہ
خوشی سے میرا دل بھی سرشار ہوتا

Marfat.com

مجھے کملی والے یقیناً بلاتے
جو اس کا اہل میرا کردار ہوتا
کھڑا ہوتا میں روبرو جالیوں کے
یہ اکثر میرے ساتھ ہر بار ہوتا
میں شیرازی مر جاتا ان کے نگر میں
میں عشق محمد ﷺ کا بیمار ہوتا

☆......☆......☆

Marfat.com

# ہستی

ہستی جو میری قابل دید نظر ہے
یہ سید ابرار کی مدحت کا اثر ہے

ایسے تو نہیں ان کے بزم بیٹھے سجا کہ
رنگین اسی نام پہ ہر شام سحر ہے

تصویر میرے دل پہ مدینے کی بنی ہے
اس عکس سے آباد میرے دل کا نگر ہے

ہرگز نہ ملے گا تجھے ڈھونڈنے سے بھی
بن مانگے عطا کر دے وہ کون سا در ہے

Marfat.com

کیسے نہ پڑھوں آقا ﷺ میں تیرے قصیدے
ذاکر تیرا ہر ذرہ شمس و قمر ہے

تیری یاد میں بیٹھے جب آنکھ لگی تو
اٹھے تو ملی خبر کہ طیبہ کا سفر ہے

دنیا میں اگر کوئی مکاں سب سے ہے اونچا
شیرازیؔ میری نظر میں سرکار ﷺ کا گھر ہے

☆......☆......☆

Marfat.com

## سرکار ﷺ کی دہلیز

پُرنور زمانے میں مدینے کی زمیں ہے
سرکار ﷺ کی دہلیز تو جنت سے حسیں ہے

انوار برستا ہے روضے پہ مسلسل
ہر طرف ہی رحمت کی چادر سی تنی ہے

مجھ گندے کو بھی مل گیا اب شرفِ حضوری
قابل تیری چوکھٹ کے کہاں میری جبیں ہے

آقا ﷺ کے گداؤں کو یہ کیا دے گا زمانہ
سرکار ﷺ کے نوکر کو بھلا کیسی کمی ہے

Marfat.com

ہٹ جاؤ نکیروز نہ مجھے ہاتھ لگاؤ
سرکار ﷺ کے روضہ پر میری نظر جمی ہے

انوار کے جھرمٹ میں اترتے ہیں فرشتے
ہر طرف ہی رحمت کی چادر سی تنی ہے

دل کرتا ہے، موت آئے مدینے کی زمیں پہ
طیبہ سے جدائی کی خبر جب سے ملی ہے

شیرازؔی عمر گزری ہے بس نعت سناتے
اعمال میرا اس کے سوا کوئی نہیں ہے

☆......☆......☆

Marfat.com

# میرا کیسا حال ہوتا

تم جو ملے نہ ہوتے میرا کیسا حال ہوتا
در در یونہی بھٹکتا لب پہ سوال ہوتا

مجھ کو بچا گئی ہے سرکار ﷺ تیری نسبت
جانے ایمان میرا کہاں استعمال ہوتا

قدموں کا تیرے صدقہ ہر چیز مل گئی ہے
ورنہ یہ بات سچ ہے کمتر کنگال ہوتا

ہستی کو میری آکر تو نے بدل دیا ہے
تم جو میرا نہ کرتے کس کو خیال ہوتا

Marfat.com

تیرے نعلین کا جو صدقہ ہمیں نہ ملتا
غربت کا یہ جنازہ کیسے سنبھال ہوتا

مر جانا تیرے عشق میں ہوتا نہ گر عبادت
تیرے عشق میں دیوانہ یوں نہ بلال ہوتا

بن جاتا کاش پتھر میں تیری راہ گزر کا
تلوؤں کو تیرے چوم کر میں بے مثال ہوتا

شیرازیؔ موت میری قسمت پہ ناز کرتی
قدموں میں ان کے گر کر میرا وصال ہوں

☆......☆......☆

Marfat.com

# سرکار ﷺ کے آستاں پر

جنت سے بڑھ کر سماں ہے سرکار ﷺ کے آستاں پہ
رحمت کا دریا رواں ہے سرکار ﷺ کے آستاں پر

تم بھی مدینے میں جا کر بخشش کی خیرات مانگو
قدرت بڑی مہرباں ہے سرکار ﷺ کے آستاں پر

آتے عرش سے فرشتے حمد و ثناء کر رہے ہیں
نورانی سی کہکشاں ہے سرکار ﷺ کے آستاں پر

سب کی زباں پہ وظیفہ صلہ الا چل رہا ہے
سجدے میں سارا جہاں ہے سرکار ﷺ کے آستاں پر

Marfat.com

مرکز بنا ہے مدینہ جیسے عرش کا ہو زینہ
تم سا گیا دو جہاں ہے سرکار ﷺ کے آستاں پہ

کانوں میں آواز آ کر پیغام رب کا سنا کر
رس گھولتی جب آذاں ہے سرکار ﷺ کے آستاں پر

شیرازؔی تمہارے جیسے مدح سرا اُن کے منگتے
محوِ ثناء ہر زباں ہے سرکار ﷺ کے آستاں پہ

☆......☆......☆

Marfat.com

# حریمِ نبوی

سنا ہے شہر مدینہ بڑا سہانا ہے
قدم قدم پر فرشتوں کا آشیانہ ہے

تجلیات کا مرکز حریم نبوی ہے
وہاں سکون میں آقا ﷺ کا ہر دیوانہ ہے

عرش سے آ کہ فرشتے درود پڑھتے ہیں
تجلیات میں ڈوبا ہوا زمانہ ہے

جہاں پہ سر کو جھکائے کھڑے ہیں حور ملک
ذرہ ؛دب، سے چلو ان کا آستانہ ہے

Marfat.com

نگاہ جھکائے ہیں دیوانے جالیوں کے قریب
زباں پہ ذکر محمد ﷺ کا بس ترانہ ہے

وہ بعد مرگ بھی لیٹے ہیں اُن کے پہلو میں
کمال آپ کے ہر یار کا یارانہ ہے

شیرازیؔ دل میں جگہ کس لیے تجھے دے دوں
یہ دل اصل میں تو سرکار ﷺ کا ٹھکانہ ہے

☆......☆......☆

Marfat.com

# بابِ حرم

ہستی میری محترم ہو گئی ہے
تیری یاد میں آنکھ نم ہو گئی ہے

تیرے کرم کا سلسلہ اب رواں ہے
میری مفلسی اب ختم ہو گئی ہے

تیرا نام لیوا ہوں سب جانتے ہیں
عزت میری ایک دم ہو گئی ہے

تیرے عشق میں دل بنا ہے مدینہ
میری آنکھ باب حرم ہو گئی ہوے

Marfat.com

مدینے کی گلیوں کا سگ بن گیا ہوں
گردن تیرے در پہ خم ہو گئی ہے

میں سب کی نظر میں بڑا محترم ہوں
نسبت جو شاہِ امم ہو گئی ہے

آقا ﷺ کی نسبت ملی جو شیرازیؔ
میری طرف چشمِ کرم ہوگئی ہے

☆......☆......☆

Marfat.com

# خاکِ شفاء

میں سرکار ﷺ کی بس نگاہ چاہتا ہوں
ہے معلوم اُن کو میں کیا چاہتا ہوں

جہاں جھک رہا ہے یہ کونین سارا
اُسی در پہ سر کو جھکا چاہتا ہوں

خدا بھی یہی کہہ رہا ہے اے لوگوں
میں بس مصطفٰے ﷺ کی رضا چاہتا ہوں

گدائے نبی ﷺ ہوں غلامِ علی ہوں
فقط چشمِ صلہ الا چاہتا ہوں

Marfat.com

ادب سے سجاؤں گا پلکوں پہ اپنی
تیرے در کی خاک شفاء چاہتا ہوں

شیرازؔی کو کروائیں دیدار آقا ﷺ
محبت کا ایسا صلہ چاہتا ہوں

☆......☆......☆

Marfat.com

# خوشبو کے جھونکے

مدینے سے ٹھنڈی ہوا آرہی ہے
درودوں کی ہر دم صدا آرہی ہے

بتلا رہے ہیں یہ خوشبو کے جھونکے
مدینے سے ہو کر صبا آرہی ہے

یہ جو بزم پہ کیف طاری ہوا ہے
منظور ہو کہ دعا آرہی ہے

یہ بادل نہیں ہیں کرم کی گھٹا ہے
مدینے پہ ہو کر فدا آرہی ہے

انہی کے کرم کا یہ اعزاز سب ہے
شیرازیؔ جو لب پر ثناء آرہی ہے

Marfat.com

# منشاءقدرت

افزائشِ کونین کی تکمیل تمہیں ہو
قدرت کے عیاں ہونے کی دلیل تمہیں ہو

اے روح ازل جان ابد نورِ مجسم
ظلمت کے ہر عہد میں قندیل تمہیں ہو

ہر دور کے مجرم کی تیرے ہاتھ شفاعت
محشر میں بھی میزان پہ عدیل نہیں ہو

اے واقفِ اسرارِ خدا منشاء قدرت
کونین کا ہر دائرہ تشکیل تمہیں ہو

Marfat.com

اللہ کا عرفان تیرے سینے پہ اُترا
فرقان مکرم کی بھی تنزیل تمہیں ہو

بے کس کو چھپا لینا ذرا کملی میں آقا ﷺ
شیرازؔی گنہگار ہے تاویل تمہیں ہو

☆......☆......☆

Marfat.com

# سرکار ﷺ کا صدقہ

سارا جہان کھاتا ہے سرکار ﷺ کا صدقہ
غربت کو بھی مٹاتا ہے سرکار ﷺ کا صدقہ

پلتے ہیں میرے بچے صدقہ شاہِ دیں
طیبہ نگر سے آتا ہے سرکار ﷺ کا صدقہ

دربار مصطفےٰ ﷺ کے فقیروں کو دیکھ لو
یوں بادشاہ بناتا ہے سرکار ﷺ کا صدقہ

جس نے مدینہ دیکھ لیا بخشا جائے گا
ایسے خدا لٹاتا ہے سرکار ﷺ کا صدقہ

Marfat.com

جس نے کہا زباں سے المدد یا نبی ﷺ
سچ ہے مدد کو آتا ہے سرکار ﷺ کا صدقہ

میری دعا ہے اس کو مولا نہ ہو کمی
جو بھی ہمیں کھلاتا ہے سرکار ﷺ کا صدقہ

سرکار ﷺ کے کرم سے قائم ہے آبرو
مشکل سے بھی بچاتا ہے سرکار ﷺ کا صدقہ

کوئی بھی کائنات میں عالی مقام ہو
ہر کوئی شان پاتا ہے سرکار ﷺ کا صدقہ

سرکار ﷺ کی گلی کے گداگر سے پوچھ لو
دامن میں بھر کر آتا ہے سرکار ﷺ کا صدقہ

کہتا ہے جب مجھے کوئی شیرازیؔ نعت خواں
میری زباں پہ آتا ہے سرکار ﷺ کا صدقہ

Marfat.com

# آداب عاجزی

اپنی ہو جو اوقات اسی میں رہا کرو
آداب عاجزی ہے کہ جھک کر ملا کرو

اخلاق مصطفےٰ ﷺ کا تو ہے قاعدہ یہی
تکلیف دینے والے کے حق میں دعا کرو

جتنا دیا خدا نے اس پر شکر کرو
لکھا نہیں کہیں بھی خدا سے گِلہ کرو

عاشق کے واسطے تو لازم یہ چیز ہے
دہلیز مصطفیٰ ﷺ پہ سجدہ ادا کرو

Marfat.com

پیغام دے گئے ہیں کربل میں یہی حُرؓ
سرکار ﷺ کے نواسوں سے تم بھی وفا کرو

جودوکرم کے سامنے جنت ہے کیسی چیز
دست طلب بلند تم اس کے سوا کرو

توفیق دے شیرازیؔ خدا ایسے کام کی
تاعمر اپنے آقا ﷺ کی حمد و ثناء کرو

☆......☆......☆

Marfat.com

# جرم عصیاں

صدا دینے سے پہلے ہی عطا کر دیتے ہیں آقا ﷺ
کرم کی سب غلاموں پر نگاہ کر دیتے ہیں آقا ﷺ

میرے آقا ﷺ کی سیرت کے ذرا پہلو کو تم دیکھو
اگر دشمن بھی آجائے بھلا کر دیتے ہیں آقا ﷺ

خطائیں معاف ہوتیں ہیں میرے سرکار ﷺ کے در پہ
دل تاریک کو بھی وہ ضیاء کر دیتے ہیں آقا ﷺ

نبی ﷺ کے عشق میں مدحوش رہ کر ہوش رہتا ہے
قلب پُرکیف کچھ ایسا بپاء کر دیتے ہیں آقا ﷺ

Marfat.com

غریبوں بے کسوں کو وہ سہارا آپ دیتے ہیں
دکھوں سے باندھے لوگوں کو رہا کر دیتے ہیں آقا ﷺ

چلو آؤ چلیں ہم بھی گناہوں سے بری ہونے
اسیر جرم عصیاں کو رہا کر دیتے ہیں آقا ﷺ

حقیقت یہ بڑی مشہور ہے تو نے سنی ہو گی
کرم کرنے پہ آئیں انتہا کر دیتے ہیں آقا ﷺ

شیرازی جب میرے آقا ﷺ کسی کو دیں شہنشاہی
اسے پھر اپنی چوکھٹ کا گدا کر دیتے ہیں آقا ﷺ

☆......☆......☆

Marfat.com

## جلتا ہوا دیا

اے میرے غریب پرور تیرے در کا میں گدا ہوں
میرے دل میں بسنے والے تجھ سے میں آشناء ہوں

میری آن تیرے دم سے میری شان تیرے دم سے
تیری آل کا میں نوکر تیرے نام پر فدا ہوں

سر پہ سجا ہے میرے نعلین مصطفےٰ ﷺ کا
اے بادشاہوں دیکھو میں بھی تو بادشاہ ہوں

نظروں پہ ساری دنیا مجھ کو بٹھا رہی ہے
جب سے میں تیرے در پر سرکار ﷺ جھک گیا ہوں

Marfat.com

مجھ کو بتا اے دوزخ کیسے فنا کرے گی
عشق نبی ﷺ میں مَیں تو پہلے سے ہی فنا ہوں

شیرازؔی ان کی نسبت روشن ہے میرا سینہ
عشق محمدی کا جلتا ہوا دیا ہوں

☆......☆......☆

Marfat.com

# تیرے قدموں میں

یادیں ہیں تیری ساتھ مدینے کا سفر ہے
لائق تو نہیں اس کے یہ تیری نظر ہے

جب دور تھا طیبہ سے بے رنگ جہاں تھا
رنگین تیرے قدموں میں اب شام وسحر ہے

ہر ایک سوالی کی وہ سنتے ہیں صدائیں
کس حال میں منگتے ہیں انہیں یہ بھی خبر ہے

مختار بنایا ہے دو عالم کا خدا نے
انگلی کے نشانے سے قدموں میں قمر ہے

Marfat.com

عظمت تو بجا ہے اللہ کے گھر کی
دنیا میں مجھے پیارا فقط آپ کا در ہے

منگتا کبھی لوٹا ہیں دربار سے خالی
اللہ کے خزانوں کا قاسم جو اِدھر ہے

پُر کیف فضائیں ہیں معطر ہیں ہوائیں
جنت سے بھی بڑھ کر آقا ﷺ کا نگر ہے

آنکھوں پہ بٹھاتا ہے شیرازی کو زمانہ
سرکار ﷺ مدینہ کی یہ مدحت کا اثر ہے

☆......☆......☆

## رُباعی

لفظوں کی پیمائش کو کیا جانے شیرازی
پپتاں کے در سے ملا مجھ کو شہر ہے

Marfat.com

# آفریں شبیرؓ ہے

محسنِ انسانیت کا جانشیں شبیرؓ ہے
رخ شبیہہ مصطفےٰ ﷺ ہے کیا حسینؓ شبیرؓ ہے

ہو گا لٹ الفاظ میں اُس کی عظمت کا بیاں
دلبربا بھی خوب تر اور دلنشیں شبیرؓ ہے

جن کو جوڑے پہننے کو بھیجتا ہے خود خدا
ناز والوں دیکھو تو وہ نازنیں شبیرؓ ہے

دیکھ کر کربل میں جذبا حضرت حسینؓ کا
بول اٹھا خود خدا کر آفرین شبیرؓ ہے

جس طرح شیرازیؔ ہر دل میں خدا موجود ہے
مومنوں کے قلب میں یونہی مکیں شبیرؓ ہے

Marfat.com

# جی رہے ہیں

لے لے کہ نام آپ کا سرکار ﷺ جی رہے ہیں
آل نبی ﷺ سے کر کے ہم پیار جی رہے ہیں

جن کو میرے حضور ﷺ کی نسبت نہیں نصیب
وہ سمجھ لیں کہ آج تک بیکار جی رہے ہیں

ہر ایک کی حقیقت وہ خوب جانتے ہیں
جس حال میں بھی اُن کے گنہگار جی رہے ہیں

سرکار ﷺ کی محبت ہے مقصود زندگی
اُن کے کرم کے دیکھو کہ انوار جی رہے ہیں

Marfat.com

سرکار ﷺ ہی کریں گے ہم سب کو سرخرو
یہی سوچتے ہیں اور ہم ہر بار جی رہے ہیں

توصیف مصطفیٰ ﷺ کے سہارے سے اور بھی
شیرازؔی جیسے لاکھوں خطاکار جی رہے ہیں

☆......☆......☆

Marfat.com

## ٹھکانہ ملے حضور ﷺ

اک بار شہر طیبہ جانا ملے حضور ﷺ
بیکس بے آسرا ہیں ٹھکانہ ملے حضور ﷺ

جلوؤں میں میری ہستی کچھ اس طرح ہو گم
ہرگز نہ ہوش ہیں پھر آنا ملے حضور ﷺ

چاہے گا کیوں خدا کہ دوزخ میں ہم جلیں
محشر میں آپ کا جو بہانہ ملے حضور ﷺ

صدقے سے آپکے ہی پلتے ہیں یا نبی ﷺ
تا عمر آپ کا ہی دانا ملے حضور ﷺ

Marfat.com

بتلایا جو کسی نے دل کو خوشی ہوئی
کل خوابِ حسینؓ کے نانا ملے حضور ﷺ

شیرازی موت آئے چوکھٹ پہ رکھ کر سر
ایسا سر نیاز جھکانا ملے حضور ﷺ

☆......☆......☆

Marfat.com

# صلِ الہ وظیفہ

صلِ الہ وظیفہ صبح و شام ہو گیا
پڑھ کر درود میرا ہر کام ہو گیا

کیا دام ہو گا اس کا سوچو یہ غور سے
سرکار ﷺ کی گلی میں جو نیلام ہو گیا

کیسے بتاؤں جب تھا جالی کے روبرو
گنبد کے سائے میں جو انعام ہو گیا

سرکار ﷺ تیرے در کا جو بن گیا گدا
یہ سچ ہے اس کا بہتر انجام ہو گیا

Marfat.com

آیا بلاوا جس کو آقا ﷺ کے شہر سے
اس کے لیے تو خلد کا پیغام ہو گیا

کردار مصطفےٰ ﷺ کا یہ کیسا کمال ہے
دیکھا بلال نے تو وہ غلام ہو گیا

سرکار ﷺ تیرے نام کی نسبت ملی جیسے
سب کے لیے معظم وہ نام ہو گیا

شیرازیؔ مجھ کو رکھتا ہے آنکھوں پہ سب جہاں
نعت رسول پاک سے یہ مقام ہو گیا

☆......☆......☆

Marfat.com

# رحمت نے سنبھالا

ہر موڑ پہ سرکار ﷺ کی رحمت نے سنبھالا
ہر لمحہ مجھے آپ نے مشکل سے نکالا

عاشق کے مقدر میں ہے ایمان کی دولت
ہرگز نہ بدل پائے گا جس دل پہ ہے تالا

لبریز ہے پیمانہ تیرے جود و کرم کا
شبیرؓ کے صدقے میں میرا بھر دے پیالا

سرکار ﷺ کو ہم مانتے ہیں نور خدا کا
کونین میں اس نور کا ہر سمت اُجالا

Marfat.com

سرکار ﷺ کے لنگر پر میرے پلتے ہیں بچے
مجھ جیسے کروڑوں کو ہی سرکار ﷺ نے پالا

کہہ دونگا شیرازیؔ کہ عمل کوئی نہیں ہے
ہے پاس میرے آپ کی مدحت کا حوالہ

☆......☆......☆

Marfat.com

# نقشِ قدم

چلتے چلتے یونہی راہنماں مل گئے
منزل حشر کے پاسباں مل گئے

اُن کے نعلین کی خوشبو آنے لگی
اُن کے نقشِ قدم کے نشاں مل گئے

بخششوں کی سند نسبت مصطفےٰ ﷺ
جس کے ملنے سے دونوں جہاں مل گئے

بھاگ سکتی نہیں ہم سے جنت کہیں
کیوں حسنینؓ کے نانا جاں مل گئے

Marfat.com

عاشق مصطفےﷺ بے سہارا نہیں
سارے کونین کے مہرباں مل گئے

ہم بھٹکتے نہیں راستوں میں کبھی
ہم کو واقف کون و مکاں مل گئے

بن گئی بات بگڑی شیرازؔی تیری
سید انبیاءﷺ سروراں مل گئے

☆.....☆.....☆

Marfat.com

# گدا آپ کے

بادشاہوں سے بڑھ کر گدا آپ کے
سارے دیوانے خیرالوریٰ آپ کے

دونوں عالم میں جن کو ہے عظمت ملی
بن گئے ابوبکرؓ عمرؓ عثمانؓ علیؓ
آگئے جو نگاہ میں ذرا آپ کے

اس لیے ہی تو قدموں میں گرتے ہیں ہم
آپ فرماتے ہیں ایک پل میں کرم
فیض ہر طرف بے انتہا آپ کے

Marfat.com

تیرا محتاج آقا ﷺ یہ سارا جہاں
تیرے ٹکڑوں پہ پل کر ہوئے ہیں جواں
جائیں کس در پہ آقا ﷺ سوا آپ کے

دیکھیے گا ذرا عظمت مصطفےٰ ﷺ
روز محشر یہ اُن سے کہے گا خدا
یا محمد ﷺ ارادے ہیں کیا آپ کے

آپ کے ہاتھ میں ہاتھ ہم دے چکے
در پنجتن کا صدقہ بھی ہم لے چکے
بس رہیں گے یہ کمی سدا آپ کے

کتنے خوش بخت ہیں آپ کے نعت خواں
کر رہیں ہیں شیرازیؔ جو مدحت بیاں
گیت گائیں گے ہم ہر جگہ آپ کے

☆......☆......☆

Marfat.com

## خدا سے ملا

تیرے ملنے سے میں خدا سے ملا
جو ملا تیری ہی عطا سے ملا

ناز مجھ پر زمانہ کرتا ہے
مرتبہ یہ تیری دعا سے ملا

انبیاء سارے معتبر لیکن
روپ اِن کو تیری ادا سے ملا

مانگنے کا شعور آیا مجھے
شہر طیبہ کے جب گدا سے ملا

Marfat.com

میں تو آل نبی ﷺ کے در کا گدا
اِن کی نسبت ہی مصطفےٰ ﷺ سے ملا

مجھ کو دیوانہ لوگ کہتے ہیں
یہ لقب بھی تیری ثنا سے ملا

سگ طیبہ سے مِل کر شیرازی
یوں لگا جیسے بادشاہ سے ملا

☆......☆......☆

Marfat.com

## چھپانا آقا ﷺ

تیرا در ہی تو غریبوں کا ٹھکانہ آقا ﷺ
اِن دیوانوں کو کملی میں چھپانا آقا ﷺ

دل تو کرتا ہے مدینے میں ہی مر جانے کو
اپنے آغوش محبت میں سلانا آقا ﷺ

میرے اعمال کو محشر میں نہ کھلنے دینا
اس نکمّے کو ذرا آپ نبھانا آقا ﷺ

تیرے چوکھٹ پہ کھڑا ہو کر پڑھوں نعت رنگین
جانے کب آئے گا وہ روز سہانا آقا ﷺ

Marfat.com

تیری مدحت کے سوا پاس میرے کچھ بھی نہیں
میں تیری آل کا اور تیرا دیوانہ آقا ﷺ

نام لیوا ہے ترا عدنا شیرازیؔ بے نوا
اس کی تربت میں ذرا آپ ہی آنا آقا ﷺ

☆......☆......☆

Marfat.com

# نعت شریف

مل گیا سب کو سہارا آ گئے سرکار ﷺ
جھوم کر کعبہ پکارا آ گئے سرکار ﷺ

مرحبا صلہ الا صلہ الا کی دھوم ہے
بول اٹھا ہر نظارہ آ گئے سرکار ﷺ

ہو مبارک مصطفے ﷺ کی اے حلیمہ سعدیہ
خوب ہے تیرا ستارہ آ گئے سرکار ﷺ

کر دیئے اللہ نے مخلوق کو بیٹے عطا
آج خوش عالم ہے سارا آ گئے سرکار ﷺ

Marfat.com

عرب میں دیکھا گیا جلوہ خدا کے نور کا
پیر کا دن رات بارہ آ گئے سرکار ﷺ

آمد سرکار ﷺ کی دیوانوں کو ہے خوشی
ہو گا اب سب کا گزارہ آ گئے سرکار ﷺ

شیرازی سرکار ﷺ کا صدقہ ہے سارا جہاں
مرحبا ہر دل پکارہ آ گئے سرکار ﷺ

☆......☆......☆

Marfat.com

# نعت شریف

خوب آستانہ آپ کا
ہر کوئی دیوانہ آپ کا

آپ جان دوؔ جہان کی
اس لیے زمانہ آپ کا

عاصیوں کو روز حشر میں
کافی ہے بہانہ آپ کا

بے مثل ہے آل آپ کی
بے مثل گھرانہ آپ کا

Marfat.com

چاند بھی ادب سے چر گیا
جب چلا نشانہ آپ کا

ہر جگہ ہر اک زبان سے
جاری ہے ترانہ آپ کا

ہم شیرازؔی تھے بے آسرا
مل گیا ٹھکانہ آپ کا

☆......☆......☆

Marfat.com

# نعت شریف

ہم کو آقا ﷺ سنبھال رکھتے ہیں
کرم سب پر بحال رکھتے ہیں

آنے والی ہو جو بھی امتی پہ
اس مصیبت کو ٹال رکھتے ہیں

جس کو ٹھکرا دیں سب جہاں والے
اُس کو سرکار ﷺ پال رکھتے ہیں

سارے نبیوں میں مصطفیٰ ﷺ میرے
مرتبہ بے مثال رکھتے ہیں

Marfat.com

بلا کر در پہ نواز دیتے ہیں
ہم جو دل میں سوال رکھتے ہیں

اپنی انگلی کے اک نشانے سے
کاٹ کر وہ ہلال رکھتے ہیں

سب کے دل کی پکار سنتے ہیں
سب کی جانب خیال رکھتے ہیں

وصفِ آقا ﷺ میں ہم تو شیرازیؔ
قلم کو استعمال رکھتے ہیں

☆......☆......☆

Marfat.com

## صلِ علیٰ ﷺ

عاشقوں کی ہے صدا صلِ علیٰ ﷺ
کہہ رہا ہے خود خدا صلِ علیٰ ﷺ

جاتے جاتے ہی نہ غم آئے نظر
صدقِ دل سے جب کہا صلِ علیٰ ﷺ

بعد مرنے کے رہے گا وہ حیات
ہو گا جس دل پہ لکھا صلِ علیٰ ﷺ

ڈال دیں دامن میں صدقہ حسینؓ
مانگوں کیا اس کے سوا صلِ علیٰ ﷺ

Marfat.com

اپنے ہی رکھنا غلاموں میں ہمیں
ہم کو نہ کرنا جدا صلِ علیٰ ﷺ

اپنا تو شیرازی یہ ایمان ہے
نام ہے سب سے بڑا صلِ علیٰ ﷺ

☆......☆......☆

شہد سے میٹھا ہے نام مصطفیٰ ﷺ
دو جہاں سے اچھا نام مصطفیٰ ﷺ

دل کی ہر دھڑکن میں تیرا نام ہے
اور سینے پہ لکھا نام مصطفیٰ ﷺ

خواب میں سرکار ﷺ خود ہی آ گئے
رات کو جو چوما نامِ مصطفیٰ ﷺ

فرش پر بھی چار سو جلوے تیرے
عرش پہ بھی لکھا نام مصطفیٰ ﷺ

Marfat.com

خود بنا کہ شیدا ہو گیا خدا
پھر خدا نے رکھا نام مصطفیٰ ﷺ

ہو گئے شیرازی لب میٹھے میرے
ایسا ہم نے چوما نام مصطفیٰ ﷺ

☆......☆......☆

Marfat.com

# نعت شریف

سب کو آقا ﷺ نواز دیتے ہیں
بخششوں کی آواز دیتے ہیں

سیاہ دلوں کو وہ روشنی دے کر
روح کو سوز و گداز دیتے ہیں

مانگنے والا ہو اگر کوئی
بہت کچھ بے نیاز دیتے ہیں

جس کی سرکار ﷺ کر لیں منظوری
اُس کو اذنِ حجاز دیتے ہیں

اے شیرازیؔ حضور ﷺ میرے تو
دل ویراں کو ساز دیتے ہیں

Marfat.com

# نعت شریف

یا نبی ﷺ تیرے دیوانے آ گئے
داستان غم سنانے آ گئے

لوٹ کر جاتا نہیں خالی کوئی
ہم تو ایسے آستانے آ گئے

سبز گنبد اور سنہری جالیاں
اپنی آنکھوں سے لگانے آ گئے

لپٹ کر اُن کے در و دیوار سے
اُن کے در پہ سر جھکانے آ گئے

Marfat.com

تاجدار و نقش پائے مصطفیٰ ﷺ
اپنے سر پہ ہم سجانے آ گئے

بن گئی شیرازیؔ پھر بگڑی میری
لب پہ جب اُن کے ترانے آ گئے

☆......☆......☆

Marfat.com

# بگڑی کو بناتے ہیں

بگڑی کو بناتے ہیں سرکار ﷺ مدینے میں
سب کو ہی بلاتے ہیں سرکار ﷺ مدینے میں

لجپال سخی آقا ﷺ بن مانگے ہی دیتے ہیں
رحمت کو لٹاتے ہیں سرکار ﷺ مدینے میں

امت پہ یہ احسان ہے وگرنہ یہ قانون میں
ہر بار بلاتے ہیں سرکار ﷺ مدینے میں

سرکار ﷺ کی مرضی ہے ہو جائے کرم جس پر
اُس کو ہی بلاتے ہیں سرکار ﷺ مدینے میں

Marfat.com

الفت تو ذرہ دیکھو وہ اپنی یاروں کو
پہلو میں سلاتے ہیں سرکار ﷺ مدینے میں

مانا کہ گناہوں سے پیوست ہے شیرازیؔ
پر گنہگار بھی جاتے ہیں سرکار ﷺ مدینے میں

☆......☆......☆

Marfat.com

# الفاظ میں خوشبو

الفاظ میں خوشبو ہے تیرے نام سے آقا ﷺ
تابندہ میرا نام تیرے نام سے آقا ﷺ

سرکار ﷺ تیرے آنے کی اُمید بہت ہے
بیٹھا ہوں تیری راہ میں مَیں شام سے آقا ﷺ

دن رات تیرے نام کے کرتا ہوں چرچے
آیا ہوں میں دنیا میں اسی کام سے آقا ﷺ

سب کچھ ہے میرے پاس تیری آل کا صدقہ
اپنی تو گزر جائے گی آرام سے آقا ﷺ

شیرازؔی کے دل میں حسرت ہے یہ باقی
لبریز ہو پیمانہ تیرے جام سے آقا ﷺ

Marfat.com

# نعت شریف

جو بھی ان کا میلاد کرتے ہیں
اُن کو آقا ﷺ آباد کرتے ہیں

عاشق مصطفیٰ ﷺ کو غم کیسا
وہ غموں سے آزاد کرتے ہیں

راہ الفت میں جو بھی لٹتے ہیں
وہی حاصل مراد کرتے ہیں

اے خدا کر دے اُن کے گھر آباد
جو تیرے گھر کو شاد کرتے ہیں

چین شیرازیؔ دل کو ملتا ہے
جب مدینے کو یاد کرتے ہیں

Marfat.com

# نعت شریف

کیا ستارہ ہے چمک دار میرا
اُن کے منکتوں میں ہے شمار میرا

میں اُن کے قدموں کی دھول سے کمتر
یہی عزت یہی وقار میرا

اُن کی چاہت کا پردہ ہے دل پہ
قلب ہو گا نہ داغدار میرا

میں غلامانِ آلِ احمد ہوں
اتنا حلقہ نہیں معیار میرا

Marfat.com

میرا مرنا بھی کام آئے گا
اور جینا نہیں بے کار میرا

اُن کا صدقہ شیرازیؔ میری حیات
اُن کی نسبت ہے ہر اشعار میرا

☆......☆......☆

## رُباعی

سرکارﷺ کی محفلیں ہوں گی رب منہ توڑ دیں گے شیطانوں کا
ایمان کی مشعل جلائیں گے رُخ موڑ دیں گے طوفانوں کا

کرتے ہیں ہم استقبال سرکارﷺ کے سب مہمانوں کا
شیرازیؔ کوئی باپ نہیں دراصل ہیں بے ایمانوں کا

Marfat.com

# نعت شریف

یا نبی ﷺ ہو کرم کی نجریا
دیکھ لوں میں بھی طیبہ نگریا

نام تورا بسا ہے مورے دل میں
میں تو ہے پکاروں مشکل میں
کیسے کاٹے یہ جیون ڈگریا

تیری راہوں میں اکھیں بچھاؤں
اپنی پلکوں سے جھاڑو لگاؤ
آ بھی جاؤ تم اب تو سانوریا

Marfat.com

رات دن تیری یادوں میں گزرے
تیرے باتوں میں نعتوں میں گزرے
یا نبی ﷺ کٹ گئی یوں عمریا

ڈال دو جھولی میں اب تو صدقہ
ہے شیرازیؔ تیرے در کا منگتا
تیری رحمت کا پُرجوش دریا

یا نبی ﷺ ہو کرم کی نجریا
دیکھ لوں میں بھی طیبہ نگریا

☆......☆......☆

Marfat.com

# نعت شریف

ہو گی مجھ پہ عطاء سرکار ﷺ کی
کیونکہ کرتا ہوں ثناء سرکار ﷺ کی

کٹ گیا اک نشانے سے ہی چاند
کیا ادا ہے دلربا سرکار ﷺ کی

بن گئے مسلمانؓ و بوزرؓ بایزید
پڑھ گئی جس پر نگاہ سرکار ﷺ کی

بیٹھ محفل میں ذرہ آداب سے
ذات ہے جلوہ کا سرکار ﷺ کی

Marfat.com

موت تھوڑا سا ذرہ تو ٹھہر جا
دے رہا ہوں میں صدا سرکار ﷺ کی

کیا شیرازی آپ کے لکھے اوصاف
بڑھ کر اک سے ایک ادا سرکار ﷺ کی

☆......☆......☆

Marfat.com

# نعت شریف

جو بھی ان کا غلام ہوتا ہے
قابلِ احترام ہوتا ہے

سارے نبیوں سے آگے اقصیٰ ہیں
انبیاء کا امام ہوتا ہے

آپ سن لیں تو بات بنتی ہے
آپ جو کہہ دیں کام ہوتا ہے

پنجتن کا جو نام لیوا ہے
اس کا دنیا میں نام ہوتا ہے

Marfat.com

ہم اکیلے درود پڑھتے ہیں
عرش سے بھی سلام ہوتا ہے

اُن کی شامل جو نہ محبت ہو
مرنا جینا حرام ہوتا ہے

نام لیوا جو ان کا شیرازی
اس کا اونچا مقام ہوتا ہے

☆......☆......☆

Marfat.com

# نعت شریف

جو درِ مصطفیٰ کا گدا ہو گیا
دیکھتے دیکھتے کیا سے کیا ہو گیا

جب سے نسبت ہوئی میری سرکار ﷺ سے
زندگی کو بڑا آسرا ہو گیا

جل گیا طور بھی موسیٰ بے خود ہوئے
حسن جلوہ نما آپ کا ہو گیا

ہے خدا کی حقیقت رُخِ مصطفیٰ ﷺ
ان کا نقشِ قدم آئینہ ہو گیا

بزم اس کی سجا آج بیٹھے ہیں ہم
جن کو شیدا بنا کر خدا ہو گیا

Marfat.com

ہو مبارک تمہیں سیدہ آمنہ
تیرے گھر پیدا نور خدا ہو گیا

وہ خدا کا نبی ﷺ مالکِ دو جہاں
اے حلیمہ جو تم کو عطا ہو گیا

بیٹھ کر منبر نبی ﷺ پر حسانؓ
دنیائے نعت کا بادشاہ ہو گیا

قلب یزداں ہیں جس کے جلوے آیاں
دل کا مالک وہی دلربا ہو گیا

نام لیوا ہوں شیرازیؔ اس ذات کا
انبیاء میں جو سب سے جدا ہو گیا

☆......☆......☆

Marfat.com

# ماہِ صیام

بخشش کا پیغام لیکر ماہ صیام آگیا
قرآن انعام لیکر ماہِ صیام آگیا

بخشش کے دروازے کھلے ہیں رحمت کے اب دور چلے ہیں
اللہ کے احکام لے کر ماہ صیام آ گیا

ہر مومن ہے محوِ عبادت قدم قدم پہ چھائی رحمت
سجدہ و قیام لیکر ماہ صیام آگیا

سب شیطان اب قید ہوئے ہیں مومن سیدھی راہ چلے ہیں
توبہ کے ایام لیکر ماہ صیام آگیا

Marfat.com

سحری کے وہ خوب نظارے افطاری کے منظر پیارے
نعمت و طعام لے کر ماہِ صیام آگیا

شیرازؔی ہر رات سے افضل شب قدر ہو جائے حاصل
ایسی ہی اک شام لے کر ماہ صیام آگیا

☆......☆......☆

Marfat.com

## آ گئے

میرے سرکار ﷺ آ گئے
شاہ ابرار آ گئے

کہہ رہی ہے بادِ صبا
بن کر وہ بہار آ گئے

گنہگارو گھبراؤ نہ
اپنے غم خوار آ گئے

دو جہاں کو مل گئی خوشی
بانٹنے وہ پیار آ گئے

بس المدد یا نبی ﷺ کہا
کرنے بیڑا پار آ گئے

چاند کو بھی نور مل گیا
لے کر انوار آ گئے

Marfat.com

چوم کر حلیمہ نے کہا
دل کو اب قرار آ گئے

انبیاء ادب سے جھک گئے
کیونکہ سردار آ گئے

شیرازیؔ دل کو چین مل گیا
جب خدا کے یار آ گئے

☆......☆......☆

Marfat.com

# نعت شریف

میں رہتا ہوں یہاں لیکن میرا ہے دل مدینے میں
میرا سب کچھ مدینے میں میری منزل مدینے میں

خزانے ہیں مدینے میں خدا کی رحمتوں کے سب
نظر آتا ہے ہر اک بادشاہ سائل مدینے میں

جو رہتے ہیں مدینے میں وہ کہتے ہیں ادب سے یہ
کہ پیش آئی نہیں ہم کو کوئی مشکل مدینے میں

مزا آجائے جینے کا سفر جو ہو مدینے کا
کوئی آ کہ مجھے کہہ دے کہ تو بھی چل مدینے میں

Marfat.com

بڑا خوش بخت اس جیسا بتاؤں کون دنیا میں
کرم کی سرزمیں پہ جس کا ہو ہر پل مدینے میں

نبی ﷺ کے عشق میں تڑپا شیرازیؔ تو کہا سب نے
مریض عشق ہے اس کا تو ہو گا حل مدینے میں

☆......☆......☆

Marfat.com

# نعت شریف

لب پہ اُن کی نعت سج گئی
ساری کائنات سج گئی

دل دیوانہ آپ کا ہوا
درد کی سوغات سج گئی

اُن کا جب دیدار ہو گیا
ہجر کی بھی رات سج گئی

وجد میں مَیں جھومنے لگا
لب پہ اُن کی بات سج گئی

جب گدا میں آپ کا ہوا
میری تو حیات سج گئی

قرآن جب حسینؓ نے پڑھا
ہر سطر آیات سج گئی

شیرازیؔ میں گدائے مصطفےٰ ﷺ
میری ذات پات سج گئی

Marfat.com

# اُن کی چوکھٹ

اُن کی چوکھٹ پہ سر کو جھکا کر چلو
عاشقوں کی طرح مسکرا کر چلو

خاک طیبہ مقدس بڑی چیز ہے
اپنی آنکھوں پہ سرمہ لگا کر چلو

اُن کا بلوایا بیٹھا ہے ہر کوئی یہاں
ہر کسی سے نظر نہ ملا کر چلو

عاشقوں نے بتایا قرینہ مجھے
اپنی پلکوں کو پاؤں بنا کر چلو

تھامنے والے تو بیٹھے ہیں سامنے
جتنا بھی چاہو تم ڈگمگا کر چلو

اُن کی چاہت زیور پہن کر ذرہ
عاجزی کا بھی جھومر سجا کر چلو

Marfat.com

ہر جگہ پہ فرشتوں کا پنڈال ہے
اُن کے روضے پہ نظر جما کر چلو

جلوۂ مصطفےٰ ﷺ اب نگاہوں میں ہے
اُن کے روضے پہ نظرے جما کر چلو

پھر سے آنے کا بھی شرف مل جائے گا
آس سینے میں اپنے لگا کر چلو

یہ بھی اعزاز شیرازیؔ تیرے لیے
اُن کی مدحت اُنہیں کو سنا کر چلو

☆......☆......☆

Marfat.com

# نعت شریف

مدینہ ایسی بستی ہے جہاں رحمت برستی ہے
جو چھڑوائے جہنم سے وہاں پر ایسی ہستی ہے

گنہگاروں نہ گھبراؤ سنبھل جاؤ تم اس در پر
چلے آؤ مدینے میں یہاں رحمت بھی سستی ہے

تڑپنے والوں کو آقا ﷺ سدا رکھتے ہیں نظروں میں
اسے آقا ﷺ بلاتے ہیں جدائی جس کو ڈستی ہے

بہک سکتا نہیں آقا ﷺ تیرے قدموں میں بیٹھا ہوں
سمجھتے ہیں مجھے مے کش تیری الفت کی مستی ہے

Marfat.com

حرم میں اور بطحا میں فرق اتنا سا ہے یارو
وہاں قبلہ پرستی ہے یہاں طیبہ پرستی ہے

سکھایا مجھ کو آقا ﷺ نے سلیقہ اپنی مدحت کا
شیرازؔی میری عزت کی وجہ آقا ﷺ کی ہستی ہے

☆......☆......☆

Marfat.com

# نعت شریف

جو بھی سرکار ﷺ کا دیوانہ ہے
اس کا جنت ہی تو ٹھکانہ ہے

گنہگاروں کو بے سہاروں کو
میرے آقا ﷺ نے بس نبھانہ ہے

یار لیٹے ہیں اُن کے پہلو میں
کیسا سرکار ﷺ کا یارانہ ہے

جس کو محشر کا روز کہتے ہیں
اُن کے دیدار کا بہانہ ہے

Marfat.com

ناز کرتا ہے جس پر اللہ بھی
وہ تو سرکار ﷺ کا گھرانہ ہے

کتنے خوش بخت ہیں وہ دنیا میں
جن کا طیبہ میں آنا جانا ہے

دل میں شیرازؔی اُن کی یادیں ہیں
لب پہ سرکار ﷺ کا ترانہ ہے

☆......☆......☆

Marfat.com

# نعت شریف

ہرگز نہ بجھ سکے گی دل میں لگی ہوئی
تیرے عشق کی جو دل میں شمع جلی ہوئی

آ جایئے حضور اب کیسا ہے انتظار
اشکوں کی میری آنکھ میں محفل سجی ہوئی

طیبہ میں گر گزرتے شام و سحر میرے
اتنی اداس ہوتی نہ یہ شب ڈھلی ہوئی

مقبول بارگاہ میں میری ساری ہچکیاں
بارات آنسوؤں کی کب سے چلی ہوئی

Marfat.com

تیری موجودگی کا پتہ مجھ کو دے گئی
رحمت کی میرے سر پر چادر تنی ہوئی

آنکھوں کے سامنے ہے سرکار ﷺ کا گدا
سینے میں جس کے خاکِ مدینہ بسی ہوئی

پہچان لینا اُس کو شیرازیؔ وہ گدا ہے
خاکِ مدینہ جس کے منہ پر ملی ہوئی

☆......☆......☆

Marfat.com

# ﴿حصہ پنجابی کلام﴾

Marfat.com

# سواگت

صبح و شام تیری زیارت کریناں
ترا مکھڑا تک کر عبادت کریناں

ہنجواں دے پانی ناں کر کے وضو میں
تیرے وصف دی فیر تلاوت کریناں

جیہڑی ہووے منظور ماہی دے ویہڑے
اپنے وچ پیدا او عادت کریناں

پکا عشق دا میں دعوٰی نئیں کردا
جے ہو سکے منظور اطاعت کریناں

Marfat.com

عمل ایہو چنگا میرے کول یارو
بس آل نبی ﷺ نال محبت کریناں

شیرازی جیہڑے نعت لکھ دے نئیں شاعر
اوناں شاعراں نل عداوت کریناں

☆......☆......☆

## کعبہ

تو کرتا ہے آباد سب اجڑے دلوں کو
کعبہ تجھے آباد محمد ﷺ نے کیا ہے

Marfat.com

# خون کی گردش میں

سوائے اُن کے زمانے میں کون میرا ہے
میرے حضور کی یادوں کا دل بسیرا ہے

پھر آنسوؤں کے نگاہوں سے قافلے نکلے
کہ ان کا تذکرہ جب بھی کسی نے چھیڑا ہے

بتاؤ کیوں نہ پکاروں میں یا رسول اللہ
میرے خون کی گردش میں ان کا پھیرا ہے

خدا بھی میری نظر میں ہے طالب الفت
ہے اس کا یار وہی جو حبیب میرا ہے

Marfat.com

وہ مسکرائے تو موسم بہار پیدا ہوا
انہی کے نور کا صدقہ ہی تو سویرا ہے

نبی ﷺ کی نعت ہے شیرازیؔ روشنی کا سبب
بغیر مدحت آقا ﷺ کے بس اندھیرا ہے

☆......☆......☆

Marfat.com

# مدنی دا جھولا

او مدنی دا جھولا جھولاندی رئی
او آقا ﷺ نوں سینے ناں لاوندی رئی
بڑی خوش نصیب اے دائی حلیمہ
او سوہنے نوں چک کہ کھڈھوندی رئی

او مدنی دا جھولا

سی دائی حلیمہ دی ڈاچی وی ماڑی
او بڈری جئی مائی تے دکھاں دی ماری
اجڑ بکریاں دا اوہدی پونجی ساری
بچہ گود پاون دی کیتی تیاری
بچہ لبھدی لبھدی اوہ مکے چہ آئی
او تھک ہاری بچہ تے ملیا نہ کائی
شکر رب دا فروی مناوندی رئی

Marfat.com

او مدنی دا جھولا

بنوں سعد دیاں دی دائیاں سی آئیاں
سبھاں نیں سی جھولی چہ دولتا پائیاں
حلیمہ نیں ہر پاسے قسمت آزمائی
ہر بوہے نہ نہ دی آواز آئی
حلیمہ دا سب نالوں اُچا مقدر
ملنا سی اس نوں تے نبیاں دا افسر
او ڈاچی تے پینڈا مکاوندی رئی

او مدنی دا جھولا

قسمت حلیمہ نوں اس بوہے لے گئی
بی بی آمنہ دے او ویڑے چہ بہہ گئی
فرمایا بی بی نیں تک لے حلیمہ
اے دو جگ دا والی توں رکھ لے حلیمہ
جھاتی حلیمہ نیں سوہنے تے پائی
ہتھاں وچ چک لئی خدا دی خدائی
او چُم چُم کے سینے ناں لاوندی رئی

Marfat.com

او مدنی دا جھولا

حلیمہ دے حصے چہ او لال آیا
خوشی ناں جھولی چہ لجپال پایا
اوہدے کرم دا دو جہاناں تے سایہ
او نوری تجلی اے دسدا نئیں سایہ
ایسا مقدر حلیمہ نے پایا
پلٹ دتی رب نیں اے مائی دی کایا
او آقا ﷺ نوں لوری سناوندی رئی

او مدنی دا جھولا

گھر لے کہ آگئی او اللہ دا دلبر
او نبیاں دا سرور تے ولیاں دا رہبر
وج گئے زمانے تے ڈنکے وی گھر گھر
ملیا حلیمہ نوں محبوب باور
اول تے آخر او باطن تے ظاہر
او مکی تے مدنی او طیب تے ظاہر
او سوہنے نوں جگ لوکاوندی رئی

Marfat.com

او مدنی دا جھولا

شیرازیؔ حلیمہ دی سن لئی خدا نیں
پسند کیتا دائی دا گھر مصطفےٰ ﷺ نیں
میرے مجتبیٰ نیں میرے مصطفےٰ ﷺ نیں
شمس الضحیٰ نیں تے بدرالدجیٰ نیں
سدا او علی نیں تے نور ھدی نیں
اور جانِ جہاں نیں شاہ الانبیاء نیں
او والیل زلفاں بنا وندی رئی

او مدنی دا جھولا

☆......☆......☆

## رُباعی

میرے نصیب میں طیبہ کا سفر ہو جائے
زندگی آپ کے قدموں میں بسر ہو جائے
پڑھو درود شیرازیؔ یہ بات ممکن ہے
رسول ﷺ پاک کا محفل سے گزر ہو جائے

☆......☆......☆

Marfat.com

# شبیرؓ

میرے پیر دیاں کیا باتاں نیں
شبیرؓ دیاں کیا باتاں نیں

اے زہراؑ پاک دا جایا اے
اوس شیر دیاں کیا باتاں نیں

ایہنے چانن کیتا ظلمت وچ
تنویر دیاں کیا باتاں نیں

اوس کملی والے نانے دی
تصویر دیاں کیا باتاں نیں

اے چادر زہراؑ والی اے
تطہیر دیاں کیا باتاں نیں

جنے تن بازو کٹوا دِتے
اوس ویر دیاں کیا باتاں نیں

Marfat.com

اے ابن علی تیرے خون دی
تاثیر دیاں کیا باتاں نیں

اے پتر ابوتراب اے
اوس پیر دیاں کیا باتاں نیں

شیرازؔی لکھی حسین نیں جو
تحریر دیاں کیا باتاں نیں

☆......☆......☆

Marfat.com

# آمدِ حضور ﷺ

مُک گئی جہان توں رات کالی کملی والے دا جدوں ظہور ہویا
کنداں کعبے دیاں وی جھک گئیاں گھر آمنہ دے جدوں نور ہویا

سانبھن آیا یتیماں نوں دُر یتیم دُکھ کُل غریباں دا دور ہویا
کملی والے دے نوردی لشک وجی بت کعبے دا اِک اک چور ہویا

کون کیہندا اے محفلاں نئیں سجیاں عرش اُتے میلاد ضرور ہویا
میرے آقا ﷺ دی آمد انجیل دسّے کتے وچ فرمان زبور ہویا

بھیج جگ تے سوہنا محبوب اپنا راضی آپ وی رب غفور ہویا
ڈاھڈے دائی حلیمہ نوں بھاگ لگے دودھ بکریاں دا بھرپور ہویا

اوہدی اک اک گل نوں پیا مناں جیہڑے دل وچ ذرہ فتور ہویا
سجدا اِکو شیرازی منداہاں جیہڑا اوہدے حضور ﷺ منظور ہوا

Marfat.com

# میرے مکی مدنی چن ڈھولا

میرے مکی مدنی چن ڈھولا تیرے نام بناں کوئی کار نئیں
اے شور ہے تیری عظمت دا میرے ساہواں دی تکرار نئیں

جیہڑا منکر تیرے آل دا اے کیڑا مشرک اوہدے نال دا اے
بدبخت بڑا او دنیا وچ جنوں تیرے آل ناں پیار نئیں

میں منگتا تیرے در دا ہاں بس تیرا ہی دم بھر دا ہاں
میں جاواں غیر دے در اتے میرے غیرت نوں در کار نئیں

جیڑا نام دا لیندا اے بوہا پنجتن دا مل بھیندا اے
او کسے میدان نہ ڈھینڈا اے اونوں کدی وی ہار نئیں

Marfat.com

میں نعت دے پھل کھلاردااں میں کوک حضورﷺ نوں مارداں
میرا جینا وی کسے کم اے میرا مرنا وی بے کار نئیں

سرکارﷺ مدینہ دی نسبت شیرازیؔ دو جگ وچ عزت
تیری یاد بناں الفاظ نئیں تیرے عشق بناں اشعار نئیں

☆......☆......☆

Marfat.com

## کرم سارے دا سارا آپ دا اے

کرم سارے دا سارا آپ دا اے
غلاماں نوں سہارا آپ دا اے

فلک توں آ گیا قدماں دے وچ چن
بس اک انگلی اشارہ آپ دا اے

میں ہر عاشق نوں ایخو اکھدے سنیا
بڑا روضہ پیارا آپ دا اے

گدا آقا ﷺ دا بھکا کیوں مرے گا
سخی آقا ﷺ دوارہ آپ دا اے

Marfat.com

کسے میدان وچ نئیں ہار دا او
جنوں ملیا سہارا آپ دا اے

جیہڑا مشکل نوں آقا ﷺ ٹال دیندا
مدد لئی اِکو نعرہ آپ دا اے

نصیباں والیاں نیں ویکھیا اے
بڑا دلکش نظارا آپ دا اے

شیرازیؔ نوں کرم دی خیر پاؤ
اے وی منگتا وچارہ آپ دا اے

☆......☆......☆

Marfat.com

## مدینہ

رحمت دا فیضان مدینہ
تیرا میرا مان مدینہ

لکھاں محل نیں دنیا اتے
سب توں عالی شان مدینہ

ہر گل مینوں بھل جاندی اے
رہندا وچ دھیان مدینہ

جد وی کوئی مشکل آوے
لیندا رحمت تان مدینہ

Marfat.com

آکھ مدینہ نیکی مِلسی
لکھیا وچ قرآن مدینہ

عرش دی کرسی اُتے بہہ کہ
ویکھدا اے رحمٰن مدینہ

لمبی عمر جے ملے شیرازیؔ
ویکھدا رہ انسان مدینہ

☆......☆......☆

Marfat.com

# یاد کراں

سہواں دے ہر ہر گیڑے آقا ﷺ میں تینوں یاد کراں
ھن نین تر ے میرے آقا ﷺ میں تینوں یاد کراں

مڑ مڑ یاد مدینہ آوے سوہنا ماہی کول بلاوے
میرے دل وچ شوق بتھیرے آقا ﷺ میں تینوں یاد کراں

ہنجواں نال ترونکاں گلیاں لائیاں جتھے سوہنیا تلیاں
ہووے شہر مدینہ نیڑے آقا ﷺ میں تینوں یاد کراں

اتھروے میرے ترلے لیندے آکھیاں وچ نیں ٹک کے بہندے
دکھ ڈاھاڈے چار چوفیرے آقا ﷺ میں تینوں یاد کراں

Marfat.com

پنج تن پاک توں صدقے جاواں تیری آل دا واسطہ پاواں
مک جان غماں دے ھنیرے آقا ﷺ میں تینوں یاد کراں

شیرازی اے عیباں بھریا سوہنا تیرا پلہ پھڑیا
رو رو کر شام سویرے آقا ﷺ میں تینوں یاد کراں

☆......☆......☆

Marfat.com

# سرکار ﷺ دیاں

بن گیاں گولیاں جو مدنی سرکار ﷺ دیاں
در در جا کے اونیں ٹکراں مار دیاں

کرم خدا دا اوناں تے ہو جاندا اے
جتدیاں ہر میدان چہ اوئیں ھار دیاں

بادشاہ اوتھے منگتیاں وانگوں پھر دے
ویکھو عظمتاں سوہنے دے دربار دیاں

نقش نگاری میناراں دی کی ویئے
تصویراں گنبد دیاں سینہ ٹھار دیاں

Marfat.com

پتھر کھا کہ آپ دی واں دیندے نیں
نئیوں ریساں آقا ﷺ دے کردار دیاں

ہر ذرّے دے بارے علم او رکھدا اے
جان دا اے او خبراں عرشوں پار دیاں

لیکھ سوتے شیرازیؔ اوسیاں دے
جان اپنی جو پاک نبی ﷺ توں وار دیاں

☆......☆......☆

Marfat.com

## سرکار ﷺ دا

کوئی نئیں ثانی اوہدے کردار دا
شان وکھرا اے خدا دے یار دا

مصری توں ودھ مٹھے لگدے اوہدے بول
ہو گیا جگ جھلہ اوہدے پیار دا

اک واری آجاؤ آقا ﷺ گھر میرے
دم نکل جائے اس بیمار دا

منگتے نیں جیہڑے در توں بادشاہ
میں ہاں منگتا اوس سخی دربار دا

Marfat.com

غار وچ صدیق نیں ڈنگ کھا لیے
عشق ویکھ سچا یار غار دا

واہ حلیمہ تیریاں خوش عالیاں
ویکھیا بچپن خدا دے یار دا

کالے گورے نوں او سینے لاوندا
اُچا رُتبہ نبیاں دے سردار دا

ہے کرم اے سب خدا دے یار دا
نعت خواں شیرازؔی میں سرکار ﷺ دا

☆......☆......☆

Marfat.com

## آمنہ جایا

مکھڑا میرے سرکار ﷺ دا قرآن دے پارے
والفجر تے والشمّس پیا دیوے اشارے

لب نور دھن نور زقن نور بدن نور
منگتے نیں تیرے نور دے سب چن ستارے

لجپال غریباں دا فقط آمنہ جایا
سرکار ﷺ بناں جان کدھر درداں دے مارے

سرکار ﷺ دی محفل نوں سجاوے گا جو بندا
بن جان گے جنت وچ خیر اہدے چوبارے

Marfat.com

ہوندا اے اہدا چرچا ہر بزم چہ یارو
دم دم جیڑا دن رات اہدا نام پکارے

نیں بھلنے حشر تیک وی روضہ دے او منظر
اونے نیں او دن یاد جیڑے طیبہ گزارے

لائق تے شیرازی نئیں پڑے نعت نبی ﷺ دی
عزت میری دنیا چہ ہے آقا ﷺ دے سہارے

☆......☆......☆

Marfat.com

# حسینؓ

حسینؓ وانگوں کوئی گھر دا لُٹا دیوے
دین نبیﷺ اتوں بچڑے سب کوہا دیوے

غریب ہووے تے ہووے کوئی حسینؓ جیسا
بغیر کفن توں اصغر جیڑا سُلا دیوے

شہید ہووے تے ایسا کوئی حسینؓ جیسا
پڑے نماز تے سجدے چہ سر کٹا دیوے

جے قاری ہووے تے ہووے کوئی حسینؓ جیا
پڑھے نماز تے نیزے تے سر سجا دیوے

Marfat.com

نواسہ ہووے تے ہووے کوئی حسینؑ جیسا
ناں دین نانے دا جاوے ایخو صدا دیوے

جے باپ ہووے تے ہووے کوئی حسینؑ جیسا
جوان پتر جو اکبر جیا کوہا دیوے

جے غازی ہووے تے ہووے کوئی عباس جیسا
فرات اُتے جو بازو دونویں کٹا دیوے

جے پیاسہ ہووے تو ہووے کوئی شبیرؑ جیسا
پلا کہ خون جو کربل نوں ٹھنڈ پا جاوے

شیرازیؔ کون زمانے چہ اوہدی مثل ہووے
جو خون دے کہ تے اسلام نوں جلا دیوے

☆......☆......☆

Marfat.com

## آقا ﷺ آ گئے

رحمتاں ورتان آقا ﷺ آ گئے
دو جہاں دی جان آقا ﷺ آ گئے

اک لکھ کم و پیش چوی ہزار
نبیاں دے سلطان آقا ﷺ گئے

رب سجایا عرش جس پیارے لئی
او عرشاں دے مہمان آقا ﷺ آ گئے

ڈگے ہویاں نوں جو سینے لاوندے نیں
مرسل و ذیشان آقا ﷺ آ گئے

Marfat.com

رب دی رحمت جوش پئی اے مار دی
موج کر انسان آقا ﷺ آگئے

بعد رب دے دوستوں جس دی اے
سب توں اُچی شان آقا ﷺ آگئے

میں شیرازؔی شکر دے سجدے کراں
اللہ دا احسان آقا ﷺ آگئے

☆......☆......☆

Marfat.com

# سوچاں

سوچاں دے وچ شہر مدینہ رہندا اے
دل وی مدینہ مدینہ کہندا اے

وقت گزارے تیری یاد چہ رو رو کہ
سد لو آقا ﷺ دل ھن ترلے لیندا اے

غاراں وچ صدیق نیں ڈنگ تے ڈنگ کھادے
عشق دیاں بلال وی چوٹاں سہندا اے

حضرت جامی دسیا رل کہ اجڑ وچ
عشق چہ انج وی پینڈا کرنا پیندا اے

Marfat.com

سوہنیا تیری وید دے باجھ گزرا نیں
مرجاون دا خوف وی دل وچ رہندا اے

دل وچ غیر خیال کدی نئیں آسکدا
دل دی کلی دے وچ سوہنا رہندا اے

دو جگ دا نہ فر اونوں چانن ہو جاندا
جیہڑا عشق دا دیوا بال کہ بیندا اے

جنت دی پرواہ شیرازیؔ اونوں نئیں
جیہڑا شہر مدینے جا کے رہندا اے

☆......☆......☆

Marfat.com

# مدینے والیا

سوہنے مدینے والیا نظر کرم دی پایا کر
روز نیں کیندا سوہنیا کدی کدی تے آیا کر

ختم تیرے تے پیغمبر اُچی بڑی عظمت تیری
میں ماڑی ماڑی کلی میری ماڑی دے وہیڑے آیا کر

میں کوبھی میرے سوہنیا عرشاں دیا پروھنیاں
صدقہ حسینؓ و حسنؓ دا جھولی چہ میری پایا کر

یا مصطفےٰ ﷺ خیرالوریٰ مندا تیری تیرا خدا
دو جگ سجایا ای سوہنیا ساڈی وی بزم سجایا کر

شہر مدینہ شیرازی وسدا جتھے رب دا نور
آقا ﷺ بلاون گے ضرور نعتِ نبی ﷺ سنایا کر

Marfat.com

# کرم دی نگاہ

سوہنے مدینے والیا کرم دی نگاہ
صدقہ حسنؓ حسینؓ دا جھولی چہ ساڈی پا

سر تے سجایا جدا نعلین آپ دا
دنیا دے لوگ مینوں کیہندے نیں بادشاہ

توبہ قبول ہوئی آدم دی جس دے نال
اس نام دا وظیفہ کردا رہو بیلیا

نبضاں نہ چھیڑ میں تے بیمار عشق دا
تعریف مصطفےٰ ﷺ دی ہر روگ دی دوا

Marfat.com

آجاوے موت سرہووے سوہنے دے قدماں وچ
بس عاشقاں دے دل دی مولا ایہو صدا

ہووے سفر نصیب جے آقاﷺ دے شہر دا
شیرازؔی زندگی دا آجاوے فیر مزا

☆......☆......☆

Marfat.com

# چپدا رہو

چپدا رہو چپدا رہو نام نبی ﷺ دا چپدا رہو
ذکر مدینے والے دا کہ محفل دے وچ آ کہ بہو

نام محمد ﷺ عظمتاں والا نام محمد ﷺ برکتاں والا
میرے نبی دے ذکر دا صدقہ دنیا دے وچ ہوئی لو

مشکل تیری حل ہووے گی دو جگ وچ تیری گل ہووے گی
پچھلی راتیں اٹھ کہ سجناں رب سچے دے اگے رو

اللہ جس دیاں قسماں کھاوے عرشاں اتے کول بلاوے
رب رسول توں وکھ نیں یارو کھا کہ کہندا رب دی سوں

Marfat.com

اوس منگتے نوں تھوڑ نئیں رہندی فر منگن دی لوڑ نئیں پیندی
حسنؓ حسینؓ دا صدقہ منگ تے، پنجتن دے بوہے تے بہو

نبیاں دے سلطان دے بوہے عرشاں دے مہمان دے بوہے
ہر شے جگ دی اوتھوں لبدی سجناں صدق دے نال کھلو

رب کرے جے آوے واری کر لیے روضے دی تیاری
آکھن فر سرکارﷺ شیرازیؔ دل والے اج دکھڑے کہو

☆......☆......☆

Marfat.com

# دیوانہ سرکار ﷺ دا

نام جیدا زمانہ سرکار ﷺ دا
ہر دل چہ ٹھکانہ سرکار ﷺ دا
عرشاں اُتے چمکن والا قدماں دے وچ آجاندا اے
چن تک کہ نشانہ سرکار ﷺ دا
حسنؓ حسینؓ تے فاطمہ زہرہؓ شیر خدا دا مولا علی اے
کہناں سوہنا گھرانہ سرکار ﷺ دا
رب دے کل خزانے یارو میرا سوہنا ونڈ دا اے
لجپال آستانہ سرکار ﷺ دا
منگن دی فیر لوڑ نئیں رہندی ہر شے اونوں مل جاندی اے
جیہڑا ابن دا دیوانہ سرکار ﷺ دا
ربا میرے عمل نہ تولیں عیباں والی پنڈ نہ کھولیں
میرے کول اے بہانہ سرکار ﷺ دا
شیرازی اے کملا جھلہ خیر کرم دی پادے اللہ
اے وی منگتا پرانا سرکار ﷺ دا

Marfat.com

## قرآن دسدا اے

سرکار ﷺ دیاں شاناں قرآن دسدا اے
عظمت میرے نبی ﷺ دی رحمٰن دسدا اے

جنے دیکھنا اے مینوں مدنی نوں ویکھ لے
رب آپ مصطفےٰ ﷺ دی پہچاناں دسدا اے

سدرہ تے پہنچ کر میری پرواز مک گئی
جبریل مصطفےٰ ﷺ دا دربان دسدا اے

ہوندا اے جد قبر وچ ایمان دا سوال
عاشق مدینہ اپنا ایمان دسدا اے

Marfat.com

میرے آقا ﷺ امتی دا ہر حال جان دے
ہر شے دی خبر عربی سلطان دسدا اے

قرآن پڑھن دا ول دسیا حسینؓ نیں
بلال کنج پڑھی دی آذان دسدا اے

شیرازیؔ کی کرے گا سرکار ﷺ دی ثناء
شان نبی ﷺ تے اللہ سبحان دسدا اے

☆......☆......☆

Marfat.com

# نعت شریف

قسمت نوں سنوار دے نیں سرکار ﷺ مدینے وچ
زنگ دل دا اتار دے نیں سرکار ﷺ مدینے وچ

رحمت دا اے پرچھاواں سرکار ﷺ دیاں زلفاں
خوشبوواں کھلار دے نیں سرکار ﷺ مدینے وچ

آجاؤ گنہگارو بخشش میں کراواں گا
آواز پئے مار دے نہیں سرکار ﷺ مدینے وچ

سرکار ﷺ دا صدقہ ای سورج چن تارے نیں
پئے چمکاں مار دے نیں سرکار ﷺ مدینے وچ

Marfat.com

سرکارﷺ دا ہر منگتا مینوں بادشاہ لگدا اے
رنگ ایسا پئے چاہڑدے نیں سرکارﷺ مدینے وچ

شیرازؔی نوں ملیا جو تیری آل دا صدقہ اے
حسنینؓ توں وار دے نیں سرکارﷺ مدینے وچ

☆......☆......☆

Marfat.com

# نعت

میں کمی آں سرکارﷺ دا میں نوکر ہاں سرکارﷺ دا
عاجز بندا چکڑ بھریا سوہنے رب دے یار دا

میری ذات صفات نئیں کجھ وی سوہنے نبیﷺ دا سگ ہاں
پاک نبی دی نسبت مل گئی ایسے لئی جگمگ ہاں
جد دا انبیاء آقاﷺ دا سگ کوئی نئیں دوھتکار دا

نوکر بن کہ عمر گزاری ایہو عمل کمایا
فکر کرے نہ میرا عاشق سوہنے نیں فرمایا
سنو نکیروں جھاڑو کش میں آقاﷺ دے دربار دا

Marfat.com

اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو وردھ پکارے
اپنے مرشد پاک دا نقشہ سینے وچ وسا لے
کجھ نہیں لبدا اونوں جیہڑا در در ٹکراں مار دا

ہجر دی کالی رات نیں مکدی دن تے راتیں رواں
مدنی یار دا راہ تکناں ہنجواں ہار پرواں
سوہنیا ربا میں ہاں طالب آقا ﷺ دے دیدار دا

شیرازی سرکار ﷺ دی نسبت شیدا کل زمانہ
ایسے لئی تے سب کہندے نیں پنجتن دا دیوانہ

سوہنہ رب دی سرکار ﷺ دا نوکر کسے میدان نئیں ہار دا
میں کی آں سرکار ﷺ دا میں نوکر ہاں سرکار ﷺ دا
عاجز بندا جگڑ بھریا سوہنے رب دے یار دا

☆......☆......☆

Marfat.com

# رُباعی

جیہڑا ذکر حضور ﷺ دے وچ رہندا
اوہدے اندر فیر کاہدی غمی ہووے
اونوں قرب حضور دا مل جاندا
تہہ عشق دی جیدے تے جمی ہووے
جیہڑا پیار حضور دے نال کرے
عمر کیوں نہ فر اوہدی لمبی ہووے
او اصل شیرازی بادشاہ اے
جیہڑا میرے حضور دا کمی ہووے

☆......☆......☆

Marfat.com

# نعت شریف

پیارا لگدا مدینہ پیارا لگدا مدینہ
جناں توں ودھ کہ نظارا لگدا مدینہ

طیبہ دیاں ہر ویلے ٹھنڈیاں ہوواں نیں
اوناں اُتے میرے آقا ﷺ کردے عطاواں نیں
جناں دی زبان اُتے نعرہ لگدا مدینہ

نبی ﷺ ولی سارے مینوں جان توں پیارے نیں
ویکھن والے آقا ﷺ ایہناں دے نظارے نیں
تیرے جناں کوئی ناں پیارا لگدا مدینہ

Marfat.com

جیہڑا تیرے در دا غلام بن جاندا اے
روضے اُتے جان دا نظام بن جاندا اے
تیرے ولوں جس دم اشارہ لگدا مدینہ

نور نال بھریاں نیں طیبہ دیاں گلیاں
لگیاں نیں جتھے، میرے آقا ﷺ دیاں تلیاں
ذرہ اوس مٹی دا ستارہ لگدا مدینہ

لکھدا واں نعتاں میں سوہنا ہووے راضی
شہر مدینے کدوں جاوے گا شیرازیؔ
تیرے بناں مشکل گذارہ لگدا مدینہ

☆......☆......☆

Marfat.com

# نعت شریف

دکھڑے مٹاون والی آقا ﷺ دی ذات اے
رحمت لٹاون والی آقا ﷺ دی ذات ہے

سوہنے آقا ﷺ دی مرضی سن لیندے جس دی عرضی
در تے بلاون والی آقا ﷺ دی ذات اے

اپنے غلاماں تائیں اپنی بکل وچ یارو
پھڑ کہ لکاون والی آقا ﷺ دی ذات اے

کالیاں حبشیاں نوں وی حضرت بلالؓ بنا کہ
سینے نال لاون والی آقا ﷺ دی ذات اے

Marfat.com

مٹھی چہ پتھر دیکھو آقا ﷺ دا وردھ پکاوندے
کلمے پڑھاون والی آقا ﷺ دی ذات اے

کوڑہ سٹن والی دیاں خبراں میرے آقا ﷺ لیندے
گٹھڑی نوں چاون والی آقا ﷺ دی ذات اے

شیرؔ نی عدنا سوالی آقا ﷺ کر دے لجپالی
کیونکہ بخشاون والی آقا ﷺ دی ذات اے

☆......☆......☆

Marfat.com

# نعت شریف

مینوں آقا ﷺ دے روضے دے نظارے چنگے لگدے نیں
تے روضہ سوہنا لگدا اے مینارے چنگے لگدے نیں

میرے آقا ﷺ دے سارے یار سوہنے اک توں اک ودھ کے
جیویں چن نال عرشاں تے ستارے چنگے لگدے نیں

غریباں بے کساں نوں تے سہارا آپ دہندے نیں
مدینے والے نوں دردا ں دے مارے چنگے لگدے نیں

فلک توں آ گیا قدماں دے وچ چن آن کے کہندا
مینوں آقا ﷺ دی انگلی دے اشارے چنگے لگدے نیں

Marfat.com

رُکی ایوب دے بوہے تے ڈاچی کملی والے دی
میرے آقا ﷺ کلیاں نالے ڈھارے چنگے لگدے نیں

لباں تے نعت آوندی جد مدینے والے دی یارو
شیرازیؔ جئے نکمّے تے نکارے چنگے لگدے نیں

☆......☆......☆

Marfat.com

# نعت شریف

جنے وی سرکار ﷺ نوں عرض سنائی اے
اوسے ویلے مدد حضور دی آئی اے

دیر نئیں لاوندے میرے آقا ﷺ منگتیاں نوں
بن منگن توں خیر حضور نیں پائی اے

لکھاں بادشاہ نوکر کملی والے دے
پاک نبی ﷺ دے قدماں دے وچ شاہی اے

عشق نبی دا سب توں وڈی دولت جے
سوہنے نبی عاشق کل خدائی اے

Marfat.com

رب رسول توں وکھ کدی وی جانی ناں
عاشقاں سانوں اِکو گل سمجھائی اے

صدقہ پاک نبی ﷺ دا سارے کھاندے نیں
رب دی رحمت سوہنے نیں ورتائی اے

شیرازیؔ پنجتن دا صدقہ کافی اے
عشق حضور دا ساڈی اصل کمائی اے

☆......☆......☆

Marfat.com

# نعت شریف

ہر اک ادا حضور دی قرآن بن گئی
ذکر نبی ﷺ دے واسطے اے زبان بن گئی

گنہگار سارے لکنے محشر نوں اہدے وچ
کملی میرے حضور دی سائبان بن گئی

ملیا سہارا سانوں آقا ﷺ دی آل دا
ھن زندگی گزارنی آسان بن گئی

تیرے کرم دی بدولت سجیاں نیئں محفلاں
ہر نعت تیرے نام دا عنوان بن گئی

Marfat.com

بنیاں سی میزبان اللہ وی عرش تے
تیری ذات میرے آقا ﷺ مہمان بن گئی

شیرازی کون جاندا سی میرے نام نوں
بس نعت کملی والے دی پہچان بن گئی

☆......☆......☆

Marfat.com

## معراج

عرشاں دا ویکھو مہمان چلیا
سوہنے اللہ پاک نوں منان چلیا

رب دا پیغام لے کے وانگوں قاصداں
جبریں آقا ﷺ نوں لے جان چلیا

جبریل آقا ﷺ نوں جگاوندا چم کے
تلیاں تے لباں نوں ٹکان چلیا

چڑھ کہ براق تے شنگار کر کے
دید سوہنے رب نوں کران چلیا

Marfat.com

ہلدی رئی کنڈی نالے پانی چلدا
بن کہ جہاناں دی او جان چلیا

قبر چہ موسیٰ وی حیران ہو گیا
عرشاں تے کیہڑا اے ذیشان چلیا

سوہنے دا میلاد منایا رب نیں
پتہ سانوں وچوں اے قرآن چلیا

رات معراج دی بہانہ دید دا
لین گنہگاراں لئی ایمان چلیا

تحفے چ حضور نوں نمازاں ملیاں
بخششاں دا لین لئی سامان چلیا

کیسا اے شیرازیؔ لجپال مدنی ﷺ
ساڈے ستے لیکھاں نوں جگان چلیا

Marfat.com

# نعت شریف

لجپال نبی ﷺ میرا سوہنا نبی ﷺ بن رحمت جگ تے آیا اے
نہیں ہوناں میرے یار جیا خود اللہ نیں فرمایا اے

او صاجب کل اماماںؑ دا حقدار درود سلاماں دا
او مالک کل نظاماں دا جنوںؑ رب مختار بنایا اے

جدا پتھر کلمہ پڑھدے نیں جدا مرسل پانی بھر دے نیں
او سورج الٹا پھیر دیوے جس چن نوں چیر وکھایا اے

او والد فاطمہ زہراؓ دا او نانا حسنؓ و حسینؓ دا اے
او راج دلارہ سعدیہ دا نالے آمنہ پاک دا جایا اے

Marfat.com

جیہڑا دل دیاں گنڈاں کھولدا اے جدے منہ وچوں رب بولدا اے
جدا کرم حیاتی دنیا دی نالے محشر دا سرمایہ اے

جس دم نل کل نظارے نیں جیدے بول قرآن دے پارے نیں
اوہدا سایہ نظریں نئیں آوندا جدا دو جگ اُتے سایہ اے

مکھ یار دا تکنا عادت اے ساڈی ایہو اصل عبادت اے
شیرازیؔ عقل نوں کی جانے ایہنوں ایہو عشق پڑھایا اے

☆......☆......☆

Marfat.com

# نعت شریف

کربلا وچ ڈیرے لائے سیداں
ہتھاں تے لاشے اُٹھائے سیداں

ابن حیدر صدقے جاواں تیرے توں
بخت دو جگ دے جگائے سیداں

قاسم و اکبر یا اصغر ورگے بال
بچڑے سب پیاسے کہائے سیداں

سڑ گئے خیمے تے ٹکڑے ہوئے سر
مال و زر گوہر لٹائے سیداں

Marfat.com

ہو گئے بازو قلم عباس دے
اکھاں وچ اتھروں سکائے سیداں

خون ہویا فاطمہ دے لال دا
بول نانے دے نبھائے سیداں

خون دے کہ کربلا دی خاک نوں
ذرّے وی تارے بنائے سیداں

میں کراں شیرازؔی کی حمد و ثناء
نیزے چڑھ قرآن سنائے سیداں

☆......☆......☆

Marfat.com

# نعت شریف

لگی رہندی کرم دی جھڑی میرے آقا ﷺ دے دربار تے
بن کہ ہتھ رحمت کھڑی میرے آقا ﷺ دے دربار تے

روگیاں نوں شفاء ملدی اے اوتھے سب نوں پناہ ملدی اے
موج کردے نیں منگتے بڑی میرے آقا ﷺ دے دربار تے

سمجھوں اوہ بادشاہ ہو گیا جس تے راضی خدا ہو گیا
جنوں وی مل گئی نوکری میرے آقا ﷺ دے دربار تے

ساوے گنبد دی مل جاوے چھاں لہندا ہوواں میں آقا ﷺ داناں
ہووے قسمت چہ ایسی گھڑی میرے آقا ﷺ دے دربار تے

نہ شیرازیؔ دولت ملے شان و شوکت نہ شہرت ملے
ملے چھوٹی جئی اک جھونپڑی میرے آقا ﷺ دے دربار تے

Marfat.com

# نعت شریف

لے جاویں ہوائے نیں اک وار مدینے نوں
جے آپ بلاون خود سرکار ﷺ مدینے نوں

محشر نوں جے رب پچھیا کیہڑے در نوں مندے او
منہ کرکے بیٹھن گے گنہگار مدینے نوں

میلاد مناوندے جو اونہاں لئی دعا ایہو
جاون گے او انشا اللہ ہر وار مدینے نوں

رب کیہندا میں بخشاں گا سوہنے دے غلاماں نوں
عاشق جیہڑے کردے نیں بڑا پیار مدینے نوں

Marfat.com

سنیا اے ۔ مل جاندی ہر چیز موہوں منگیاں
سب کیہندے نیں رحمت دا انبار مدینے نوں

میرے پلے : کوئی نیں اُڑ آواں پر کوئی نئیں
نالے کلیاں چھڈ جاندے سب یار مدینے نوں

سرکار ﷺ دے قدماں وچ موت آوے شیرازی نوں
لے جاوے کدن میرا کردار مدینے نوں

☆......☆ ☆

Marfat.com

# نعت شریف

بن گیا جیہڑا وی غلام سرکار ﷺ دا
دن رات لیہندا اے او نام سرکار ﷺ دا

آمنہ دا لال تے حلیمہ دا دُلارہ اے
چن اوہدی انگلی دا من دا اشارہ اے
وکھرا رسولاں چوں مقام سرکار ﷺ دا

دنیا دے نالوں اوہدا وکھرا نصیب اے
جدا گھر شہر مدینے دے قریب اے
ویکھے جیہڑا روضہ صبح و شام سرکار ﷺ دا

Marfat.com

آقاﷺ دے وسیلے نال مل گیاں نعمتاں
صدقہ نبیﷺ دا سارے جگ اُتے رحمتاں
کرم زمانے اُتے عام سرکارﷺ دا

ٹھہر جا مدینے ول راہیا جان والیا
چم چم جالیاں نوں سینے لان والیا
ساڈے ولوں لئی جا سلام سرکارﷺ دا

اک دن آقاﷺ تیرے سفنے چہ آن گے
دید کرا کے نالے در تے بلان گے
لکھدا شیرازیؔ رہو کلام سرکارﷺ دا

☆......☆......☆

Marfat.com

# نعت شریف

مدینے والے سائیاں کرم ہو جاوے تیرا
آقا ﷺ قدماں وچ سد لے لگدا نئیں دل ھن میرا

میں تیرے در دا سوالی میں تے نئیں جانا خالی
صدقہ پنجتن دا پا دے پار ہو جاوے بیڑا

رات دن تیریاں گلاں مارے دے اتھرو چھلا
تیرا نام لے کے حبیبا دیواں چرکھے نوں گیڑا

مینوں روضے تے بلاؤں کرم دی جھاتی پاؤں
میرے سرکار ﷺ مدینہ دم نکل جاوے نہ میرا

صدقہ پنجتن دا شیرازی سوہنا جے ہووے راضی
چم لواں خاک مدینہ لے کے روضے دا پھیرا

Marfat.com

# نعت شریف

میرے آقا ﷺ دے سارے گدا بادشاہ
پاؤندے ایس در توں ای مرتبہ بادشاہ

جا مدینے چہ تک لے اے منظر توں وی
خیر منگدے نیں جھولی پھیلا بادشاہ

خیر پا دے مینوں صدقہ پنجتن
توں خدا دا نبی ﷺ تے دا بادشاہ

تاجاں والے وی آ کہ ایہو آکھدے
یا نبی ﷺ کون تیرے سوا بادشاہ

Marfat.com

جھولی جنت جو پاوے تے بخش دیوے
کملیا کوئی ایسا وخا بادشاہ

تیرے قدماں دا صدقہ ای عزت ملی
چم دے نعلین اکھیاں نوں لاہ بادشاہ

میں وی شیرازؔی ایہناں دے پیراں دی خاک
اللہ والے تے سب اولیا بادشاہ

☆......☆......☆

Marfat.com

# منقبت میراں محی الدین

بدل دیہندے تقدیراں سوہنے غوث اعظم میراں
مشکل نوں ٹال دیاں نیں ایس نام دیاں تاسیراں

ڈُبے بیڑے تار دے میراں دیر ذرہ نئیں لاوندے
سے وریاں دے ستے مردے ٹھوکر مار جگاوندے
اج بخش دیو تکسیراں سوہنے غوث اعظم میراں

قدم قدم تے غوث اعظم کر دے نیں لجپالی
میراں محی الدین تے یارو سب پیراں تو عالی
اے تو دیہندے زنجیراں سوہنے غوث اعظم میراں

Marfat.com

باہنوں پھڑ کہ قطب بناوندے آوے چور جے در تے
مولا علی دی خاص نظر جے اس مردِ رہبر تے
اے پاوندے خیر فقیراں سوہنے غوث اعظم میراں

گیارویں والے پیر دا دیوا دل دے وچ جگا لے
اللہ والیاں دی چوکٹ تے اپنا سیس نوا لے
کریا کر میراں میراں سوہنے غوث اعظم میراں

مر جاوے شیرازیؔ تے فر چک بغداد لے جانا
غوث پاک دی چوکھٹ اُتے میری میت دفنانا
میراں آپ پڑھن تکبیراں سوہنے غوث اعظم میراں

☆......☆......☆

Marfat.com

# حصہ نقابت

Marfat.com

# حمد باری تعالیٰ

ہے اس حقیقت کا نام اللہ
نہیں جو غافل ذرا بھی واللہ

جو ہر عمل میں کمال تر ہے
جو خود ہی منزل وہ راہبر ہے

وہ ہر نفس کو بنانے والا
وہ رزق سب کو کھلانے والا

وہ مشکلوں میں آسانی کر دے
یا ساری دنیا ہی فانی کر دے

رواء ہے سجدہ صرف اسی کو
غرور سجتا صرف اسی کو

وہ سارے کون و مکاں کا مالک
وہ ساری دنیا کا ایک خالق

وہ ایک دانے سے شجر کر دے
وہ رات کالی کو سحر کر دے

Marfat.com

وہ پتھروں پر نکھار لائے
وہ کانٹوں پر بھی بہار لائے

یہ پھول خوشبو اسی کے دم سے
یہ نور جگنو اسی کے دم سے

جو نظر آئے خدا نہیں ہے
مگر بتاؤ کہاں نہیں ہے

ہیں ذرے ذرے میں اس کے جلوے
ہیں قریا قریا اسی کے چرچے

قرآن سارا تعریف اس کی
تمام مرسلؑ توصیف اس کی

وہ باخبر ہے وہ جانتا ہے
کہ دل خدا جس کو مانتا ہے

گواہی اس کی گرجتے بادل
گواہی اس کی چھلکتے ساحل

زباں میں اس کی ہی چاشنی ہے
جہاں میں اس کی ہی روشنی ہے

وہ دل میں الفت کا شوق ڈالے
وہ سب شیطانوں کو طوق ڈالے

Marfat.com

وہ زہر کوڑی کو قند کر دے
وہ پستیوں کو بلند کر دے

وہ پتھروں سے نکالے چشمے
وہ پانیوں پہ بنائے نقشے

کرم کی بوندوں پہ اس کا جوبن
ہے اس کا زیور یہ سارا گلشن

مقدروں کو بنانے والا
سمندروں کو چلانے والا

شگفتہ اس کی ہوا کے پنکھے
حسینؓ اس کے کرم کے جھونکے

ولمیلد ہے والمیولد ہے
نہ اس کی ہستی کی کوئی حد ہے

اسی کی بادِ نسیم کہیے
اسی کو سب سے عظیم کہیے

سب ہی کرتے ہیں اس کی پوجا
جس کے جیسا نہیں کوئی دوجا

فرعوں پہ موسیٰ کرے جو غالب
ہو عیسیٰ جس کے کرم کا طالب

Marfat.com

زمین بنجر بنائے سبزہ
کہ جس کے نغمے سنائے چڑیا
نہ اس کے جیسا کوئی مصور
کونین جس نے کیا منور
موجود ہر ایک رنگ میں ہے
وہ سب کی شامل امنگ میں ہے
وہ گنہگاروں کو معاف کر دے
سیاہ دلوں کو وہ صاف کر دے
کوئی نہیں ہے اس سے خالی
وہ سب سے اونچا وہ سب کا والی
نہ تاب لائے کلیم جس کی
صفت حلیم و علیم جس کی
وہ زندہ ہر اک دلیل میں ہے
وہ ہر چیخا پر خلیل میں ہے
وہ آگ کو بھی چمن بنائے
وہ ہر لفظ کو سخن بنائے
وہ گودڑی میں بھی لال کر دے
وہ حبشیؓ کو بھی بلال کر دے

Marfat.com

وہ سانسوں میں سے گزرنے والا
گرفت کرکے پکڑنے والا

بلندیاں اس کی پستیاں ہے
دلوں میں اس کی ہی بستیاں ہیں

اکیلا بس لاشریک وہ ہے
غلط میں ہوں ٹھیک وہ ہے

دل کی دھڑکن صدائیں اس کی
یکجا سب سے وفائیں اس کی

شیرازیؔ اپنی تو بدلی کایا
جو نام اللہ زباں پہ آیا

ہے اس حقیقت کا نام اللہ
نہیں جو غافل ذرہ بھی واللہ

## (رُباعی)

جیہڑا نبی ﷺ دے خلاف ہوناں نئیں اوہدے عیباں نے معاف ہوناں
نبی ﷺ دے بچیاں دا جیڑا منکر خدا وی اوہدے خلاف ہوناں
نئیں کوئی دھاندلی حشر چہ چلنی رزلٹ بالکل شفاف ہوناں
شیرازیؔ آقا ﷺ دے عاشقاں دا کھاتہ دودھ وانگوں صاف ہوناں

Marfat.com

## دُعا

چوکھٹ پہ تیری آؤں مجھے زادِ سفر دے
رکھوں میں تجھے یاد کوئی ایسی فکر دے

جس طرف بھی دیکھوں مجھے آئے نظر تو
نازک سے قلب میں اک آئینہ گر دے

سجاد مہاری کی اسیری کی قسم ہے
بے جرم اسیروں کو رہا مولا تو کر دے

جو اسلام کے کام آئے وہ اولاد عطا کر
جو محفل سرکار ﷺ کی خاطر ہو وہ گھر دے

Marfat.com

ماؤں کو سکھا فاطمہؓ زہراؑ کا سلیقہ
محفوظ خدا رکھ لے میری بہنوں کے پردے

مفلس نہ رہے کوئی بھی سرکارﷺ کا صدقہ
مقروضوں کے بس قرضے ادا غیب سے کر دے

میں یہ نہیں کہتا کہ ملے لال و جواہر
دامن میرا مولا غمِ شبیرؓ سے بھر دے

ہو دل وہ عطا جس میں ہو تصویر مدینہ
اسلام کی خاطر جو کٹے ایسا وہ سر دے

دیتا ہے تیرے در پہ صدا آ کے شیرازیؔ
دامن میں میرے صدقۂ شبیرؓ و شبر دے

☆......☆......☆

Marfat.com

# قطعہ

تیرے اوصاف کا جب پہلو نظر آتا ہے
تیری تعریف سناتے ہوئے ڈر آتا ہے
شیرازیؔ نظریں جھکا کر درود پڑھتا ہوں
میرے خیالوں میں جب طیبہ نگر آتا ہے

جو کچھ کر رہا ہوں بجا کر رہا ہوں
خدا کے حضورﷺ التجاء کر رہا ہوں
لوٹے گی شیرازیؔ مقبول ہو کے
سخی بارگاہ میں دعا کر رہا ہوں

☆......☆......☆

Marfat.com

# قرآن

قرآن پُرنور روشن کتاب اے
میری سوچ دا ایدے وچ ہر جواب اے

لاریب اینوں خدا آکھدا اے
رب لم یزل دا اے سارا خطاب اے

اے تفسیر ساری رُخ مصطفیٰ ﷺ دی
بڑی لازوال اے بڑی لاجواب اے

تخلیق قدرت دا انمول تحفہ
ازل تو ابد تک دا سارا حساب اے

رب ونڈ کر چھڈی قرآن دے وچ
کدے وچ بخشش کدے وچ عذاب اے

Marfat.com

اترے جو سرکار ﷺ تے تیس سپارے
دو عالم چہ ایدے نہ ورگا نصاب اے

ایدے وچ تکرار ربِ جہاں دی
ایدے نال روشن قمر آفتاب اے

قرآن سارا صفت مصطفیٰ ﷺ دی
شیرازیؔ میرے کول اِکو جواب اے

☆......☆......☆

Marfat.com

# نعت

نعت ہی تو آپ کے اوصاف کا اک باب ہے
نعت ہی تصویرِ عشق اور نعت ہی آداب ہے

نعت ہی تو تذکرہ ہے مصطفیٰ ﷺ کے چہرے کا
آپ کے اوصاف کا ہر لفظ ہی مہتاب ہے

بیٹھے جو حسان ممبر پر تو یہ ثابت ہوا
نعت پڑھنے والا ہر محفل میں عزت مآب ہے

نعت ہی قرآن ہے اور نعت ہی ایمان ہے
نعت ہی تعبیر ہے اور نعت ہی اک خواب ہے

نعت ہی سے اپنی دنیا ہے شیرازیؔ دلنشیں
میری بخشش کا فقط اک نعت ہی اسباب ہے

Marfat.com

# حُسن

گلزار بھی ہے خار تیرے حسن کے آگے
یوسف بھی طلبگار تیرے حسن کے آگے

جل جاتے موسیٰ بھی اگر نور نہ ہوتے
بے جوش خرر ھار تیرے حسن کے آگے

سر رکھتے ہیں نیزے پہ تیرے چاہنے والے
کیا کاٹے گی تلوار تیرے حسن کے آگے

یہ بات سمجھ میں آجائے تو سمجھ لو
عیسیٰ بھی سریدار تیرے حسن کے آگے

Marfat.com

ایکم مثلی سے پتا چلتا ہے یارو
ہر روح کا اقرار تیرے حسن کے آگے

کیا لکھے قلم حُسنِ محمد ﷺ کو شیرازیؔ
جھک جاتی ہے ہر بار تیرے حسن کے آگے

☆......☆......☆

Marfat.com

# ثناء

یہ جو کچھ ہے ان کی عطا کا صلہ ہے
میرے مصطفیٰ ﷺ کی نگاہ کا صلہ ہے

جو ہم شاد ہیں آج ان کا کرم ہے
جو غاروں میں کی تھی دُعا کا صلہ ہے

عزت جو قائم ہے ہر مسلماں کی
سمجھ لو کہ تطریر ردا کا صلہ ہے

جو توحید کا علم لہرا رہا ہے
یہ شبیرؓ کی بس وفا کا صلہ ہے

Marfat.com

یہ روشن چمکے ہوئے چاند تارے
یہ بس خون اہلِ عبا کا صلہ ہے

ملی آج دنیا میں عظمت شیرازؔی
میرے مصطفےٰ ﷺ کی ثناء کا صلہ ہے

☆......☆......☆

## رُبائی

میں ساری خدائی مدینے تو واراں میں ساری کمائی مدینے توں واراں
میں ہر اک مٹھائی مدینے توں واراں میں حلوے تے زردے تے مرغے تے دالاں
سلائی کڈھائی مدینے تو واراں مدینے دا نقشہ میں اُن نال اُن کہ
شیرازؔی میرے وس جے ہوئے تے فیر میں
کل بادشاہی مدینے توں واراں

Marfat.com

# گلاں

سنو تے سناؤ خدا دیاں گلاں
بعداز خدا مصطفےٰ ﷺ دیاں گلاں
کدی تذکرے چھیڑوں نورالہدیٰ دے
کرو چہرۂ والضحیٰ دیاں گلاں
کرو یاد پینڈا عرش توں فرش دا
سنو اوس مقامِ اولیٰ دیاں گلاں
کنتیاں رب نال غاراں چہ روکے
نبی ﷺ امتِ پُرخطاء دیاں گلاں
عثمان غنی عمر حیدر تے نالے
کرو ابوبکر باوفا دیاں گلاں
پڑھو قصے بسطامیؒ جامیؒ تے رومیؒ
سنو اعلیٰ حضرت رضا دیاں گلاں

Marfat.com

بوسیری تے سعدی تے غازی کو پچھو
خدا دے کرم تے عطا دیاں گلاں

تلاوت دا ول سیکھوں شبیرؒ کولوں
تے حر کولوں سن لو وفا دیاں گلاں

آ کے توں لاہور سن بلیا
داتا دے کولوں سخی دیاں گلاں

پڑھ لے توں باہو تے بُلھے دا دفتر
سن پیر وارث شاہ دیاں گلاں

من نور آقاﷺ نوں قرآن تک کر
گھر بیٹھا نہ سن توں بھاہ دیاں گلاں

توں حسان کولوں سمجھ لے شیرازی
چج نعت گوئی ثناء دیاں گلاں

☆......☆......☆

Marfat.com

# کعبہ

اللہ کے انوار سے سرشار ہے کعبہ
دیدار مدینہ ہے تو پیار ہے کعبہ

کرتے رہے سرکار ﷺ اسی حرم میں سجدے
اس واسطے سجدوں کا تو حقدار ہے کعبہ

اسے حضرت ابراہیمؑ نے آباد کیا تھا
اس واسطے تو لائق دیدار ہے کعبہ

بیت اللہ جسے کہیے اللہ کا گھر ہے
اللہ کے یہاں ہونے کا آثار ہے کعبہ

ہر کوئی طلب رکھتا ہے سجدۂ حرم کی
شبیرؔ تیرے سجدے کا طلبگار ہے کعبہ

Marfat.com

آقا ﷺ کو محبت تھی اللہ کے گھر سے
سرکار ﷺ کی الفت میں گرفتار ہے کعبہ

دیدار کو آتے ہیں ملائک بھی بشر بھی
اللہ کی رحمت کا انبار ہے کعبہ

جنت جیسے کہیے عبادت کا صلہ ہے
مومن کے لیے خلد کی مہکار ہے کعبہ

یوں لگتا ہے آغوش خدا میں ہوں بیٹھے
انعام و عنایت کا تو دیار ہے کعبہ

پیشانی میرے آقا ﷺ کی دیتی ہے گواہی
ہر حال عبادت کا تو معیار ہے کعبہ

کونین میں حق والوں کا محور ہے یہ قبلہ
شیرازی میرے مولا کا دربار ہے کعبہ

☆......☆......☆

Marfat.com

# گنبد خضریٰ

اللہ کے جلووں کی ضیاء گنبد خضریٰ
رکھتا ہے مقام اپنا وار گنبد خضریٰ

اک بار ہی تک لینے سے مل جاتیں ہیں آنکھیں
دیتا ہے نابینوں کو نگاہ گنبد خضریٰ

دھندلے سے مجھے لگتے ہیں یہ شمس و قمر بھی
جب سے میری آنکھوں میں بسا گنبد خضریٰ

سرکار ﷺ کی چوکھٹ کے جو لیتے ہیں بوسے
ان لوگوں کو دیتا ہے دعا گنبد خضریٰ

ہر شے کے فنا ہونے میں شک کوئی نہیں ہے
آباد فقط ہو گا صدا گنبد خضریٰ

آجاؤ میرے سائے میں آرام سے بیٹھوں
دیتا ہے غریبوں کو صدا گنبد خضریٰ

Marfat.com

ہر شے میرے سرکار ﷺ کی دیتی ہے گواہی
ہر وقت ہے مصروف ثناء گنبد خضریٰ

اللہ بھی ملائک بھی مخلوق خدا بھی
ہر آنکھ کا محور ہے بنا گنبد خضریٰ

انوار کا مرکز ہے میرے آقا ﷺ کی چوکھٹ
چھائی ہوئی رحمت کی گھٹا گنبد خضریٰ

عشاق تیرے جیتے ہوئے مرجائینگے آقا ﷺ
آنکھوں سے اگر دور ہوا گنبد خضریٰ

سرکار ﷺ کے اُن یاروں پہ کتنا کرم ہے
مدفن کے لیے جن کو ملا گنبد خضریٰ

سرکار ﷺ کی چوکھٹ پہ تُو سایہ بنا ہے
خوش بخت ہے تو کتنا بتا گنبد خضریٰ

سرکار ﷺ کے منگتوں پہ کیسا کرم ہے
بیٹھے ہیں نگاہوں میں بسا گنبد خضریٰ

وابستہ ہیں ان آنکھوں سے سرکار ﷺ کی یادیں
ہر لحہ تصور میں رہا گنبد خضریٰ

شیرازؔی عقیدہ ہے اور بخشش کی سند ہے
جن لوگوں کی قسمت میں لکھا گنبد خضریٰ

Marfat.com

# آس

دنیا اتے جنت وانگوں یاروں اک محلّہ
اوس محلے عرشی فرشی بیٹھے مار پتھلہ

جبرائیل وی اوس محلے کردا اے دربانی
اوتھے میلا لائی بیٹھا آمنہ پاک دا جانی

غوث قطب ابدال قلندر اوتھے دین سلامی
یوسف ورگے حسن والے وی بیٹھے وچ غلامی

دولت والی کھیڈ نئیں یارو در آقا ﷺ دے جانا
ہوندی اے منظوری اوہدی جسدا بخت سوالہ

Marfat.com

بھر بھر اوتھے عاشق پیندے زم زم نال کٹھورے
دیکھے کوئی ریاض الجنتہ کوئی دل مذلفہ دوڑے

کملے دل وچ شوق بتھیرے اتھروں مک گئے روکہ
لکھاں لوکی آئے شیرازی شہر مدینوں ہو کہ

دل وچ اِکو عاس چروکی ربا او دن آوے
لوکاں نوں اے میں وی آکھاں شہر مدینے چلا

☆......☆......☆

Marfat.com

### آ

کعبے کو جبینوں سے بسانے کے لیے آ
اللہ کا پیغام سنانے کے لیے آ

یہ کیسا زمانے میں کہرام بپا ہے
گرتے ہوئے لوگوں کو اٹھانے کے لیے آ

اے حضرت آمنہ کے راج دُلارے
امت صحیح راہ پر چلانے کے لیے آ

لجپال میرے آقا ﷺ غریبوں پہ کرم ہو
ایوب کی گلی کو سجھانے کے لیے آ

Marfat.com

اخلاق کا پیغام دے قدرت کی زباں سے
حبشیؓ کو بھی بلالؓ بنانے کے لیے آ

اُنگلی کے نشانے سے ذرہ کاٹ قمر کو
اُنگلیؐ سے ذرا چاند ہلانے کے لیے آ

اللہ نے تجھے قاسمِ کونین بنایا
اللہ کے خزانوں کو لٹانے کے لیے آ

آقا ﷺ تیرے بچپن کی پھر یادیں ہوں تازیں
حلیمہ کا وہ آغوش سجانے کے لیے آ

پھر آج زمانے میں ہو انگلی سے رواں آب
بن بیج کھجوروں کو اُگانے کے لیے آ

درپیش ہو کردار محمد ﷺ کا زمانہ
دشمن کے لیے چادر کو بچھانے کے لیے آ

Marfat.com

اغیار بھی دیکھیں گے تیری آل کی عظمت
حُسین کو کاندھوں پہ بٹھانے کے لیے آ

آقا ﷺ یہ تیری امت گناہوں میں پھنسی ہے
کملی میں اسے اپنی چھپانے کے لیے آ

ہر طرف میرے آقا ﷺ اندھیروں کا سماں ہے
انوار کا اِک دیپ جلانے کے لیے آ

کیا عجب ہو حشر میں سرکار ﷺ یہ کہہ دیں
شیرازیؔ ذرہ نعت سنانے کے لیے آ

☆......☆......☆

Marfat.com

# سیّدنا صدیق اکبرؓ

صدیقؓ تیرے جیسا ہو گا نہ ہوا ہے
تا عمر میرے آقا ﷺ کے قدموں میں رہا ہے

کردار محمد ﷺ کی مہک تجھ سے ہے آتی
لگتا ہے کہ سرکار ﷺ کی سنت میں ڈھلا ہے

ہر یار میرے آقا ﷺ کا انمول ہے گوھر
احکام محمد ﷺ کا تو جلتا دیا ہے

ایام عبادت کے ذرا عہد کرو یاد
ایڑھی پہ ہیں ڈنگ سانپ کے کیا خوب وفا ہے

Marfat.com

ابوبکرؓ کی عظمت بھی بول اٹھی یقیناً
سرکار ﷺ مدینہ کی محبت کا صلہ ہے

کفار لرز اٹھتے ہیں اس مرد خدا سے
تلوار بھی قرآن بھی اور حمد و ثناء ہے

للکار کہ کہتے تھے یہ کفاروں کو صدیق
اپنا تو فقط پاسباں محبوب خدا ہے

شیرازیؔ میرے آقا ﷺ کے یاروں یہ عالم
قدموں کی ملے مٹی تو وہ خاک شفاء ہے

☆......☆......☆

Marfat.com

# لنگر

کافی اے سرکار ﷺ دا لنگر
آقا ﷺ دے دربار دا لنگر

کل عالم نوں پالدا یا او
اللہ دے دلدار دا لنگر

نبیاں نوں وی ملیا یارو
نبیاں دے سردار دا لنگر

روزِ حشر نوں ملے گا سب نوں
امت دے غم خوار دا لنگر

ونڈ دا میرا کملی والا
سوہنے اب غفار دا لنگر

عاشق جھولیاں دے وچ پاوندے
پنجتن پاک دے پیار دا لنگر

Marfat.com

چن سورج دی جھولی دے وچ
آقا ﷺ دے انوار دا لنگر

دیندا اے قرآن نوں زینت
سوہنے دے رخسار دا لنگر

پنجاں یاراں باراں چوداں
نالے چار یار دا لنگر

ولیاں دے ہتھ اج تک ملدا
آقا ﷺ دے کردار دا لنگر

پھل کلیاں نیں جھولی پایا
آقا ﷺ دی مہکار دا لنگر

پاک نبی ﷺ دے نعرے لاؤ
ملدا اے سرکار ﷺ دا لنگر

بھکھا جگ تے مرن نئیں دیندا
اک مدنی سرکار ﷺ دا لنگر

بادشاہ کردا منگتیاں تائیں
اک شاہِ ابرار دا لنگر

سوہنا آکھ دی جھولی پا دیئے
شیرازی دیدار دا لنگر

Marfat.com

# قطعہ

بزم میں اپنی خودی ہی کا بس خطاب نہ کر
دل کو دولت کے نشے سے اضطراب نہ کر
شیرازیؔ ملتا ہے سب کچھ حضورﷺ کے در سے
بغیر عشق نبیﷺ زندگی خراب نہ کر

☆......☆......☆

Marfat.com

# معجزہ

آقا ﷺ تیرے وجود کا ہر تار معجزہ
والیل زلف معجزہ رخسار معجزہ

نہ تاب لا سکا تو سدرہ پہ رُک گیا
رُوح الامین نے دیکھی رفتار معجزہ

اپنے عدو کے واسطے چادر بچھا رہے ہیں
میرے نبی ﷺ کا سارا کردار معجزہ

فرمائیں جب حکم تو چل پڑتے ہیں شجر
پھر کیوں نہ مانے اُن کی گفتار معجزہ

Marfat.com

سب نبیوں کو دیئے ہیں اللہ نے معجزے
خود بن کہ آئے میرے کردار معجزہ

میرے نبی ﷺ کے نور سے شمس و قمر بنے
اُن کے پسینے پاک کی مہکار معجزہ

شیرازؔی کیا کرے گا اُن کی ثناء بیاں
قرآن سارا ان کا شاہکار معجزہ

☆......☆......☆

Marfat.com

# عکس پیمبر

زہراؑ کے جاؤں پسر پہ فدا
بنی ہاشمی اس قمر پہ فدا

جو حیدر کا بیٹا جو اکبر کا بابا
شہر بانوں تیرے شوہر پہ فدا

جو کھیلا محمد ﷺ کے کاندھوں پہ چڑھ کر
وہ عکس پیمبر بشر پہ فدا

یزید لعنت ہے تیرے ظلم پر
حسینؓ تیرے صبر پہ فدا

Marfat.com

خدائی بھی ظاھرہ ہے مشکور تیری
خدا تیرے نورِ نظر پہ فدا

در مصطفےٰ ﷺ شیرازیؔ گداگر
میں مولود کعبہ کے گھر پہ فدا

☆......☆......☆

Marfat.com

# بوتراب

بوتراب بے مثال لاجواب یا علی
جلوے خدا کا ہے ہر حجاب یا علی

علم کی روشنی در بتول سے طلب کرو
علم کا شہر مصطفےٰ ﷺ ہیں اور باب یا علی

من کنت مولا اس بات کی گواہی ہے
تیرا چہرہ دیکھ لینا ہے ثواب یا علی

بستر محمدی پہ رات سونے کے لیے
آپ ہی کا کیوں ہوا ہے انتخاب یا علی

Marfat.com

آپ کی حیات کا ہر لمحہ ہی قرآن ہے
آپ کا ہر اک عمل بے حساب یا علی

سیف میں خدا کی آپ آپ لقب اسد
خندقِ توحید کے تم سیماب یا علی

کیا عجب ہو قبر میں فرشتے بھی یہ کہتے ہوں
شیرازیؔ کے سوالوں کا ہر اک جواب یا علی

☆......☆......☆

Marfat.com

## حیدر کے برابر

کوئی لاؤ میرے سامنے حیدر کے برابر
قطرہ کبھی ہوتا نہیں گوہر کے برابر

نبی ﷺ پوچھے فرشتہ بھی جہاں آتا نہیں ہے
دنیا میں کوئی گھر نہیں اس گھر کے برابر

قدموں میں گرا آیا تھا تلوار لیے ہاتھ
خوش بخت نہیں کوئی بھی اس حُر کے برابر

اکبرؑ کی جوانی کی نہ مثل ملے گی
معصوم نہیں کوئی بھی اصغر کے برابر

Marfat.com

کس شان سے نیزے پہ سجا پڑھتا ہوا قرآں
ہرگز نہیں کوئی سر اس سر کے برابر

شیرازی عقیدہ ہے ایمان یہی ہے
کوئی در نہیں عالم میں اس در کے برابر

☆......☆......☆

Marfat.com

## حسینؑ کھڑا ہے

سادات میں ہر فرد کا انداز جُدا ہے
یہ ایسا گھرانہ ہے کہ شیدا بھی خدا ہے

عبادت سے قبل اُن کا ذکر فرض ہے مجھ پہ
توحید کا پیغام اسی گھر سے ملا ہے

سجدا ہے اگر تیرا تو تیروں کا مصلیٰ
قرآن پڑھا ہے تو پھر نیزے پہ پڑھا ہے

اللہ بھی یہ بول اُٹھا حق تجھ پہ ہے قرباں
شبیرؑ تیرے صدقے تیری کیسی ادا ہے

Marfat.com

فرزند علی کا ہر چیز لٹا کر
للکار کہ بول اٹھا کہ حسینؑ کھڑا ہے

شیرازیؔ قلم کیسے لکھے تو ہی بتا دے
حُرمل سے چلا تیر اور اصغر کا گلہ ہے

☆......☆......☆

Marfat.com

# جانانِ پیغمبر

شبیرؑ سا کوئی صاحب کردار نہ ہو گا
فرزند علی حیدرِ کرار نہ ہو گا

کٹنے کے عظم کنبہ لیے جائے سوئے مقتل
ایسا تو کوئی قافلہ سالار نہ ہو گا

رویا نہیں اک بار جو شبیرؑ کے غم میں
منظورِ نظر سید ابرار نہ ہو گا

دل پہ نہ اگر تو نے کیا نام علی رقم
یہ سوچ لے مدفن میں بھی انوار نہ ہو گا

Marfat.com

ویسے تو ذبیح اللہ بھی قربان ہوئے تھے
پر ایسے تو ذبیح کوئی بھی ہر بار نہ ہو گا

حسنینؑ کریمین ہیں جانانِ پیغمبر
کوئی جنت میں اِن جیسا سردار نہ ہو گا

شیرازیؔ جو پنجتن کا ہے چاہنے والا
اپنا یہ عقیدہ ہے کہ بے کار نہ ہو گا

☆......☆......☆

Marfat.com

# کعبے میں جنم

یہ کلمہ حق لوح پہ تحریر نہ ہوتا
زہراؑ کی نسل میں جو شبیرؑ نہ ہوتا

ہو سکتا تھا بیمار سا دیں کیسے صحت مند
خون ابن علی کا جو اکسیر نہ ہوتا

ہوتا نہ جنم کعبے میں گر مولا علی کا
اللہ کی قسم کعبہ بھی تعمیر نہ ہوتا

پڑھتا نہ تجھے شام کے بازار میں چلنا
سجاد تیرے پاؤں میں زنجیر نہ ہوتا

Marfat.com

ہوتا نہ شہنشاہِ ولی مولا علی سا
سچ کہتا ہوں دنیا میں کوئی پیر نہ ہوتا

شیرازیؔ یہ دیں باقی ہے پنجتن کی بدولت
ہوتی نہ اذاں نعرۂ تکبیر نہ ہوتا

☆......☆......☆

Marfat.com

## سیدہ فاطمۃ الظاھرہ سلام اللہ علیہ شہزادیٔ کائنات

اللہ کی رحمتوں کا اثاثہ ہے فاطمہ
لفظ حیا کا اصل خلاصہ ہے فاطمہ

دین رسولِ پاک کا ہے معارضے وجود
مظلوم کربلا کو دلاسہ ہے فاطمہ

کربل میں جو لگی ہے تیرے خون کی سبیل
ہر فرد تیرے گھر کا پیاسہ ہے فاطمہ

قربان تیرے بخت پہ تو دختر رسول
بیٹا تیرا نبی ﷺ کا نواسہ ہے فاطمہ

Marfat.com

تیرے لہو کی روشنی ہے مقصدِ حیات
ورنہ یہ ساری دنیا تماشہ ہے فاطمہ

شیرازؔی کو عطا ہو اب صدقۂ حسینؑ
سر میرا تیرے در پہ کاسہ ہے فاطمہؑ

☆......☆......☆

Marfat.com

# فاطمہ

ارشادِ مصطفٰے ﷺ کی ہے تحریر فاطمہؓ
خونِ رسول صاحب تطہیر فاطمہؓ

اسلام کو جِلا کربل میں دے گئیؓ
کیسی ہے تیرے خون کی تاثیر فاطمہؓ

تیرے خون سے بنے گا اسلام کا خمیر
بنیاد ہو گی دین کی تعمیر فاطمہؓ

عرفان مصطفٰے ﷺ کے ہیں پاسباں علی
صبر و رضا حیا کی تصویر فاطمہؓ

Marfat.com

کیو نہ تیرے حسینؓ پر اللہ کو ناز ہو
سجدے میں آج بھی ہے شبیرؓ فاطمہؓ

دونوں جہاں میں جسکے اجالے میں چار سو
وہ نور محمدی کی تنویر فاطمہؓ

دامن میں میرے صدقۂ شبیرؓ ڈال دے
شیرازیؔ تیرے در کا ہے فقیر فاطمہؓ

☆......☆......☆

Marfat.com

# بوترابی

نظام سارا زمانے بھر کا انہیں کے صدقے سے چل رہا ہے
یہ بات سچ ہے ہر ایک انساں علی کے لنگر پہ پل رہا ہے

مجھے فخر ہے اولاد زہراؑ کا ایک سگ ہوں
میں بوترابی ہوں اس لیے تو کلیجہ منکر کا جل رہا ہے

تمام عالم کو اِن کی نسبت کا مل گیا فقط ہمارا
انہیں کے قدموں میں گرنے والا قسم خدا کی سنبھل رہا ہے

پانچ بارہ کی گواہی دیتی ہے ہر گھڑی وقت کی
وقت کا بھی ہر ایک کانٹا انہیں کے دم سے بدل رہا ہے

Marfat.com

علی کے چہرے کو دیکھنا ہے عبادت یہ بات سچ ہے
میرے نبی ﷺ کی زباں کا جملہ قسم خدا کی اٹل رہا ہے

دیوانہ مولا جو آپ کا ہے سمجھ لے اپنے وہ باپ کا ہے
علی کے نعرے لگا لگا کر وہ ہر بزم میں مچل رہا ہے

ملی کربلا کی خاک مجھ کو یقیں ہے کر دے گی پاک مجھ کو
اسی لیے تو نجف کی مٹی شیرازیؔ آنکھوں پہ مل رہا ہے

☆......☆......☆

Marfat.com

# سگِ بتول

میں سگ در بتولؑ ہوں
غلاموں میں شمول ہوں

گدا ہوں اہلِ بیت کا
میں کس طرح فضول ہوں

میں خاک پائے مرتضےٰ
نجف کی گرد وصول ہوں

مجھے ہے اُن سے واسطہ
میں خار ہوں یا پھول ہوں

Marfat.com

سگِ بتولؓ کا میں سگ
نہ سمجھ فضول ہوں

شیرازیؔ یہ اعزاز ہے
میں ذاکرِ رسول ہوں

☆......☆......☆

Marfat.com

# زہراؓ

نبیﷺ دی بیٹی ہے پاک زہراؓ
ہے نام عزت معاب زہراؓ

علی علم دے شہر دا بوہا
تہارتاں دا نصاب زہراؓ

میری عقل دا اے فیصلہ اے
علی سوال اے جواب زہراؓ

حسینؓ ورگے تیرے چمن دی
لیا نئیں سکدا کوئی تاب زہراؓ

Marfat.com

تیرے چمن دے ہر اک پھل نوں
سلام کر دے گلاب زہرؓا

میرے نبیﷺ دے جگر دا ٹکڑا
حیا دا دوجا خطاب زہرؓا

تیرے بچیاں دا نام چیئے
تے ڈھیر ملدا ثواب زہرؓا

لکائی پھردا دو جگ دی لج نوں
تیری حیا دا نقاب زہرؓا

تے شیر جس نوں خدا دی آکھے
تیرا شوہر بوتراب زہرؓا

تیرے بچیاں دا خون پی کہ
ہویا کربل سیراب زہرؓا

Marfat.com

تیرے شوہر دے علم اندر
علم دی ہر اک کتاب زہراؑ

پنجاں باراں دا جیڑا منکر
ایمان اوسدا خراب زہراؑ

ہے بابا تیرا خدا دا مظہر
تو وارث ام الکتاب زہراؑ

غم حسینؑ چہ وگدا رہندا
میری اکھاں دے وچ سیلاب زہراؑ

شیرازیؔ نوں دیویں صدقہ پنجتن
میرا ہووے جد حساب زہراؑ

☆......☆......☆

Marfat.com

# بتول زہراؑ

حیا دی ملکہ بتول زہراؑ
تہارتاں دا اصول زہراؑ

میں تیرے بچیاں دے سگ دا سگ ہاں
میں تیری چوکھٹ دی دھول زہراؑ

تیرے در دے موالیاں دیؑ
غلامی مینوں قبول زہراؑ

پنجاں باراں میرے نوکراں دا
سلام کرے قبول زہراؑ

Marfat.com

تیرے پتراں دے سر دا صدقہ
ہوسی جنت وصول زہراؑ

اپنی چوکھٹ دے منگتاں وچ
کر لے مینوں شمول زہراؑ

غم حسینؑ چہ جو نہ گزرے
او زندگی اے فضول زہراؑ

شیرازیؔ سیدہ سوالی تیرا
پا دے صدقہ رسول زہراؑ

☆......☆......☆

Marfat.com

# خدا جے نہ ہوندا

خدا جے نہ ہوندا خدائی نہ ہوندی
دنیا چہ اج بادشاہی نہ ہوندی

عرب وچ چمکدا ناں نور محمد ﷺ
کعبے دی اج تک صفائی نہ ہوندی

نہ دکھ درد ہوندے نہ ہمدرد ہوندے
بیماری لاچاری دوائی نہ ہوندی

نا جند جان ایمان انسان ہوندے
اے لوں لوں چ ہستی سمائی نہ ہوندی

Marfat.com

ناں عملاں دے جگھڑے ناں علماں دے اونے
رب نار جنت بنائی نہ ہوندی

ناں انسان حیوان پتھر نہ دھرتی
پھل کلیاں دنیا سجائی نہ ہوندی

جنت دے وارث جے ہوندے نہ پیدا
جنت وی رب نئیں بنائی نہ ہوندی

گھر آمنہ دے جے آوندا نہ سوہنا
او ڈاچی تے بڈڑی جئی مائی نہ ہوندی

جے کلمے چہ اسم محمد ﷺ نہ ہوندا
تے توحید دی رونمائی نہ ہوندی

کرم مصطفیٰ ﷺ دا جے نہ عام ہوندا
دلاں وچ کسے آس لائی نہ ہوندی

Marfat.com

کیہڑے درتوں جا کے اسی ٹکڑے منگدے
جے سوہنے نیں امت رجائی نہ ہوندی

شیرازیؔ بُرا حال ہونا سی اپنا
جے لجپال نیں خیر پائی نہ ہوندی

☆......☆......☆

Marfat.com

# جانے

سکون کتنا ہے اس بزم میں
یہ میرے دل کا قرار جانے
کیوں رقص کرتے ہیں آج جھونکے
خدائے پروردگار جانے
چمک ہے کس کی یہ سادگی کی
یہ پھول جانے بہار جانے
عشق ہرگز نہ سمجھا جائے
تو کون اس کا معیار جانے
ہمیں تو ہے روشنی سے مطلب
چراغ جانے یا نور جانے
سنا ہے جنت بڑھی حسیں ہے
یہ خلد جانے یا حور جانے

Marfat.com

ہے کام اپنا غلامی کرنا
غلام جانے حضور ﷺ جانے
قسم خدا کی یہ نعت سن کر
ہے کیسا دل میں سرور جانے
گزر رہے ہیں یہ کس کے دم سے
یہ سال جانے یہ صدیاں جانے
کس کے حکم سے ہیں یہ قاسم
پہاڑ جانے یا ندیاں جانے
کون ہے کہکشاں کا موجد
یہ چاند جانے ستارے جانے
کیوں ہر نظر کو سرور بخشے
یہ حسن جانے نظارے جانے
نبی ﷺ کی الفت ہے بادشاہت
دیوانے یہ بات سارے جانے
کس کی خاطر لگا رہے ہیں
یہ سنی جانے یا نعرے جانے
حضور ﷺ کس نظر سے دیکھتے ہیں
عمر جانے صدیق جانے

Marfat.com

عثمان سے پوچھو علی سے پوچھو
ہے کیا وفا کا طریق جانے
ہے محبت میں کیسا جلنا
شمع جانے پروانے جانے
ہے دل کی دھڑکن بھی ساز جیسی
یہ نغمے جانے ترانے جانے
ہے اُن کی محفل میں کیف کیسا
یہ سب ہی اُن کے مستانے جانے
میلاد ہم کیوں منا رہے ہیں
یہ سب نبی ﷺ کے دیوانے جانے
بعد مرنے کے کیا ملے گا
یہ موت جانے یا قبر جانے
بھلا سزا کا میں مرتکب ہوں
حضور ﷺ جانے یا حشر جانے
ہے درود پڑھنے میں کیا فضیلت
یہ بات طوبہ کا شجر جانے
حسینؓ قربان کیوں ہوا ہے
حسینؓ جانے یا صبر جانے

Marfat.com

جو سات سُر کی تمیز رکھے
وہی تو سُر اور تال جانے

ہیں تیری زلفیں کرم کی چھایا
زلف کا ہر ایک بال جانے

ایک شب میں وہ آنا جانا
میرے نبی ﷺ کا کمال جانے

خدا نے والفجر کیوں کہا ہے
انہیں کا حسن جمال جانے

کعبے کا بھی ہے کون کعبہ
غلام حبشی بلالؓ جانے

مریض کہتے ہیں صرف اس کو
درد کی جو تاثیر جانے

نبی ﷺ کی الفت ہے کیسی دولت
نہ رانجھا جانے نہ ہیر جانے

قرآن پڑھنا علی سے سیکھو
قرآن کی عظمت شبیرؓ جانے

گدا مدینے کا بادشاہ ہے
شیرازؔی ان کا فقیر جانے

Marfat.com

## سرکار ﷺ کا چہرہ

قدرت کا حسیں شاہکار ہے سرکار ﷺ کا چہرہ
والیل کی زلفوں میں سجا پیار کا چہرہ

امت کے لیے روتے تھے جب غار حرا میں
پُرنم ہے چشم امتِ غم خوار کا چہرہ

والفجر کے چہرے پے وہ جلوے آیاں ہیں
جن جلوؤں سے وابستہ میرے یار کا چہرہ

مل جائیں اگر حضرت جبریل سے پوچھوں
کس طرح کا ہے نبیوں کے سردار کا چہرہ

Marfat.com

جس چہرے کی کرتا ہے قرآن تلاوت
آجائے نظر سید ابرار کا چہرہ

شیرازی مجھے کہنا پڑے گا یہ بزم میں
صورت ہی خدا تعالیٰ کی سرکار ﷺ کا چہرہ

☆......☆......☆

Marfat.com

## چہرہ ہے مصطفےٰ ﷺ کا

قرآن جس کو کہیے چہرہ ہے مصطفےٰ ﷺ کا
رحمٰن جس کو کہیے شیدا ہے مصطفےٰ ﷺ کا

سرکار ﷺ کی گدائی ہے اصل میں بادشاہی
سلطان جس کو کہیے منگتا ہے مصطفےٰ ﷺ کا

ان کے کرم کا سایہ کونین میں ہے چھایا
یہ جہاں جس کو کہیے صدقہ ہے مصطفےٰ ﷺ کا

میرے مصطفےٰ ﷺ کی لوگوں یہ نماز تو ادا ہے
اذان جس کو کہیے شیوا ہ ہے مصطفےٰ ﷺ کا

Marfat.com

رفتار مصطفٰےﷺ کے کوئی معنی نہیں
پروان جس کو کہیے تلوہ ہے مصطفٰےﷺ کا

جنت تو سرنگوں ہے طیبہ کے سامنے
فیضان جس کو کہیے خضرا ہے مصطفٰےﷺ کا

شیرازیؔ لب کشائی اپنی مجال کیا ہے
ورفعان جس کو کہیے چرچا ہے مصطفٰےﷺ کا

☆......☆......☆

Marfat.com

# مدینے دی مٹی

شفاء ای شفاء اے مدینے دی مٹی
کرم دی ہوا اے مدینے دی مٹی

نورانی ردا اے مدینے دی مٹی
امن دی صدا اے مدینے دی مٹی

وفا ای وفا اے مدینے دی مٹی
تے سب توں جدا اے مدینے دی مٹی

سُرمے دی ماں اے مدینے دی مٹی
بڑی دلربا اے مدینے دی مٹی

Marfat.com

کلیاں نما اے مدینے دی مٹی
نظر دی حیا اے مدینے دی مٹی

تے درِ بلا اے مدینے دی مٹی
عرش دی ہوا اے مدینے دی مٹی

یماں دی جا اے مدینے دی مٹی
حق دی دوا اے مدینے دی مٹی

نرالی مزا اے مدینے دی مٹی
بقا ای بقا اے مدینے دی مٹی

بڑی خوشنما اے مدینے دی مٹی
خدا دی قسم کھا کہ کیہناں شیرازیؔ
اصل معجزہ اے مدینے دی مٹی

☆.....☆ ☆

Marfat.com

# ضیاؤں کو دیکھو

رُخ مصطفےٰ ﷺ کی اداؤں کو دیکھو
وہ واللیل زلفوں کی چھاؤں کو دیکھو

خدا کے بسے ان آنکھوں میں جلوے
ذرہ ہوش سے ان نگاہوں کو دیکھو

وہ کردار میں حامیئے بے کساں ہیں
کرم ان کا دیکھو عطاؤں کو دیکھو

درود ان پہ پڑھتے ہوئے سب نظارے
در مصطفےٰ ﷺ کی فضاؤں کو دیکھو

Marfat.com

وہ دست یداللہ وہ والفجر چہرہ
وہ نورانی نوری ضیاؤں کو دیکھو

بڑے ناز سے لے رہے ہیں مرادیں
میرے مصطفےٰ ﷺ کے گداؤں کو دیکھو

مایوس کیوں ہوں نبی ﷺ کے دیوانے
شیرازی نبی ﷺ کی دعاؤں کو دیکھو

☆......☆......☆

Marfat.com

# بات کرتا ہوں

میں صاف گو ہوں حقیقت کی بات کرتا ہوں
میں اپنے آقا ﷺ کی عظمت کی بات کرتا ہوں

نقاص ڈھونڈنے والے نبی ﷺ کے منکر ہیں
میں نور مان کہ رحمت کی بات کرتا ہوں

پڑھو قرآن یہی آقا ﷺ نے ہے فرمایا
میں پنجتن کی مودّت کی بات کرتا ہوں

میں امتی ہوں محمد ﷺ کا اس پہ نازاں ہوں
خدا کا بندہ ہوں قدرت کی بات کرتا ہوں

Marfat.com

نبیﷺ کا عشق ہے موجود میری نس نس میں
زبانِ دل سے میں چاہت کی بات کرتا ہوں

نبیﷺ کی نعت ہی شیرازؔی میرا مسلک ہے
میں اپنے آقاﷺ کی مدحت کی بات کرتا ہوں

☆......☆......☆

Marfat.com

## (حمد) مولا میرا

سب توں وڈا بادشاہ مولا میرا
سارے عالم دا خدا مولا میرا

او کیہڑے پتھراں چہ پالدا اے
او ڈگدے ہوئے سنبھال دا اے

اے شان جاہ و جلال دا اے
اوصاف رستے نکال دا اے

جہان سارے بناون والا
نظام سارا چلاون والا

Marfat.com

نصیب سب دے جگاون والا
او سب دی هستی مٹاون والا

کرم دی کردا دیکھو بارش
او اپے سونا اپے پارس

سنے غریباں دی او سفارش
او مندا کریئے جدھوں گزارش

Marfat.com

# مولا میرا (حمد)

دلاں چہ یارو ٹھکانہ اوسدا
ذرہ تے ویکھو پیمانہ اوسدا

نہ خالی جاوے نشانہ اوسدا
اے کھاتہ سب توں پروانہ اوسدا

او زندہ رہنے دا ڈھنگ دہندا
او سارے پھلاں نوں رنگ دہندا

او سولی اتے وی ٹنگ دہندا
او زندگی دی امنگ دہندا

Marfat.com

خشک وی اوہدے تے تر وی اوہدے
اے شہر محلے نگر وی اوہدے

اے خاکی نوری بشر وی اوہدے
اناج نعمت ثمر وی اوہدے

او سب دلاں دی آواز سندا
او سُر نوں سمجھے تے ساز سندا

او نغمہ سوز و گداز سندا
او ہستی بندہ نواز سندا

جگہ جگہ تے نشان اوسدے
آباد اوسدے ویران اوسدے

قصیدے گوندی زبان اوسدے
اے بلکہ سارے جہان اوسدے

Marfat.com

نہ اوسنوں لاہ سکدا کوئی ٹِکہ
نہ اونوں دے سکدا کوئی چکر

او اپے لوہا تے اپے لکڑ
او جانے سب دے دلاں دے مکر

سمجھ نئیں اوندی کہانی اوسدی
گواہی دیندا اے پانی اوسدی

عقل وی سب توں سیانی اوسدی
ہے ذرہ ذرہ نشانی اوسدی

نوازے سب نوں او مٹھا میوہ
کرم کرم بس ہے اوسدا شیوہ

فرشتے کر دے نیں اوسدی سیوہ
نہ اونوں سمجھن دا کوئی ٹیوہ

Marfat.com

مٹا دے جگ توں او بت پرستی
ہے لائق عبادت خدا دی ہستی

کرم نوازی وی اوسدی سستی
کونین سارے خدا دی بستی

خدا رحیم و عظم اِکو
کرم کماوند کریم اِکو

خدا نیئ دوجا عظیم اِکو
او سب توں دانا سلیم اِکو

او ستراں ماواں دا پیار کردا
کدی وی نئیں ادا دھار کردا

او سب تے رحمت نثار کردار
شیرازی بندہ خدا دا بن کہ

Marfat.com

تے امتی مصطفےٰ ﷺ دا بن کہ
مریں جے پیکر حیا دا بن کر

نبی ﷺ دا بن کر خدا دا بن
سب توں وڈہ بادشاہ مولا میرا
سارے عالم دا خدا مولا میرا

☆......☆......☆

Marfat.com

# حضرت غازی عباسؓ

عباسؓ تیرا نام ہے پیکر تو وفا کا
ہو گا نہ مثل کوئی بھی تیری حیا کا

لڑنے میں تو غازی کربل کا سپاہی
انمول محافظ ہے تو آلِ عباء کا

مشکیزہ پھٹا بازو کٹا دستار سنادار
دیکھو تو ذرہ سجدہ علمدارِ وفا کا

شیشے کی طرح بکھرا شبستانِ محمد ﷺ
کیسا یہ تقاضا ہے قدرت کی رضا کا

Marfat.com

جب ریت پہ تڑپا تن اکبر تن اصغر
دل سے میں لرزا تھا اس وقت خدا کا

شیرازی کریں جن و ملک سجدے تو بھی ہرگز
شبیرؓ مقابل نہیں کوئی تیری ادا کا

☆......☆......☆

Marfat.com

شیرازی کہتا ہے آلِ نبیؐ کے صدقے سے
میرے سخن میں تو کچھ اور بہتری دے دے

Cell:0300-4611421

مزید آنے والے مجموعے

## سگِ بتولؓ ٭ نقیبِ عشق

قادری رضوی کتب خانہ۔ گنج بخش روڈ لاہور
Hello: 042-7213575, 0333-4383766

Marfat.com